تاریخ ہندوستان

ملقب

واقعات ہند

جسے

مولوی کریم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر حلقہ لاہور نے تالیف کیا

اور

منشی محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع پرتاب گڈہ اور مولوی

ابو الحسن صاحب سابق [illegible] اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن اودہ نے تصحیح کیا

حسب الحکم

جناب فیضمآب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر سررشتہ تعلیم

ممالک مغربی و شمالی و اودہ

مرتبہ چہارم

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں چھپی

۱۸۸۲ء

منشی محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع پرتا

ابوالحسن صاحب سابق لٹریری اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن اودھ نے تصحیح کیا

حسب الحکم

جناب فیضمآب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر سررشتۂ

تعلیم ممالک مغربی وشمالی و اودھ

مرتبہ بار دہم

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپی

جنوری سنہ ۱۸۸۴ء

[illegible]

تاریخ ہندوستان

ملقب بہ

واقعات ہند

جسے

مولوی کریم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر حلقہ لاہور نے تالیف کیا

[illegible]

اپنی سعادت سمجھی اور [illegible] ... ب گیڈہ اور مولوی

اور سیتاجی اونکی رانی اور چھمن جی ... اونکے چھوٹے بھائی او

[illegible] تقیر کا جھیلن ... بنا کر ... وقع

[illegible]

[illegible]

... ہندوان جاسب ... [illegible]

... ۱۷ لاکھ ۲۸ ہزار برس کا تھا

۱۲ لاکھ ۹۶ ہزار برس

۸ لاکھ ۶۴ ہزار برس

۴ لاکھ ۳۲ ہزار برس [illegible]

شادی ہرگز منظور نہ تھی جب وہ بہت بجد ہوئی اور کسیطرح باز نہ آئی تب
لچھمن جی نے دق ہوکر اوسکی ناک کاٹ ڈالی تھی - راجہ رامچندر
سیتا جی کی تلاش مین پھرتے تھے کہ اتفاقاً انھون نستری یعنی سگریوا
راجہ کشکندہ نگر ملک دکن کا ملا اور پھر راجہ سگریو سے ملاقات ہوئی سگریو کو
اوسکے بھائی بالی نے ملک سے نکال دیا تھا دونون بھائیون مین لڑائی
ہوئی راجہ رامچندر کے تیر سے بالی مارا گیا اور سگریو اپنے ملک پر قابض
ہوکر رامچندر جی کا مطیع اور فرمانبردار ہوگیا - تب راجہ رامچندر نے راون پر
چڑھائی کی اور سگریو اور ہنومان بسر کردگی اپنی فوج کے ساتھ ہوتے -
دکھن سے گذر کر اوس آبنائے پر جو درمیان ہندوستان اور لنکا کے واقع ہے
راجہ رامچندر نے ایک پل باندھا اور اوس سے عبور کرکے راون سے لنکا مین
بڑی بھاری لڑائی کی فتح پائی اوسکو مارا اور ملک اوسکا اوسکے چھوٹے
بھائی بھبیشن کو بخشدیا اور سیتا جی کو قید سخت سے چھوڑا کر اپنے ملک کو واپس آئے
چندربنسی خاندان کا بانی بودھ تھا اوسکا پوترا مسمی پیات اوسکا
تخت نشین الہ آباد مین ہوا بعد اوسکی وفات کے اوسکے پانچ بیٹے یدو انو
دُرہیو اور پورو باقی ہے پس یدو کی اولاد مین کرشنا اور بلرام
ہے - ایک اور بڑا حادثہ جو قدیم تاریخ ہند مین مشہور ہے اور اب تک

ہندوؤن کے زبان زد ہے اور جو کہ یدو کے خاندان مین ہوا تھا وہ یہ ھی
کہ یدو سے دو خاندان مشہور ہوے ایک کیرو - دوسرا پانڈو - پر کیرو کا
فریق بنسبت پانڈو کے حکومت اور ثروت مین زبردست اور عالی ہمت تھا
جدہشٹر اوسوقت کا راجہ پانڈو کی اولاد مین اتنا طاقت ور اور صاحب علم
ہوا کہ اوسنے اشوامیدہ یعنی گھوڑے کی قربانی کا ارادہ کیا یہ قربانی
سوا اوس بادشاہ عظیم الشان کے جسکا مقابلہ کوئی راجہ نکرسکے اور کوئی
نہین کرسکتا -

دریودھن راجہ جو کیرو کے خاندان سے تھا یہ بات ناپسند ہوئی
چنانچہ اوسنے یہ خبر پاکر کہ جدہشٹر کو جوا کھیلنے کا بڑا شوق ہے اپنے
دلمین اس قربانی کے روکنے کا منصوبہ ٹھہرا کر جدہشٹر کے پاس آیا اور
بازی بدکر جوا کھیلنے لگا جب جدہشٹر بازی ہارگیا تب دریودھن نے
اوس سے کہا کہ اگر تو اپنا راج اور جورو دونون پر بازی بدے تب مین
تیرے ساتھ جوا کھیلتا ہون اوسنے ایسا ہی کیا اتفاق سے جدہشٹر
وہ بازی بھی ہارگیا دریودھن نے فوراً اوسکی جورو اور سلطنت قبضہ کیا
کرکے بارہ برس کی میعاد پر اوسکو جلاوطن کردیا جب بارہ برس
ختم ہوے جدہشٹر نے اپنے بھائیون کرشنا اور بلرام کو
سلطنت کا ہوکر اوسکے پاس آیا [illegible] اوسکو پہلا

تب جدہشٹر نے ارادہ جنگ کا کیا دونون جانب سے فوج آراستہ
کی گئی اور یہ تجویز ٹھہری کہ جو فتح پاوے وہ حکومت لے —

یہ لڑائی کوروچھیتر کے میدان مین تھانیسر کے قریب جو پنجاب مین واقع ہے
جا بہین قرار پائی اور بموجب کتب ہنود کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہند کی خاندان
مین سے دونون طرف چھپن نسلین اس لڑائی مین شامل تھین اٹھارہ دن تک کارزار اس
میدان مین ہوئی اسی لڑائی کا حال کتاب مہابھارت مین مفصل لکھا ہے انجام کار پانڈونکی
فتح ہوئی اور کورون نے شکست پائی دریودھن مع اور چند راجاؤنکے مارا گیا —
جدہشٹر فتحمند ہو کر مع اپنے بھائیون کرشنا اور بلرام جی کے دوارکا کو کوچ
کر گیا جہان سری کرشنا جی پہونچکر مقتول ہوے اور جدہشٹر اور بلرام جی کوہ ہمالیہ
جا کر برف مین گل گئے اور انکے پوتے راجہ پریکشت [illegible]
زمانہ کو ہستنا پور جو انکا دار السلطنت تھا بسبب طغیانی گنگا کے ڈوب گیا —

[illegible]

تخمیناً [illegible] چھ سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے ایک اور خاندان [illegible] آگے
نشین ہندستان مین افضل ہوئے جنکو ہندو لوگ تکشک کا خاندان یعنی سانپون کی اولاد بتلاتے
ہین انکے پادشاہ کا نام ششو ناگ تھا اونھون نے ہندوستان شمالی کو فتح کر لیا
[illegible] کا نام مگدہ دیش کا راج مقرر کیا اس سلطنت مین صوبہ بہار اور ممالک شمالی
[illegible] کے داخل تھے دار السلطنت انکی شہر پاٹلی پتر تھا جو قریب شہر پٹنہ کے واقع

حملات مغربی

فہرست بادشاہان بیجنھون نے ہندوستان پر چڑھائی کی و راجہا ہندوستان جو زمانہ اوس میں تھے
مع مختصر بیان تاریخی

نمبر	نام قوم	نام بادشاہ	خلاصۂ حالات تاریخی
۱	فارسی	دارا	۵۱۸ برس قبل سال عیسوی کے کیخسرو کے تخت پر ایران میں جلوس کیا۔ بعد ازان ہندوستان پر چڑھائی کی۔ دریائے سندھ کے قرب و جوار کے ملک فتح کیے۔
۲	یونانی	سکندر	۳۳۱ برس قبل سنہ ع کے ہندوستان پر چڑھائی کی راجہ پورس سے مقابلہ ہوا۔ اوسنے چاہا کہ دور تک ہندوستان فتح کرے لیکن اوسکی فوج دریائے ستلج سے آگے نہ بڑھی۔
۳	مہانند	تکشک	تین سو تین برس قبل نند ویش کے راج پر قابض ہوا فوج لیکے سکندر کے مقابلے کے لیے مستعد ہوا چانکہ اوسکے وزیر نے اوسے مار ڈالا۔
۴	چندرگپت	ایضاً	مہانند کا لڑکا نائن کے پیٹ سے تھا چانک وزیر کی صلاح سے سب عہدیداران راج کو قتل کروا ڈالا اور خود راج پر قبضہ کیا چوبیس برس سلطنت کرکے دو سو بانوے برس قبل سنہ ع کے رحلت کی۔
۱	اگنی کل	بکرماجیت	اگنی کل خاندان پوار کی نسل میں یہ راجہ تھا چھپن برس قبل سنہ ع کے تخت پر بیٹھا اگنی کل بنس کے راجپوتون کی ساتوین پشت میں تھے اونھون نے قدیم مذہب بودھ ... سے مٹا دیا۔ اور شیو کی پرستش قائم کی۔ بکرماجیت بڑی ذی ثروت تھی۔ سالباہن ...
۱	اندرا	سدریکا	زمانہ راجہ بکرماجیت میں اس خاندان ... مین رائج کرتے تھے زبان ... بانی سلطنت کا خطاب ... یہ خاندان ... بکرماجیت ... مسلمانون کے عہد ...

داراب بن بہمن بادشاہ فارس اون بادشاہون مین سے اول بادشاہ ہے
جنھون نے مغرب کیطرف سے ہندوستان پر چڑھائی کی یہ بادشاہ
پانچسو اٹھارہ برس پیشتر سنہ عیسوی سے کیخسرو کے تخت پر ایران مین
متمکن ہوا اور دریاے یونان سے لیکر سندھ کے کنارے تک جسمین کئی
ملک شامل تھے اسنے فتح کیے اتنی بڑی سلطنت پر بھی قانع نہوکر بطمع زر
ہندوستان پر چڑھائی کی اور دریاے سندھ کے قرب وجوار کی سب بستیان
مع ملک پنجاب اپنے قبضے مین لایا اگرچہ اسکا پتا نہین کہ کتنے ملک
اوسنے فتح کیے پر اتنا تاریخون سے ضرور ثابت ہے کہ دارا کے پاس
سوا ہندوستان کے جسقدر اور ممالک تھے اونمین سے اتنا محصول کسی
ملک کا نہ آتا تھا جسقدر کہ خراج ہندوستان سے آتا تھا کیونکہ تمام صوبجات
ممالک مقبوضہ ایران کا خراج جمع کرکے حساب کیا گیا تھا تو اوس خراج کی
ایک تہائی حصے کی برابر ہندوستان کا خراج آتا تھا اور اور ملکون سے
چاندی اور ہندوستان سے خالص سونا وہان بھیجا جاتا تھا اسیطرح چ
ند برس تک ہندوستان ملک ایران کا ایک صوبہ اور باجگزار اور تابع
رہا یہانتک کہ سکندر اعظم نے ملک فارس کو تہ وبالا کیا اوسوقت سے ہندوستان
نے طوق اطاعت شاہ ایران اپنی گردن سے اوتارا۔
ایام سلطنت سکندر اعظم مین دارا ابن داراب بادشاہ ایران تھا

اس دارا نے کبھی ہندوستان پر حملہ نہین کیا تھا بلکہ اسکے باپ داراب
ابن بہمن نے ہندوستان کو فتح کرکے سب راجہ مگدہ دیس وغیرہ سے باج گذار
اپنے ملک کے کر لیے تھے

اور جبکہ سکندر اعظم نے ہندوستان پر یورش کی اوسوقت راجہ مہانند کہ
اولاد ششناگ سے تھا مگدہ دیس یعنی صوبہ بہار مین حکمران تھا اور شاہ ایران کو نعلبندی
دیا کرتا تھا اس قوم کے سب راجہ بدھ کی پرستش کیا کرتے تھے یہ بدھ پانسو پچاس
برس قبل ظہور حضرت عیسی کے صوبہ بہار مین پیدا ہوا گیا جی مین اسکا
مقام رہا کرتا تھا —

غرضکہ سکندر اعظم ملک ایران کو زیر و زبر کرکے مع لشکر جرار دریاے سندھ پر
پہونچا چونکہ تین برس تک اوسکی فوج نے حملات کرنے اور لڑنے مین بہت ہی
بڑی محنت اوٹھائی تھی اور موسم برسات مین ہندوستانی پہاڑون پر چڑھتی ہوئی فوج
بھی تھک گئی تھی اسلیے اوسنے اپنی فوج سے وعدہ کیا کہ ہندوستان کو
فتح کرکے جو مال لوٹ کا میرے ہاتھ آئیگا وہ تمکو انعام مین دونگا طوعاً و کرہاً
اوسکی فوج نے منظور کیا چنانچہ بیس ہزار آدمی کی فوج لیکر سندھ پار ہوا
اوسوقت سکندر کی عمر تیس برس کی تھی یہان آکر اوسنے معلوم کیا کہ تین
بادشاہ ہندوستان مین راج کرتے ہین ایک کا نام ابی سر لکھا ہے یہ
راجہ ملک کشمیر اور پہاڑی بستیون کا حاکم تھا دوسرا ٹکسیلا جو دوابہ سندھ

ساگر کا راجہ تھا یہ وہ ملک ہے جو دریای سندھ اور جہیلم کے بیچ مین واقع ہے
تیسرا راجہ پورس تھا پورکا راجہ تھا یہ دونون پچھلے راجہ چندربنسی
خاندان سے تھے۔

امبی بسر نے یہ دانائی کی کہ اپنے بہائی کے ہمراہ تحفجات کرکے سکندر کے
حضور مین اوسکو جلد تر روانہ کردیا اور کہلا بہیجا کہ باشتیاق ملاقات
سکندر اعظم کے دربار مین حاضر ہوا اور سکندر کی مع اوسکی فوج کے اپنی
دارالریاست مین بڑی دہوم دہام سے ضیافت کی وہان سکندر نے
اپنے تہکے ماندے سپاہیون کو آرام لینے کیواسطے چہوڑدیا اور کچہ سپاہ
اونکی محافظت کیواسطے متعین کرکے خود مع چیدہ جوانان تنومند اور
جنگ آزمودہ کے دریای جہیلم کیطرف کوچ کیا چونکہ موسم برسات شروع ہوگیا تھا
اور جہیلم کا پاٹ ایک میل تک پہیلا ہوا تھا پانی بڑے زور شور سے بہتا تھا
اور راجہ پورکا لشکر واسطے مقابلے کے دوسرے کنارہ جہیلم پر سکندر کی
فوج کا سد راہ تہا اور جسطرف سے اوترنا چاہتا تہا اوسطرف سے مقابلہ
راجہ پور کرتا تہا اسلیے اس دریا سے پار اوترنا سکندر کو مشکل معلوم ہوا
کیونکہ راجہ پور نے ہاتہیون کی قطار دریای جہیلم کے کنارے پر آراستہ
کرکے عبور دریا کی راہ سب جگہ سے بند کی

سکندر نے اپنے جاسوسون ... دارا بن داراب بادشاہ ایران کا قصہ

اس دریا میں ایک جزیرہ ہے اسلیے جبکہ رات اندھیری ہوئی اور ہوا کا سناٹا
اور مینہ کے زور اور بادلوں کی گرج میں سپاہ کا کچھہ شور و غل سنائی نہ دے سکتا تھا
موقع پاکر گیارہ ہزار پیادے سپاہی ہمراہ لیکر راتوں رات دریا پار ہوگیا ہندو نے
یہ خیال کیا کہ تھوڑے سے سپاہی شاید اُترے ہونگے اسلیے راجہ پورس نے
اپنے بیٹے کو تھوڑے سے آدمی دے کر اونکے ہٹانے کے لیے روانہ
کیا راجہ پورس کا لڑکا جاتے ہی کام آیا اور فوج نے شکست پائی تب راجہ
پورس کے کان کھڑے ہوئے اور سمجھا کہ خود سکندر عبور کر آیا ہے فوراً
چار ہزار سوار اور تیس ہزار پیادے اور بہت سے رتھہ اور ہاتھی ہمراہ
لیکر سکندر کے مقابلہ پر صف آرا ہوا راجہ پورس کی سپاہ نے بڑی بہادری
دکھائی پر سکندر کے سواروں کے آگے کچھہ پیش رفت نہ گئی وہ پھر دو
سکے پیچھے بھاگنے لگے پر صرف راجہ پورس ایک ہاتھی پر سوار ہوکر خود
لڑتا رہا سکندر نے اوسکی بہادری دیکھکر رحم کھا کر چاہا کہ اوسکی جان
بچا دے اسواسطے اپنے راجہ اوبھی سے کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس
چلا آئیگا تو اوسکی عزت اور حرمت میں کچھہ فرق نہوگا راجہ پورس راضی ہوگیا
سکندر کے پاس بےخوف چلا گیا اوسوقت سکندر نے اوس سے پوچھا کہ آپ
سے کیسا سلوک کیا جاوے اوسنے جواب دیا کہ جو سلوک بادشاہ
بادشاہ بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں
راجہ ملک کشمیر اور پہاڑی بستیوں کا سکندر بہت خوش ہوا اور اوسکو پھر اوسکا

ملک بخشکر اپنی طرف سے اور ملک بھی اوسکو دیا راجہ پورس فیاضی اوسکی
دیکھکر مدت تک اوسکا وفادار خیرخواہ رہا۔

سکندر نے بخیال اسکے کہ اس دریا کی راہ میرے قبضے میں رہے حکم دیا
کہ دونوں طرف اس دریا کے ایک ایک شہر تعمیر کیا جاوے اور دوآبہ یعنی
وہ قطعہ ملک کا جو درمیان جہلم اور چناب کے واقع ہے راجہ پورس کو عطا کیا
اور خود چناب پار ہوکر آگے کو روانہ ہوا جب دریای راوی سے عبور کیا تو
سکندر کو خبر پہونچی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا برسر پرخاش ہے شاید لوگ
قوم تاتار سے ہونگے جو ہندوستان میں آبسے تھے مقام سنگالا پر ایک سخت
لڑائی ہوئی سولہ ہزار آدمی اونمیں سے سکندر نے قتل کیا اور [illegible] ہزار زخمی
ہوئے باقی ماندہ پہاڑ کی جانب بھاگ گئے

راجہ چندر گپت ولد راجہ مہانند جو نایں کے پیٹ سے تھا سکندر کی فوج
مگدہ دیس سے کوچ کرکے پنجاب میں آیا تھا اور ملاقات کے وقت شہر پالی پتر
کی تعریف جو دار الریاست مگدہ دیس کا تھا شاہ سکندر کے روبرو بیان کیا
اس سبب سے سکندر نے ارادہ کیا کہ ایسے بڑے شہر میں اپنا جھنڈا گاڑوں گا
پر افسوس کہ اوسکی فوج نے ذرا بھی قدم آگے ستلج کے نہ بڑھایا سکندر نے
فوج کو دھمکایا اور کبھی خوشامد اونکی کی اور کبھی طمع لوٹ اور بخشش کی دی
[illegible] آگے چلنے کا انکار کیا اسلیے ناچار ہوکر دلمیں یہ بات ٹھان لی کہ

اوسکے وطن میں پہونچکر پھر اونسے فوج بھرتی کر کے ہندوستان پر پھر چڑھائی کرونگا
اور سمپورن بہار کو مشرق فتح کرونگا افسوس کہ بابل کے دلدل کے پاس پہونچکر
اوسکو بخار آیا اور بتیس برس کی عمر میں کہ عین عالم شباب تھا
راہی ملک بقا ہوا —

جب سکندر ہندوستان میں آیا تو راجہ مہانند مگدہ دیس کا حکم فرما
بیس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادے اور ہاتھی وغیرہ بیشمار لیکر سکندر کے
مقابلے کو مستعد ہوا تھا مگر سکندر بسبب سرکشی اپنی فوج کے ستلج پار نہوسکا
لاچار اسی جگہ سے اوسکو اولٹا پھرنا پڑا بعد ازان راجہ مہانند کو
اوسکے وزیر مسمی چانک نے مروا ڈالا اوسکے بعد اوسکے آٹھہ
بیٹوں نے باتفاق بارہ برس تک یعنی ۳۱۵ برس قبل سنہ عیسوی تک
سلطنت کی انمیں سے ایک بیٹا مسمی چندر گپت بہت لائق تھا مگر
اوسکے بھائی بسبب اسکے کہ وہ نائن کے پیٹ سے تھا اوسکو حقیر
جانتے تھے یا بموجب قول بعض مورخین کے اوسکو باپ کے
سوتیلے بھائیون نے نکلوا دیا تھا پھر تدبیر چندر گپت نے اپنے باپ کے
وزیر مسمی چانک سے سازش کر کے ان ساتون شہزادون کو قتل
کروا ڈالا اور خود مستقل مگدہ دیس کا راجہ ہو کر چوبیس ۲۴ برس تک راج کیا
اور دو سو بانوے ۲۹۲ برس قبل سنہ عیسوی کے اس دنیا سے کوچ کیا

چندر گپت کے بعد جتنے راجہ تخت نشین ہوئے وہ اچھے خاندان کے
اور صاحب علم تھے اونھون نے سڑکین بنائین سوداگری کو رونق دی
علم کی ترقی مین سعی کی خصوصًا اون کے زمانے مین سنسکرت زبان کی بڑی
ترقی ہوئی۔

تخمیناً دو سو برس پیشتر سنہ عیسوی کے ایک اور خاندان نے ہندوستان پر
حکومت حاصل کی جسکو اگنی کل کہتے ہین اس قوم کے ہمراہ برہمن لوگ
ہو گئے تھے اسیواسطے برہمنون کو وہ اقتدار حاصل ہوا کہ آج تک انکی
قدر ہندوستان مین روزافزون ہے اس خاندان کے راجاؤن نے
بودہ کی پرستش ہندوستان سے اوٹھادی اور جو لوگ کہ اوس مذہب کے
تھے اونکو جلاوطن کر دیا چنانچہ جزیرہ لنکا اور ملک برہما مین اونھون نے
سکونت اختیار کی اور ہندوستان مین برہمنون نے نیا مذہب ہنود کا
پھیلا دیا اور بودہ کا ماننا بالکل چھوڑا دیا۔

اس اگنی کل خاندان کے چار فرقے تھے جنہون نے بڑی یعنی بہت قوی
بڑی طاقت اور ثروت حاصل کی اونکی حکومت نربدا ندی کے اوس
پار تک تھی اور وسط ہند اور ممالک مغربی کے سب شہرون کے
اوپر حکومت تھی اس خاندان کی دارالسلطنت شہر اوجین تھا
جو صوبہ مالوہ مین واقع ہے۔

پوار خاندان میں راجہ بکرماجیت بڑا مشہور راجہ گذرا ہے جو چھپن برس
قبل سنہ عیسوی کے تخت نشین ہوا تھا۔ یہ راجہ اپنے زمانے میں بڑا
نیک نام رہا صلح اور جنگ دونوں میں شہرۂ آفاق ہوا اسی راجہ نے
سنسکرت زبان کو بہت ترقی دی اور تمام ہندوستان سے اچھے اچھے
پنڈت تلاش کرکے اپنی کچہری میں بھرتی کیے۔ کالیداس شاعر کا اسی
راجہ کے وقت میں فروغ ہوا۔ یہ راجہ بڈھا ہوکر راجہ سالباہن سے
شکست کھا کر لڑائی میں مارا گیا۔

جس زمانے میں کہ پوار خاندان کے راجہ اوجین میں حکومت کرتے تھے
ان کی اولاد مگدھ دیس پر قابض و متصرف تھی اس خاندان کے
بانی کا نام سدرسنگھ ہے جسکو کانادیو یا ادھاکرنا کہتے ہیں اسکی
[illegible] راجہ برابر مگدھ کے تخت پر بیٹھے اور ان سب کو لقب پالی
سنسکرت میں دیا ہے۔ یہ دونوں خاندان پوار اور اندرا
دے زمانے میں برباد ہوگئے اور ہندوستان میں ایک بڑا تہلکہ
[illegible] اس اثنا میں مسلمانوں نے ہندوستان پر چڑھائی کی۔

حصہ دوم

مسلمانوں کے عہد حکومت کا تذکرہ حسب تفصیل ذیل درج ہے

باب ۱ اول حکومت خلفا کی جو سنہ ۹۶۸ عیسوی تک ختم ہو گئی۔

باب ۲ دوم اسمیں خاندان غزنین کا بیان ہے جو سنہ ۹۹۱ عیسوی میں شروع ہوا اور سنہ ۱۱۸۶ عیسوی میں ختم ہوا۔

باب ۳ سوم سلطنت غوریان ابتدائی سنہ ۱۱۸۶ عیسوی سے سنہ ۱۲۰۶ عیسوی تک۔

باب ۴ چہارم سلطنت غلامان سنہ ۱۲۰۶ء سے لیکر سنہ ۱۲۸۸ عیسوی تک۔

باب ۵ پنجم سلطنت خلجیان سنہ ۱۲۸۸ عیسوی سے سنہ ۱۳۲۱ عیسوی تک۔

باب ۶ ششم سلطنت خاندان تغلق سنہ ۱۳۲۱ عیسوی سے سنہ ۱۴۱۴ عیسوی تک۔

باب ۷ ہفتم سلطنت سادات سنہ ۱۴۱۴ عیسوی سے سنہ ۱۴۵۰ عیسوی تک۔

باب ۸ ہشتم سلطنت خاندان لودہی سنہ ۱۴۵۰ عیسوی سے سنہ ۱۵۲۶ عیسوی تک۔

باب ۹ نہم سلطنت مغلیہ خاندان تیموری سنہ ۱۵۲۶ء سے اسمیں خاندان سوری وغیرہ کا بھی بیان ہے خاندان سوری نے سنہ ۱۵۴۰ عیسوی سے سنہ ۱۵۵۵ء تک حکومت کی پھر خاندان مغلیہ نے سنہ ۱۵۵۶ عیسوی سے سنہ ۱۸۵۷ عیسوی تک۔

فہرست اور خلاصہ حالات اون بادشاہوں کا جنکا ذکر واقعات ہند حصہ دوم کے باب اول میں ہے						
نمبر	**نام**	**نسب**	**سنہ جلوس**	**طرز وفات**	**سنہ وفات**	**کیفیت**
۱	خلیفہ ولید ابن عبد الملک	خلیفہ				دارالسلطنت اس بادشاہ کی بغداد تھی سنہ ... میں اپنے سپہ سالار محمد بن قاسم کو ہندوستان کے فتح کرنے کو بھیجا راجہ داہر حاکم گجرات سے لڑائی ہوئی
۲	مامون ابن ہارون رشید					بعد خلیفہ ولید مامون رشید نے ہندوستان پر چڑھائی کی راجپوتوں سے لڑائی ہوئی لیکن شکست کھائی
۳	اسمعیل سامانی					سنہ ۲۶۲ھ میں خلیفہ سے منحرف ہو کے بخارا میں خود مختار بادشاہ بن بیٹھا پہلے ایک صوبہ دار بغداد کا تھا
۴	الپتگین					یہ شخص اسمعیل سامانی کا صوبہ دار تھا غزنین کی حکومت [illegible] غلام تھا [illegible]
۵	اسحاق		سنہ ۳۵۵ھ		سنہ ۳۶۷ھ	تخت غزنین پر ... منصور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی آخر اس بات کا نوشتہ لکھا لیا کہ اسحاق خراسان کا مستقل پادشاہ ہے۔
۶	سبکتگین		سنہ ۳۶۷ھ		سنہ ۳۸۷ھ	یہ شخص غلام اور داماد الپتگین کا تھا بعد وفات اسحاق کے پادشاہ ہوا جس سال میں جلوس کیا اوسی سال میں ہندوستان پر چڑھائی کی جیپال سے لاہور میں مقابلہ ہوا ملتان فتح کیا۔
۷	اسمعیل		سنہ ۳۸۷ھ	قید میں مرا		چند ماہ فقط سلطنت کی بعد اوسکو بڑے بھائی محمود نے خارج کر کے خود پادشاہ بن گیا۔

باب اول حکومت خلفاء
جو سنہ ۸۶۱ء مین ختم ہوئی

سب سے اول ہندوستان پر مسلمانون مین خلیفہ ولید ابن عبدالملک کے لشکر نے حملہ کیا اور سندھ سے لیکر دریای گنگا تک کے ملک اسکے سپہ سالار محمد بن قاسم نے مفتوح کیے سنہ ۷۱۱ء مین وہ ہندوستان پر چڑھکر آیا حال اسکا یون ہے کہ محمد ابن قاسم برادرزادہ حجاج بن یوسف ثقفی حاکم بصرہ کا بیس برس کی عمر مین (۶۰۰۰) چھ ہزار آدمی لیکر سندھ پر آیا اور راجہ داہر سے جو اوسوقت مین حاکم گجرات کا تھا کئی لڑائیان لڑا راجہ مذکور شکست پاکر مارا گیا تب محمد ابن قاسم نے چیتور پر لشکرکشی کی اوسوقت دہلی کے تخت پر خاندان تنوار کا ایک راجہ پانڈو کی اولاد سے حکومت کرتا تھا اوسکی نسل سے اکیس راجہ دہلی کے تخت پر اننگپال کے عہد تک جلوس فرما ہوئے پھر اننگپال نے اپنے نواسے پرتھی راج کو جو کہ دہلی کے ہندو راجاؤن مین سب سے پچھلا راجہ تھا گود لیا جسکے مرنے کے بعد اہل اسلام کا جھنڈا دہلی مین پانسو برس تک بڑی مضبوطی سے قائم رہا۔

خلیفہ ولید کی فوج جب ہندوستان پر چڑھکر آئی تھی اوسوقت ہندوستان مین بڑی کھلبلی پڑی ہوئی تھی کیونکہ ہر ایک خاندان کے راجہ ضعیف ہوگئے تھے

مستقل ہو جاوے اور وہ خود سر بادشاہ غزنی کا ہو گیا اور کابل و قندہار کو اپنے ماتحت کرکے غزنی کو دار السلطنت مقرر کیا اگرچہ شاہ منصور نے کئی سپہ سالار الپتگین کے مقابلے کو باری باری روانہ کیے پر وہ اوسکے قریب بھی نہ آیا پندرہ برس تک یہ شخص غزنی میں حکومت کرتا رہا اور ۳۶۵ ہجری مطابق ۹۷۵ء کو فوت ہوا۔

اسحاق ابن الپتگین

بعد وفات کے اوسکا بیٹا اسحاق ابن الپتگین اپنے باپ کے [illegible] ہندی کی [illegible] تخت پر ۳۶۶ ہجری مطابق ۹۷۶ عیسوی میں اجلاس [illegible] تو اسکا جوش بادشاہ منصور کیطرف سے خدشہ لگا رہتا تھا [illegible] اوسکا [illegible] اسحاق [illegible] اوسکے باپ کو باغی اور غاصب سمجھتا تھا اسواسطے اسحاق سپہ سالار شجاع سبکتگین کو اپنے ہمراہ لیکر شاہ منصور پر حملہ کیا اور فتح پائی اور شاہ منصور سے اسبات کا اقرار نامہ لکھوا لیا کہ اسحاق مستقل بادشاہ خراسان کا بلا شرکت ہو تا کہ پھر کسیطرح کا دعوی منصور کا خراسان پر نہ رہے اور پھر سلطنت مستقل کرنے اسکا دو برس حکومت کرکے ۳۶۷ ہجری مطابق ۹۷۷ عیسوی میں اسحاق راہی ملک بقا ہوا۔

سبکتگین

اسحاق کی وفات کے بعد سوا سبکتگین کے کوئی شخص لائق تخت نشینی نہ رہا تھا

سبکتگین اصل مین ایک شہزادہ ایران کا تھا جو اتفاق زمانہ سے کیفیت
افلاس مین الپتگین بادشاہ سابق غزنی کی خدمت مین حاضر ہوا تھا
اور الپتگین نے اوسکو ہونہار دیکھکر خرید لیا تھا اور درجہ بدرجہ ترقی دیکر
سپہ سالاری کے رتبے تک اوسکو پہونچا دیا تھا اب اوسنے بادشاہ الپتگین
کی لڑکی سے اپنا نکاح کرکے داماد بادشاہ کا بنکر تخت پر جلوس فرمایا اور اپنے
جلوس کے اول ہی سال مین یعنی ۹۷۵ء مین اوسنے ہندوستان پر چڑھائی
کی اوسوقت راجہ جیپال لاہور کا راجہ تھا اور ملتان [illegible]
بیس برس کی عمر مین (۶۰۰۰) چھ ہزار آدمی لیکر سندھ پر آیا اور راجہ داہر سے
جو اوسوقت مین حاکم گجرات کا تھا کئی لڑائی [illegible]
[illegible] پر حملہ کیا پر کامیاب ہوا بلکہ پکڑا گیا
اور خود اوسکو [illegible] ہونا پڑا اور ہر سال کا خراج دینا منظور کرلیا شاہ سبکتگین نے
حکم دیا کہ اس سال کا خراج اسیوقت ادا کرو مگر چونکہ وہان کل خراج کا روپیہ
سر انجام نکر سکا اسلیے اوسنے درخواست کی کہ بادشاہ اپنے معتمدون کو
بندے کے ہمراہ کر دے لاہور مین پہونچکر باقی روپیہ ادا کردونگا یہ درخواست
منظور ہوئی جب لاہور مین آیا تو دربار کیا دہنی طرف تخت کے جو برہمن
لوگ کھڑے تھے اونسے صلاح پوچھی برہمنون نے عرض کی کہ ہمارا اب
حاکم غزنی کا کچھ اندیشہ حضور کو نہین رہا ہماری نزدیک بہتر یہی ہے کہ [illegible]

بائین طرف جو چھتری لوگ اوسکے سپہ سالار اور افسر فوج تھے اونسے پوچھا تو
اونھون نے یہ رای دی کہ راجہ کو لازم ہے کہ جو اقرار روپیہ کے دینے کا کیا ہی
اوسکو پورا کرے ورنہ مسلمان چڑھ آوینگے اور پھر لڑائی ہوگی جنگ مین جایا
برباد ہوگی اور صدہا آفات مین مبتلا ہوجاینگی ان سب قباحتون کی نسبت
روپیہ کا دینا آسان بات ہے جو حضور نے وعدہ کیا ہے بیشک اوسکو پورا
کیجیے راجہ نے یہ سنکر ناک بھون چڑھائی اور ہرگز نہ مانا برہمنون کی راے
مان لی اور محمد شاہی کو قید کر لیا سبکتگین کو جب یہ خبر بد عہدی کی پہونچی
تو آگ ہوگیا مثل طوفان کے مغرب سے آیا تمام راجہ شمالی ہندوستان کے
اور راجہ دہلی اور راجہ اجمیر اور راجہ کالنجر اور راجہ قنوج ایک لاکھ آدمی کی
فوج لیکر راجہ جیپال کی مدد کو آئے اور ہندوا ور مسلمانون کا مقابلہ لمغان کے
کنارے پر ہوا یہ لڑائی سندھ دریا کے پچھم کیطرف ہوئی تھی اوس زمانے مین
ہندو لوگون کو دریاے اٹک کے پار جانے سے احتراز نہ تھا آخر کو ہندوون نے
شکست کھائی اور نیلاب کے کنارے تک اونکا تعاقب ہوا اس لڑائی کے بعد ایام سلطنت
سبکتگین مین جو کہ بیس برس تک رہی ہندوون سے اور کوئی لڑائی نہین ہوئی سبکتگین نے
بیس برس سلطنت کرکے سنہ ۹۹۷ عیسوی مین وفات پائی اوسکے بعد اوسکا چھوٹا
بیٹا اسمٰعیل بادشاہ ہوا مگر دو چار مہینے کے بعد اوسکے بڑے بھائی محمود نے جو حقیقت
مین وارث تاج و تخت تھا سلطنت پر قبضہ پایا اور سنہ ۹۹۷ عیسوی مین تخت نشین ہوا

فہرست مختصر حالات بادشاہان خاندان غزنی متعلق باب دوم حصہ دوم واقعات ہند

نمبر شمار	نام بادشاہ	عرف نام	سنہ جلوس	حالت موت	سنہ وفات	کیفیت
۱	محمود	محمود غزنوی	سنہ ۹۹۷	اپنی موت سے مرا	۱۰۳۰	بارہ حملے ہندوستان پہ کیے اول حملہ سنہ ۱۰۰۱ میں دوم سنہ ۱۰۰۴ میں سوم سنہ ۱۰۰۵ میں چہارم سنہ ۱۰۰۸ میں پنجم سنہ ۱۰۱۰ میں ششم سنہ ۱۰۱۲ میں ہفتم و ہشتم سنہ ۱۰۱۵ میں نہم سنہ ۱۰۱۸ میں دہم سنہ ۱۰۲۲ میں یازدہم سنہ ۱۰۲۳ میں دوازدہم سنہ ۱۰۲۴ میں علم کی بڑی قدر اسنے کی اور ہندوں کا دشمن تھا۔
۲	محمد	محمد	۱۰۳۰	قتل کیا گیا	۱۰۴۰	بعد وفات محمود کے تخت غزنی پہ قابض ہوا مسعود نے جو اوسکا حقیقی بھائی تھا اوسکو قید کر کے آپ بادشاہ ہوا اور اوسنے محمد کی آنکھیں نکلوا ڈالیں دوبارہ پھر تخت پر بیٹھایا گیا لیکن اوسکے بھتیجے مودود نے اسکو قتل کیا
۳	مسعود	مسعود	۱۰۳۰	زندہ گاڑ دیا گیا	۱۰۴۰	بڑا اور بہادر تھا کشمیر اسنے فتح کیا اور ہانسی کا قلعہ فتح کیا ہندوستان کو پھرتے وقت اوسکی فوج باغی ہو گئی نمبر ۲ کو پھر تخت پہ بیٹھایا جس نے مسعود کو زندہ گڑوا دیا۔
۴	مودود	مودود	۱۰۴۰	اپنی موت سے مرا	۱۰۴۹	نمبر ۲ اور اوسکے لڑکے کو مارا اسنے تھانیسر اور نگر کوٹ کو اوسنے فتح کیا نمبر ۳ کا بیٹا تھا اسکے بعد چار بادشاہ ۹ برس تک غزنی میں سلطنت کرتے رہے

بڑا عظیم سے ملاقی ہے وہان پر فوج اوسکے عبور کی مانع ہے ہر ایک کونہ پر
سپاہ جنگی متعین ہو اسی اثنا مین ایک ہرکارہ ہندوون نے اوسکی پاس
بھیجا وہ یہ پیغام لایا کہ اب بھی اپنی جان بچانی ہو تو اس بے ادبی سے باز آ
نہین تو ہمارا دیوتا سمجھ لیگا محمود نے تیر اندازون کو حکم دیا کہ آگے
بڑھین اور تیر برسانا شروع کرین چنانچہ تھوڑی دیر مین ہندوون کی فوج جو دیوارون
پر محافظ تھی ماری گئی یہ حال دیکھکر ہندو لوگ بہت ہی بیحواس ہو گئے اور
بتون کے آگے بڑی گریہ وزاری سے روکر سجدے کرنے لگے جب
مسلمان سیڑھی لگاکر اوس مندر کی دیوار پر چڑھنے لگے اوسوقت
ہندوون نے ایسی بہادری سے اونکا مقابلہ کیا کہ حملہ آوران اسلام بڑا نقصان
اوٹھاکر پسپا ہوئے دوسرے روز پھر حملہ کیا مگر کچھ فایدہ نہوا تیسرے روز قریب جوار کے
راجہ لوگ سومنات کا مندر بچانے آگئے بڑی معرکہ کی لڑائی ہوئی اور فتح کسیکی بھی
نہ معلوم ہوئی اور ہندوون کی مدد کو سردار بیرام دیو اور سردار دابشلیم جو کہ
مشہور امیر گجرات کے تھے پہونچ گئے اوسوقت سلطان محمود نے خیال
کیا کہ ہندوستان مین صرف ابھی ہی فتح گویا مجھے شکست ہوئی ہے اسلیے
اوسنے اپنی فوج کی حرارت مذہبی کو اسطرح افروختہ کیا کہ زمین پر اوسنے
خدا کے سامنے سجدہ کیا اور مدد کا خواہان ہوا اور اپنی فوج کو سردار پکار
بلاکر کہا کہ اب یا فتح ہوگی یا شہادت سے سرفراز ہونگے تمام فوج نے

جان دینے کو تیار ہو گئی اور ایسی جوش میں آکر لڑی کہ اوسنے فتح پانی حال
دیکھکر وہ سپاہ جو محافظ مندر کی تھی مارے خوف کے مندر کو خالی کر کے
بھاگ گئی سلطان محمود مندر میں داخل ہوا اوسکے اندر سونے کے بت
رکھے تھے اون سب میں سومنات کی مورت پانچ گز اونچی تھی اور دو گز
زمین میں گڑی اور تین گز اوپر تھی سلطان محمود نے اپنے ہاتھ سے ایک تبر مارکر اوسکی
ناک توڑی اور حکم دیا کہ اس بت کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں برہمنوں نے
جمع ہو کر محمود کے روبرو اپنے تئین زمین پر ڈالدیا اور التجا کی کہ ہمارا دیوتا نہ
توڑا جاوے ہمسے اسکے عوض بہت سا روپیہ بادشاہ لے لے مگر محمود نے
ہرگز نہ مانا اگرچہ اوسکا وزیر مائل ہو گیا تھا کہ اسقدر زر کثیر لے لیا جاوے
پر محمود نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں بت فروش اپنا نام لکھوانا نہیں چاہتا
بلکہ بت شکن اپنا نام چاہتا ہوں کہتے ہیں کہ جسوقت وہ بت توڑا گیا
تو اسقدر جواہرات اور موتی اور ہیرے اور لعل اوسکے پیٹ میں سے نکلے کہ
جسقدر روپیہ دیتے تھے اوس سے کئی حصہ قیمت میں زیادہ کا مال تھا
بیت المال لیکر وہ جب غزنی کو چلا تو راہ میں درمیان ریگستان کے ملتان کے
قریب جاٹون نے کئی حملے اوسپر کیے جسکے سبب سے اوسنے دوسرے
سال ۱۰۲۷ عیسوی میں ایک اور حملہ کر کے جاٹون کی خوب گوشمالی کی اور
یا اونھیں نیست و نابود کردیا۔

بعد ازان اوسنے خراسان کو مفتوح کیا اور غزنی مین جاکر بیمار ہوا اور ۲۹ اپریل سنہ ۱۰۳۰ عیسوی مین تریسٹھہ برس کا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اوسکی تاریخ رحلت ایک شاعر نے یہ لکھی ہے —

تاریخ وفات محمود غزنوی

آنکہ محمود غزنوی بودہ	واقف سر معنوی بودہ
سال انتقال آن خدیو زمان	ہاتفم گفت شاہباز جہان

محمود کے خصائل مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ وہ لئیق بادشاہ اور بڑا منصف و عادل و خدا پرست اپنے زمانہ کا تھا بعض مورخ کہتے ہین کہ وہ بڑا ظالم و حریص اور لوبھی تھا حاصل یہ ہے کہ اوسکی طبیعت کی عجیب کیفیت تھی کہ با اتحاد اوصاف متضاد تھی اوسکے وقت مین ممالک مفتوحہ مین شہر غزنین علم و فضل کا معدن کیا تھا اوسکے عہد مین یہ لوگ بہت بڑے مشہور مصنف ہوئے ہین ۱ فردوسی جسنے شاہنامہ تصنیف کیا ۲ عنصری جو مشہور فلسفی اور شاعر ہے ۳ ابوریحان منجم جسکو بغداد سے مامون رشید نے اوسکے پاس بھیجدیا تھا اور وہ ہمیشہ بادشاہ کی رفاقت مین رہتا تھا —

سلطان مسعود

سلطان محمود غزنوی کے بعد اوسکے دو وارث رہے جو توام تھے

بڑے بیٹے کا نام سلطان محمد تھا وہ رحم دل اور خلیق تھا اوسکو بادشاہ
پیار زیادہ کرتا تھا۔ دوسرا اوسکا بھائی مسعود تھا یہ لڑکا مثل اپنے
باپ کے غصہ ور اور اولوالعزم تھا چونکہ محمود نے پہلے ہی سے معلوم
کرلیا تھا کہ میرے بعد ان دونوں بھائیوں میں تخت کیواسطے جھگڑا
ہوگا اسلیے اوسنے اپنی حیات میں ماوراءالنہر کی حکومت جسکی دارالخلافہ
جرجان تھی سلطان محمد کو دیدی تھی اور مسعود کو اپنے قلمرو کی دست شرقی پر
حاکم کردیا تھا۔

بعد وفات سلطان محمود کے سلطان محمد اسکا بڑا بیٹا تخت پر بیٹھا اسکے
تخت پر بیٹھتے ہی مسعود نے اوسکو لکھا کہ مجھکو سلطنت کی خواہش نہیں ہے
مجھکو صرف یہ آرزو ہے کہ تین صوبے جنکو میں نے بزور شمشیر فتح کیا ہے
میرے ہی قبضے میں رہیں اور میرے نام کا خطبہ اونمیں پڑھا جاوے
اس بات کو محمد نے منظور نکیا اسلیے مسعود نے ایک فوج فراہم کی اور غزنی
پر چڑھائی کرکے فتح پائی اور محمد کو پکڑکر اوسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں یہ سب
معرکہ اوسی سال میں ہوا جس سنہ میں سلطان محمود نے وفات پائی تھی اور
مسعود بھی اوسی سال میں تخت نشین ہوا مگر جو اوسکو توقع تھی وہ ظہور میں نہ
آئی بلکہ اوسکی سلطنت روز بروز تنزل پانے لگی قوم سلجوق نے عجم کے
صوبوں پر زور پکڑا اور وہ لوگ ہمیشہ حملہ آور رہے تا وقتیکہ اونکو مقدور اسکا

سلطان ارسلان

مسعود کے بعد اوسکا بیٹا ارسلان تخت پر بیٹھا جسنے بادشاہ ہوتے ہی اپنے بھائیون کو قید کرنا شروع کیا مگر بہرام اپنے ماموں سنجر ترکمان کے پاس بھاگ گیا اور اوسکی حمایت چاہی اوسنے اوسکی مدد کی چنانچہ ترکمانو کی ایک فوج غزنی پر چڑھ آئی اور وہان پہونچکر ارسلان کو نکالدیا مگر ارسلان پھر آکر لڑا اور پھر اوسنے تخت لیلیا آخر کار چار برس سلطنت کرکے مقتول ہوا

سلطان بہرام

بہرام اب بے تنازع وارث تاج ہوا اوسنے بڑی دانائی اور عقلمندی سے سلطنت کی اور اہل علم کی اوسنے بہت قدر کی پینتیس برس تک اوسنے بادشاہت کی اور آخر ایام سلطنت مین خاندان غوری کے جھگڑون مین گرفتار ہوا جس خاندان نے تھوڑی مدت کے بعد خاندان غزنی کا چراغ بجھا کر اپنی بادشاہت کو فروغ دیا۔

فہرست مختصر حالات بادشاہان خاندان غور متعلق باب سوم حصہ دوم قرن ششم

نمبر	نام بادشاہ	جانشین	سنہ جلوس	[illegible]	سنہ وفات	کیفیت
۱	قطب الدین محمد غوری	قطب الدین	۰	قتل کیا گیا	۰	بہرام کی لڑکی سے اسکی شادی ہوئی تھی خانگی فساد کی سبب بہرام نے اسکو مروا ڈالا بعض تاریخ سے ثابت ہے کہ اسکی وجہ ہلاک کیا۔
۲	سیف الدین				۱۱۵۲	قطب الدین کے خون کا بدلہ لینے کو اوسکا بھائی سیف الدین غزنی پر آیا بہرام کو شکست دی اور [illegible] بہرام نے پھر گرفتار کر کے مروا ڈالا۔
۳	علاؤالدین				۱۱۵۶	اسنے بہرام کو پھر شکست دی۔
۴	شہاب الدین محمد غوری	قطب الدین	۱۲۰۰	گکھڑوں کے ہاتھ سے مارا گیا	۱۲۰۶	اس شخص نے ہندوستان پر ۹ دفعہ [illegible] اور تیس برس سلطنت کی اوس میں [illegible] برس اپنے بھائی کی ماتحتی میں اور تین برس خود سر ہو کر قلعہ [illegible] اسنے فتح کیا اسی بادشاہ کے وقت میں چنگیز خان نے سلطنت مغلیہ کی بنا ڈالی اول دہلی کو [illegible] فتح کیا [illegible] قطب الدین [illegible] حاکم مقرر کیا۔

باب سوم سلطنت خاندان غور

ابتدا سے سنہ ۱۱۸۶ء سے سنہ ۱۲۰۶ء تک

محمد قطب الدین غوری

غور ایک مقام کا نام ہے جو قندھار سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے عزالدین حسین یہان کے ایک سردار نے سلطان مسعود شاہ ابن محمود غزنوی کے دربار مین بڑا اعزاز اور رسوخ حاصل کیا تھا یہان تک پایہ اوسکا بلند ہوا کہ سلطان مسعود نے اپنی لڑکی کی شادی اوسکے ساتھ کردی اور علاقہ غور کی حکومت اوسکے نام کردی۔ اوس سے سات لڑکے پیدا ہوئے اونھین سبکو ستارہ کا خطاب دیا اونمین سے ایک کا نام قطب الدین تھا اوسکی شادی سلطان بہرام کی بیٹی سے ہوئی مگر بسبب کچھ خطا کے سلطان بہرام نے اپنے داماد یعنی قطب الدین کو قتل کروا ڈالا۔

سیف الدین

سیف الدین اوسکا بھائی اوسکے خون کا بدلا لینے کو چلا اور بہرام کو نکالکر غزنی پر قبضہ کر لیا مگر رعایا اوس سے راضی نہ تھی رعیت چاہتی تھی کہ بہرام ہی بادشاہ ہو یہ حال دیکھکر بہرام مع لشکر غزنی پر آیا اور سیف الدین کو گرفتار کرکے اوسکا منہ کالا کرکے تمام شہر میں تشہیر کیا

اور پھر اوسکا سر کاٹ ڈالا۔

علاؤالدین

سیف الدین کے بھائی علاؤالدین نے یہ حال سنکر ایک بڑی فوج تیار کی اور اپنے بھائی کے خون کا عوض لینے کو غزنی پر چڑھائی کی اور بڑی بھاری لڑائی ہوئی بہرام نے شکست پائی اور ہندوستان کیطرف بھاگا اور وہاں بہت مصائب دیکھکر ۱۱۵۲ء مین فوت ہوا۔

اسطرح یہ خاندان غزنی کی حکومت دریای سندہ کے ممالک مغربیہ سے خارج ہوئی علاؤالدین غزنی کو تاراج کرکے اپنی دارالسلطنت کو بمقام فیروز کوہ پھر گیا سلطان سنجر ترکمان نے پھر غزنی پر چڑھائی کی علاؤالدین سے مقابلہ کیا اور اوسکو شکست دی مگر خراسان کے فساد کی خبر سنکے وہ اوسے فرو کرنے کیواسطے اوسطرف جانے کو مجبور ہوا اور یہان علاؤالدین کو تخت غزنی کا دے گیا ۱۱۵۶ء مین علاؤالدین نے انتقال کیا اوسکے بعد اوسکا لڑکا بادشاہ ہوا لیکن اوسی سال مین اوسے ایک تیر لگا تھا قضا سے اوسکا چچازاد بھائی تخت غزنی پر قابض ہوا اور شہاب الدین معروف بہ محمد غوری اپنے حقیقی بھائی کو بطور اپنے نائب کے اوسنے مقرر کیا محمد غوری اگرچہ ہر ایک ملک پر فتحیاب منصور اور مظفر رہا اور حقیقت مین اسکا عمر اور رونق حکومت غوری فقط اسی شخص کی وجہ سے تھی

اور تئیس برس تک تادم زیست اپنے بھائی سے اچھے سلوک سے زندگی بسر کی اور اوسکا تابعدار بنا رہا۔

خسرو شاہ

بہرام کا بیٹا خسرو لاہور مین آیا اور اس شہر کو اوسنے اپنا دارالخلافہ بنایا سلطان محمود غزنوی مرحوم کے ملکون مین سے اوسکی اولاد کے پاس صرف ہندوستان کے صوبون مین سے لاہور ہی باقی رہگیا خسرو سات برس تک سلطنت کرکے لاہور مین مرگیا۔ بعد اوسکے اوسکا بیٹا

خسرو ملک

تخت لاہور پر بیٹھا اور اوسنے ہندوستان کے تمام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانے مین اوسکے بزرگون کے قبضے مین آگئے تھے مگر سنہ ۱۱۸۰ع مین سلطان محمد غوری نے بعد تسلط غزنی کے ہندوستان پر چڑھائی کی اور لاہور کا محاصرہ کیا مگر فتح نکرسکا اور مجبوری خسرو ملک سے صلح کرلی چار برس بعد یہ عہد ٹوٹ گیا اور محمد غوری نے دوسری بار لاہور کو گھیرا اس مرتبہ بھی مایوس رہا تھوڑے عرصے کے بعد اسنے تیسرا حملہ کیا اور فتح پائی مگر یہ فتح بڑے فریب سے حاصل ہوئی کیونکہ پہلے اوسنے خسرو ملک کے پاس پیغام صلح کا بھیجا اور اپنی راستی جتانے کیواسطے خسرو کے بیٹے کو جسکو اوسنے بطریق یرغمال

یعنی اول کے صلح ہونے پر لیا تھا اوسکے پاس بھیجدیا وہ سن رسیدہ
بادشاہ اپنے بیٹے سے ملنے کو شہر سے باہر چلا اور محمد غوری سے
بیس ہزار سوار لیکر یکایک خسرو ملک کے محل کو گھیر لیا خسرو ملک نے
بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھ اپنے دشمن سے التجا کی محمد غوری نے
یہ سوال کیا کہ لاہور ہیرے حوالہ کردو خسرو نے جلد شہر خالی کر دیا اسطرح
سنہ ۱۱۸۶ء میں سلطنت خاندان غزنی کی ہندوستان سے بھی بالکل تمام ہو گئی۔

سلطان محمد غوری

قبل ذکر سلطان محمد غوری کے یہ بیان کرنا بھی ضرور ہے کہ سلطان
محمود غزنوی کے وقت سے لیکر اب تک کوئی بادشاہ تخت دہلی پر جم کر
نہیں بیٹھا تھا بلکہ صرف ملتان اور لاہور غزنویوں کے تصرف میں رہ گئے
جب کبھی فوج شاہی آگے بڑھ جاتی تھی ہندو لوگ روپیہ دیکر ٹال دیا کرتے تھے
اور ہندو راجہ بدستور اپنی اپنی راجدھانی میں راج کرتے تھے اور جسقدر
کہ خاندان غزنی کی طاقت کم ہوتی جاتی تھی ہندو راجاؤں کی طاقت
بڑھتی جاتی تھی مگر اب ایک ایسا بلا کا جھونکا آیا کہ ہندوستانی راجاؤں کو
اونکے تختوں سے اوڑا لیگیا اور مسلمان بادشاہ تخت دہلی پر سلطنت کرنے لگے
سنہ ۱۱۹۱ء میں جبکہ محمد غوری نے شہر بھٹنڈہ کو فتح کر کے چاہا کہ
دہلی کو مراجعت کی تب راجہ پتھی راج دہلی کے راجہ نے تمام اپنی فوج

لڑکے وہان سے لایا اور جے چند راجہ والی قنوج پر چڑھائی کی قنوج کا راجہ
قطب الدین کے تیر سے مارا گیا اور بہت ہندو مقتول ہوئے سات سو
ہاتھیوں میں سے جو مسلمانوں کے مقابلے مین آئے تھے نو سے ہاتھی مسلمانون
کے ہاتھ آئے ایک ان مین سپید ہاتھی تھا بعد ازان بنارس کو گیا اور بتکدے
منہدم مسمار کیے اور پھر غزنی کو مراجعت کی دوسرے سال گجرات پر
قطب الدین نے حملہ کیا اور بہت مال و دولت لوٹ کر اوسکو مسخر کیا تھوڑے
عرصے کے بعد محمد غوری نے اپنے بھائی کے مرنے کی خبر سنی اسلیے وہ
غزنی کو گیا چنانچہ حسب دستور محمد غوری کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا ایک دفعہ
پھر وہ ہندوستان [illegible] اور دہلی سے لوٹ لیکر غزنی کو جاتا تھا کہ قریب
لاہور کے گکھڑون سے لڑا اور اسطور پر مارا گیا کہ رات کو چند آدمی خنجر لیکر
اوسکے گھر کے اندر گھس گئے اور [illegible] شعبان ۶۰۲ ہجری مطابق ۱۲۰۶ء
کے خنجرون سے مار ڈالا قطب الدین بھی اوسوقت ہمراہ تھا اسی شخص کے باعث
خاندان غوری کی ترقی ہوئی تھی اور اسی پر اوس خاندان کا خاتمہ ہو گیا اسی سبب سے ملک
ہندوستان پر مثل محمود غزنوی کے محمد غوری نے بیس برس سلطنت کی
اور اوسنے مدت تک اپنے بھائی کی نیابت مین رہا اور تین برس تک مستقل
بادشاہ رہا اسی بادشاہ کی سلطنت مین چنگیز خان نے سلطنت مغلیہ کی
بنیاد قائم کی جسکی وسعت بحیرہ خضر سے چین اور سمندر تک تھی۔۔

فہرست پادشاہان خاندان غلامان متعلق باب چہارم حصہ دوم قطعات [illegible]

نمبر	نام	لقب	تخت پر بیٹھا	خاتمہ کیونکر ہوا	خاتمہ سلطنت	کیفیت
۱	قطب الدین ایبک	قطب الدین	۱۲۰۶	گھوڑے سے گر کر مرا	۱۲۱۰	شہاب الدین محمد غوری کا غلام تھا ہندستان میں اسی نے سلطنت کی بنیاد ڈالی
۲	آرام شاہ	۰	۱۲۱۰	۰	۱۲۱۰	نمبر ۱ کا بیٹا تھا ایک سال بھر کے اندر تخت سے اوتار دیا گیا
۳	شمس الدین یا التمش	التمش	۱۲۱۱	اپنی موت سے مرا	۱۲۳۶	نمبر ۱ کا غلام اور داماد تھا مشہور پادشاہ ہوا دہلی میں قطب صاحب کا مینار اسی نے بنوایا تھا اور اسی کے وقت میں چنگیز خان کا حملہ ہوا
۴	رکن الدین فیروز شاہ	رکن الدین	۱۲۳۶	۰	۱۲۳۶	نمبر ۳ کا [illegible] سات مہینے میں تخت [illegible] پادشاہ [illegible]
۵	رضیہ بیگم	رضیہ	۱۲۳۶	قتل ہوئی	۱۲۳۹	[illegible] کے تصرف میں [illegible]
۶	معز الدین بہرام	بہرام شاہ	۱۲۳۹	قید میں مرا	۱۲۴۱	[illegible] لوگ [illegible] پکڑ [illegible]
۷	علاء الدین مسعود	مسعود شاہ	۱۲۴۱	مارا گیا	۱۲۴۶	نمبر [illegible] راجا [illegible] تھے اور [illegible]
۸	ناصر الدین محمود	۰	۱۲۴۶	اپنی موت سے مرا	۱۲۶۶	نمبر ۳ کا بیٹا تھا [illegible] کی طاقت [illegible] راجاؤں کو
۹	غیاث الدین بلبن	بلبن	۱۲۶۶	اپنی موت سے مرا	۱۲۸۶	نمبر ۸ کا بہنوئی اور وزیر تھا [illegible] شوکت والا اور بہت [illegible] عہد میں دہلی بڑی [illegible]
۱۰	معز الدین کیقباد	کیقباد	۱۲۸۶	مارا گیا	۱۲۸۸	نمبر ۹ کا پوتا تھا غلاموں کی [illegible] تمام [illegible] آخری پادشاہ ہوا

باب چہارم سلطنت غلامان

سنہ ۱۲۰۶ عیسوی سے ۱۲۸۸ء تک

قطب الدین التمش رضیہ بیگم نصیر الدین محمود غیاث الدین بلبن کیقباد

قطب الدین ایبک

سلطنت غلامان میں اول بادشاہ اہل اسلام کا ہندوستان میں قطب الدین ایبک ہوا ہے یہ شخص سلطان محمد غوری کا غلام تھا جس وقت کہ محمد غوری نے ۱۲۰۶ء میں انتقال کیا تو وہ بے اولاد تھا اسلیے اوسکی جگہ بادشاہ ہونے کا جھگڑا ہوا قطب الدین حاکم دہلی اوسکی سلطنت میں نسبت اور [illegible] کے لیاقت ور تھا اسلیے محمد غوری کے بعد اوسکی سلطنت کا پھر وہ ہندوستان میں [illegible] اگرچہ محمود شاہ جو کہ بھتیجا محمد غوری کا تھا اوسنے تبریز تک لاہور کے لکھروں سے [illegible] کر لیا اور الدز صوبہ دار نے کابل و قندہار پر قبضہ کیا اوسکے گھر کو اندر گھس گئے اور ہندوستان کی سلطنت کا دعوی کیا لیکن الدز نے کے خنجروں سے مار [illegible] الاقتدار ایبک کے شکست پائی اور قطب الدین نے غزنی میں خاندان غوری کا ہی حاصل کیا مگر مستقل بادشاہ ہونے کے بعد قطب الدین نے ہندوستان [illegible] ور آرام اختیار کیا اسواسطے الدز نے اوسکو شکست پاکر غزنی [illegible] الدز [illegible] اوس سے چھین لی اور ہندوستان کی طرف اوسکو بھگا [illegible] ہندوستان میں پہنچ کے چار برس تک بادشاہت کی اور [illegible] کے قلعہ میں بنیاد قائم

اس بادشاہ کو مورخین نے عادل اور بہادر اور لئیق اور فیاض لکھا ہے

شمس الدین التمش

قطب الدین کی وفات کے بعد آرام ابن قطب الدین تخت پر بیٹھا مگر چونکہ ابھی تک اوسکے باپ نے اپنی سلطنت ایسی مستحکم نہ کی تھی کہ اوسکا بیٹا آرام بے کھٹکے حکومت کر سکتا اسلیے ایک برس کے عرصہ مین شمس الدین التمش نے آرام کو قابو پا کے تخت سے اوتار دیا التمش اگرچہ عمدہ خاندان سے تھا پر بچپن مین وہ قطب الدین کے ہاتھ فروخت کیا گیا تھا بادشاہ نے اوسکو ہونہار دیکھکر تربیت کی قطب الدین نے اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کر کے بڑے رتبے پر اوسکو جلد پہونچا دیا تھا ۱۲۱۱ عیسوی مین بادشاہ ہوا اوسنے پچیس برس تک سلطنت کی التمش کے جلوس کے دسوین برس جلال الدین شاہ خوارزم ہندوستان مین آیا التمش کی فوج نے اوس سے مقابلہ کیا التمش اکثر اون مسلمان صوبہ دارون کے زیر کرنے مین مصروف رہتا تھا جو ارادہ خود سر ہونے کا رکھتے تھے اور چونکہ صوبہ دار بنگالہ کا ایسا خود سر ہو گیا تھا کہ مدت سے اوسنے خراج نہ دیا تھا تو وہان التمش نے خود چڑھائی کی بلکہ اپنے بیٹے ناصر الدین کو وہان کا صوبہ دار بنا کر آیا اوس بادشاہ نے کئی دفعہ فوج کشی کر کے اونکو مطیع کیا ایک برس کے محاصرہ مین [illegible] فتح کیا اور پھر مالوہ کیطرف گیا اور اوجین فتح کیا وہان جا کے [illegible]

۹	غیاث الدین بلبن	
۱۰	ناصر الدین [illegible]	کیقباد

مندر مہاکال کو جو بارہ سو برس پیشتر کا بنایا ہوا بکرماجیت کا تھا توڑا اور غارت کیا بکرماجیت کی مورت مع دیبی کی مورت کے دہلی میں لایا اور جامع مسجد کے دروازے پر دونوں مورتیں گڑوا کر توڑ وادیں فقط اسی بادشاہ نے ایلدیگز شاہ غزنی کو شکست دی اور اوسکو قید کر لیا اور اپنی سلطنت کو بہت دور تک پھیلایا صوبہ بنگال صوبہ بہار گوالیار مالوہ یہ صوبے فتح کیے غرضکہ یہ بادشاہ عقلمند اور نیک نیت تھا اس بادشاہ نے ۱۲۱۱ء سے لیکر ۱۲۳۶ء تک حکومت کی۔

رضیہ بیگم

التمش کے بعد اوسکا بیٹا رکن الدین فیروز تخت پر بیٹھا مگر عیاشی اور بدکاری کے سبب سے چھ مہینے کے بعد امرا نے اوسکو تخت سے اوتار دیا۔ اور بادشاہزادی رضیہ بیگم اوسکی بہن کو تخت پر بٹھایا یہ اول بادشاہزادی مسلمانوں میں ہے جسنے تخت پر بیٹھکر حکومت کی ہے یہ عورت بہت ذی لیاقت اور بڑی عقلمند تھی اپنے باپ کے وقت میں بھی کاروبار ملک میں مصروف رہا کرتی تھی اسکو حکومت کا طور خوب آتا تھا مگر چونکہ ایک حبشی غلام پر عاشق ہو کر بڑی مہربانی اوسپر کرنے لگی تھی اسلیے امرا اوس سے ناراض ہوے اور سب نے مشورہ کر کے اوسکو تخت سے اوتارنے کے لیے فوج جمع کی آخر کو رضیہ بیگم پکڑی گئی اور بھٹنڈے کے قلعہ میں

قید ہوئی پھر وہاں بھی اوسنے قلعہ بھنڈا کے حاکم سے موافقت
کرکے اوسکے ساتھ شادی کرلی اور اوسی کے زیر حکم فوج جمع کرکے
تخت کیواسطے دو لڑائیاں سخت لڑی مگر کامیاب نہوئی بلکہ دوسری
لڑائی میں مع اپنے شوہر کے دشمنون کی ہاتھ آئی اور اونھوں نے اوسکو
قتل کیا کل تین برس چھ مہینے سنہ ۱۲۳۶ء سے سنہ ۱۲۳۹ء تک اس
بادشاہزادی نے سلطنت کی بعد اسکے جانے اس بادشاہزادی کی معزالدین
بہرام اوسکا بھائی اور علاؤالدین مسعود خلف رکن الدین جو اوسکے بعد بادشاہ
ہوئے تھے اونھوں نے کل چھ برس تک سلطنت کی یعنی سنہ ۱۲۳۹ء سے سنہ ۱۲۴۶ء
تک انکے بعد نصیرالدین محمود ابن التمش نے دہلی کے تخت پر جلوس کیا

نصیرالدین محمود ابن التمش

یہ شخص سنہ ۱۲۴۶ء میں دہلی کا بادشاہ ہوا پہلے صوبہ دار بنگالہ تھا اور چونکہ
اوسکی سوتیلی ماں نے بچپن سے اوسکو بڑی تکلیف میں رکھا تھا بلکہ
ایک قیدخانے میں ڈالدیا تھا جہان وہ اپنے ہاتھ سے لکھکر صرف
اوسکی مزدوری پر گذارا کیا کرتا تھا اس سبب سے اوسکے مزاج میں بہت
ملایمت آگئی تھی جب وہ تخت نشین ہوا تو اوسنے اہل علم اور شعرا اور
فضلا کی بڑی قدر کی اور اپنے بہنوئی بلبن کو وزیر بنایا بلبن بڑا دانا اور عقلمند
شخص تھا اوسنے انتظام سلطنت کا خوب طرح پر کیا اور جو راجہ خودسر ہوگئے تھے

سبکو اوسنے دبایا مگر چونکہ مغلون سے غزنی اور قندہار اور کابل اور بلخ
اور ہرات مین زور پکڑا تھا اور اونکا خوف بہت لگا رہتا تھا اس لیے
شیرخان برادرزادہ بلبن ذریہ مقرر کیا گیا اس شخص سنے پنجاب اور ملتان کو
مغلون سے بچا لیا بلکہ سوار تربیت یافتہ اور بہادر بھرتی کرکے غزنی سے
مغلون کو نکالدیا اور غزنی کو سلطنت دہلی مین شامل کرلیا اس بادشاہ کے
وقت مین سنہ ۱۲۵۹ء مین ہلاکو شاہ چنگیز خان کے پوتے کیطرف سے
ایک ایلچی دہلی مین آیا تھا لیکن یا تو اسکی سلطنت کی شوکت اور عظمت نے
مغلون کے دلون مین کچھ رعب پیدا کردیا یا آنکہ اونھون نے کچھ موقع
حملہ کرنیکا نہ پایا ہوگا غرض اوسوقت وہ دہلی پر حملہ کرنے سے بازرہے
بیس برس تک اوسنے نہایت عدل انصاف سے سلطنت کی اور رعایا کو
بہت خوش رکھا اوسکے عہد مین کسی نے کسی پر تعدی نہ کی یہ بادشاہ
بڑا خوش نصیب تھا جو لڑائی لڑا اوسمین اوسنے فتح پائی پر جسقدر اوسکے
دربار مین تجمل شاہانہ تھا اوسیقدر اوسکا خلوتکدہ تکلف سے خالی تھا
کھانا لب آب ونمک کھاتا تھا اور باوجود بادشاہ ہونے کے کتابت پر
گذران کرتا تھا اس بادشاہ کی صرف ایک بیوی تھی دوسری عورت
اوسنے ہرگز نہ کی تمام امور خانہ داری کے وہ بیوی انصرام کرتی تھی ایکروز
اوسنے عرض کی کہ اے شاہ والا جاہ مین کھانا پکانے سے تنگ آگئی ہون

اور میری اونگلیون مین پھپھولی پڑ گئے ہین اگر ایک کنیز بوقت
پکانے کے عنایت ہو تو عین کرم ہے بادشاہ یہ بات سنکر رنجیدہ
اور بولا کہ یہ مالک خدا تعالی کی ودیعت ہے عیش و عشرت کیواسطے
نہین ہے اگر اسمین تصرف بیجا کرون تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب
دونگا تمکو چاہیے کہ بدستور اپنے کاروبار مین مصروف رہو نقل ہے کہ
ایک روز ایک امیر اس بادشاہ کی ملازمت کو آیا اور اسکے ہاتھ کی لکھی ہوئی
قرآن کو دیکھنے لگا اسمین ایک لفظ فی مکرر لکھا ہوا تھا اوسکو دیکھکر بادشاہ کیطرف
اشارہ کیا کہ یہ غلط ہے بادشاہ نے اسیوقت ایک حلقہ سیاہی کا اوسکی گرد
کھینچ دیا حالانکہ وہ لفظ غلط نہ تھا جب وہ امیر رخصت ہو کر چلا گیا اوس
دائرے کو وہانسے چھیل ڈالا کسی امیر گستاخ نے عرض کی کہ حضور نے
پہلے اسکے گرد حلقہ کھینچا اور اب چھیل ڈالا اسکا کیا باعث ہے بادشاہ نے جواب دیا
کہ مین جانتا تھا کہ حقیقت مین یہ لفظ صحیح ہے لیکن اوسکے روبرو
جو ایسا نکرتا تو وہ رنجیدہ خاطر ہوتا اس بادشاہ نے سنہ ۱۱۲۲ ھ مین
ایک مدت سلطنت کر کے کسی عارضے سے وفات پائی اور اس
حادثہ عظیم سے سب نوکر اور ارکین سلطنت نہایت مغموم ہوئے
نیکی اور بھلائی اس بادشاہ کی ہندوستان مین
یادگار ہے

غیاث الدین بلبن

شاہ نصیر الدین محمود کے انتقال کے بعد اوسکا وزیر بلبن بادشاہ ہوا جسکی منصفی اور دانائی کی شہرت نے ایران اور تاتار کے بادشاہون کے دلون مین بھی آرزوے وفاق پیدا کی مگر یہ الزام مورخون کا اسپر ہی کہ باوجود اس فہم وکیاست کے اسنے اپنے بھتیجے شیر خان بہادر کو جو ریاست کا بڑا رکن تھا کسی تدبیر سے مروا ڈالا اس بادشاہ نے سب وسا اور فقرا رذو فراج سے جلد آگاہی پیدا کرکے جنکو چالاک اور مستعد پایا اونھین کو بڑے بڑے عہدے دیے اور اونسے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ بڑا عہدہ کسی [illegible] مین سلطنت دہلی کی بڑی عزت اور شوکت تھی اور بڑے [illegible] اس جگہ جمع تھے جسقدر کہ غیاث الدین بلبن کی سواری مین شان وشوکت ہوتی تھی سابق مین کسی بادشاہ کی سواری [illegible] عظمت [illegible] تعمیر ہوتے تھے جیسے اسکی عملداری مین ہوے اور تعمیل آئین مین وہ بہت احتیاط رکھتا تھا اور سب اپنے حکام ماتحت کی تعمیل قانون کا نگران رہتا تھا۔

سنہ ۱۲۷۹ء مین طغرل خان نے جسکو بنگالہ کی حکومت سپرد کی گئی تھی کشتی کی بادشاہ نے اوسپر دوبار فوج بھیجی دونون دفعہ شکست کھائی آخر کو

خود معرکہ آرائی کا ارادہ کیا طغرل خان اپنی فوج لیکر اوڑیسہ مین گیا او
اگرچہ وہان فوج شاہی نے اوسکا تعاقب کیا پر اوسکا کچھہ پتا نہ ملا ایک روز کا
ذکر ہے کہ ملک محی الدین نامی ایک سردار شاہی ہمراہی چالیس سوارون کے
چلا جاتا تھا اتفاقاً اسنے طغرل خان کی فوج دیکھی اونھین چالیس آدمیون کو
لیکر قلب لشکر مین طغرل خان کے عین خیمے کے مقابل جا کر للکارا کہ شاہ
بلبن کی فتح ہوئی اور جو شخص سامنے آیا اوسکو قتل کرنے لگا طغرل نے خیال کیا
کہ شاید تمام فوج شاہی پیچھے آ پہنچی تن تنہا حواس باختہ ہو کر ایک گھوڑے پر
چڑھکر جھاڑی کیطرف بھاگا تاکہ ندی کے پار ہو کر جانبر ہو جاوے ملک محی الدین
نے اوسکا تعاقب کیا اور دریا مین تیرتے ہوئے [illegible]
پانی مین کود کر اوسکا سر کاٹ لایا بلبن نے اوسکو بھی بے احتیاطی سے
دھاوا کرنے کی بابت بہت سرزنش کی پر انعام بہادری کا بھی بہت کچھہ دیا
اور طغرل خان مفسد کے خاندان سے ایک ایک آدمی کو قتل کیا یہانتک
کہ بیگناہ عورتون اور بچون کو بھی نہ چھوڑا اور اپنے بیٹے قرا خان کے نام
صوبہ داری بنگالہ کی مقرر کی اور تین برس کے بعد دہلی کو آیا۔ اس اثنا مین
مغلون نے سندھ سے اوترکر ملتان پر قبضہ کر لیا بادشاہ بلبن کے بیٹے
[illegible] مین بلبن نے مغلون کو پھر نکال دیا پر سبب اسکے کہ دشمنون کا تعاقب
اوسنے حد سے زیادہ کیا تھا اسلیے وہ ایک جنگل مین جا

گھر گیا جو کہ پہلے سے اوسکی کمین مین بیٹھے تھے اور بسبب بیاوقی لشکر اعدا کے مارا گیا شاہ بلبن کی عمر اوسوقت اسّی برس کی تھی ایسے لئیق اور خالق بیٹے کے مارے جانے کی خبر سنکر بہت مضمحل ہوگیا یہانتک کہ اسی غمسے پژمردہ ہوکر ۶۸۵ھ مین مرگیا۔

کیقباد

شاہ بلبن کے مرنے کے بعد ۶۸۶ھ مین سرداران دہلی نے کیقباد ابن قراخان کو تخت پر بٹھادیا کیقباد نے بادشاہ ہوتے ہی عیاشی پر کمر باندھی اور کاروبار سلطنت کا نظام الدین وزیر کے سپرد کیا یہ وزیر نمکحرام دلمین یہ منصوبہ کیے ہوے تھا کہ اس بے شعور اور نوعمر بادشاہ سے عوام الناس کو متنفر کروادے اور آپ بادشاہ ہوجاوے قراخان ابن بلبن نے یہ سب خبر دیارشاہی کی پاکر اپنے اس بے تمیز بیٹے کو کئی بار لکھا پر اوسکا اثر کچھہ نہوا تب لاچار ہوکر اوسنے فوج ہمراہ لی اور دہلی کو چل کیا اس نا عاقبت اندیش کیقباد ابن قراخان نے اپنے باپ کے آنیکو اسطے بھی حسب فہمایش اپنے وزیر کے فوج جمع کی اور باپ کا دونو فوجون کا مقابلہ ہوا مگر اودیا پر ہوا قراخان نے جاناکہ لڑائی کیوں اسلئے ایک محبت آمیز خط اس ناخلف بیٹے کے نام لکھا اور اوسمین یہ مضمون لکھا کہ لڑائی سے پہلے ایک دفعہ ملاقات کا ہونا ضرور ہے وہ خط

پڑھکر کیقباد کے دل پر اثر ہوا اور چاہا کہ باپ سے ملون پر اوس نے بری
شرارت سے یہ پیغام بھیجا کہ مجھکو بادشاہ ہند سمجھکر اول ملاقات میں خود
آکر حاضر ہو قراخان نے یہ سمجھکر کہ موقع ملاقات کا ہاتھ سے نجائے
منظور کیا چنانچہ کیقباد تخت پر بیٹھا اور حکم ہوا کہ قراخان تین دفعہ آداب
شاہی بجالاوے اور نقیب نے آواز بلند پکار کر کہا کہ قراخان
جہان پناہ کے حضور میں التجا لیکر حاضر ہوا ہے یہ بیعزتی دیکھکر قراخان
آنسو بھر لایا کیقباد بھی یہ حالت نہ دیکھ سکا تخت سے اوتر کر باپ سے
بغلگیر ہوکر ملا اور باپ کو تخت پر بٹھا کر اوسکے سامنے مجرا کیا پھر باپ اور
بیٹے میں صفائی ہوگئی بیس روز تک متواتر بخوشی ملاقات رہی قراخان نے
اپنے اس فرزند ارجمند کو بروقت رخصت بہت نصیحت کی پر وہ عقل کا
دشمن جب دہلی میں آیا پھر سب نصیحت باپ کی بھول گیا اور عیش و عشرت میں
مصروف ہوا اور انجام کار اوسکو فالج ہوگیا اوسوقت دربار میں کئی فریق ہو گئے
مغل تو طرفدار کیقباد کی تھی اور قوم خلجی اپنی قوم سے کسی آدمی کو بادشاہ بنانے کا ارادہ
رکھتی تھی اسلیے دونون فرقون کی فوج مقابل ہوئی خلجیون نے مغلونکو ہٹا کر جلال الدین
فیروز کو بادشاہ بنا لیا اور چند آدمیونکو محل میں بھیجا وہ لوگ وہان جا کر کیقباد بادشاہ
کو بچھونون سے مارکر اوسکا بھیجا نکال ڈالا اور اوسکی لاش کھڑکی کی راہ سے دریا جمنا میں
ڈالدی اوسکی مدت حکمرانی تین برس تھی ختم ہوا یہ بادشاہ سنہ ۱۲۸۹ء میں مارا گیا۔

[illegible] حالات بادشاہان خاندان خلجیان [illegible]

[illegible]	نام	لقب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	جلال الدین فیروز خلجی	جلال الدین خلجی	۱۲۹۰	مارا گیا	۱۲۹۵	سمانہ کا نائب ناظم تھا پٹھان [illegible] اور رحم دل تھا کیقباد کے لڑکے کو اسنے قتل کیا دکھن کو فتح کیا
۲	علاؤالدین خلجی	علاؤالدین	۱۲۹۵	اپنی موت سے مرا	۱۳۱۶	نمبر ۱ کا بھتیجا تھا نہایت عظیم الشان بادشاہ ہوا گجرات فتح کیا سومنات کے برابر مسجد بنوائی ـ وہان سے کملا دیوی اور کافور کو لایا ـ مغلوں سے لڑائی ہوئی [illegible] تلنگانہ پر فوج کشی کی چتور پر رانی پدمنی کیواسطے حملہ کیا ـ
۳	قطب الدین مبارک شاہ	مبارک شاہ خلجی	۱۳۱۶	مارا گیا	۱۳۲۰	نمبر ۲ کا بیٹا تھا نہایت عیاش اور ظالم تھا جن سرداروں نے اوسے تخت پر بٹھایا تھا اونھیں اوسنے قتل کرنا شروع کیا کمینوں کو عہدے دیے گجرات اوسنے مطیع کیا ـ

باب پنجم سلطنت خلجیان

سنہ ۱۲۸۸ء سے سنہ ۱۳۲۱ء تک

ستر برس کی عمر مین جلال الدین فیروز خلجی تخت ہند پر سنہ ۱۲۸۸ء مین
متمکن ہوا یہ شخص خاندان خلجی کا اول بادشاہ ہے جبکہ وہ تخت سلطنت
مستقل ہوا اوسیوقت اوسنے کیقباد کے بیٹے کو جو ابھی تک صغیر سن تھا
قتل کروا ڈالا صرف یہی ایک خون ناحق اوسنے اپنی زندگی مین کیا پھر کسیکو
نہین مارا اور نہایت رحم اور انصاف اور شفقت سے رعایا کے ساتھ اس نے
سلوک کیا سنہ ۱۲۹۴ء مین دکھن کو فتح کیا اور علاؤالدین نے جو کہ اس بادشاہ کا
بھتیجا تھا اجازت شاہی حاصل کرکے جنوب کے راجاؤن پر چڑھائی کی
اور قریب پہونچکر فوج برجستہ تیار کی اور دیوگڈہ کے پاس پہونچکر دیوگڈہ یعنی
دولت آباد کے راجہ سے مقابلہ کیا راجہ دو میل شہر کے باہر آکر جنگ آزما ہوا
علاؤالدین کی فتح ہوئی راجہ نے شکست پائی شہر مین علاؤالدین کی فوج نے
گھسکر تمام شہر کو لوٹ لیا کہتے ہین کہ بارہ من سے زیادہ موتی الماس لعل
زمرد اور یاقوت اور چاندی سونا علاؤالدین کے ہاتھ لگا یہ سب دولت لیکر
اوسنے اپنے گھر کو مراجعت کی جلال الدین فیروز کو جب یہ خبر پہونچی کہ اوسکے
بھتیجے علاؤالدین نے دیوگڈہ کو فتح کرلیا اور وہان سے اسقدر مال و دولت
لایا ہے کہ کسی بادشاہ سابق کے پاس بھی اسقدر دولت نتھی طمع نے

صغیر سن تھا اس خیال سے تخت پر بٹھایا کہ وہ لڑکا برائے نام بادشاہ رہے
اور کافور خود حکومت کرے مگر پینتیس دن کے اندر ہی امیرون نے اسکو
قتل کرڈالا اور مبارک خلجی کو جو علاؤ الدین کا ایک ہی بیٹا تھا سنہ ۱۳۱۶ء
مین تخت پر بٹھایا اس نا مبارک بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی اونھین
سردارون کو جنھون نے اوسکو تخت پر بٹھایا تھا قتل کرنا شروع کیا
اور نہایت نالائق اور کمینون کو عہدے اور درجے دینے لگا اور بعضے
سخت قانون جو اسکے باپ کے مقرر کیے ہوے تھے انکو منسوخ کیا اور
بعضے اچھے آئین بھی رد کر دیے گجرات کو دوبارہ اپنے تابع کیا اور دکھن مین
حملے کیے اور فتح پائی ملیبار کو اوسنے فتح کیا کم بختی جو آئی تو اوسنے ملک
خسرو کو جو دلمین ارادہ خود بادشاہ ہونے کا رکھتا تھا اپنا مصاحب
اور مشیر بنایا اوسنے بادشاہ کو لہو و لعب اور عیاشی اور مے خواری مین
بہت مشغول کیا یہانتک کہ وہ بدنام ہوگیا اسوقت ملک خسرو نے
بادشاہ کو مروا ڈالا اور خاندان خلجی کا خاتمہ کردیا سنہ ۱۳۲۰ء مین
مبارک مارا گیا کل چار برس کے قریب اوسنے بادشاہت کی۔

فہرست بادشاہان خاندان تغلق متعلق باب ششم حصہ دوم واقعات ہند

نمبر	نام	نام باپ	سنہ جلوس	کیفیت موت	سنہ وفات	کیفیت
۱	غیاث الدین تغلق	٠	۱۳۲۱	مکان میں دب کر مرگیا	۱۳۲۵	پہلے پنجاب کا صوبہ دار تھا بادشاہ ہوا سرحد کو تقویت دی اور مغلوں کو شکست دی بنگالہ کا صوبہ دار گرفتار کیا [illegible] الغ خان نے جو لکڑی کا محل [illegible] اس میں دب کر مرگیا۔
۲	محمد تغلق	الغ خان	۱۳۲۵	اپنی موت مرا	۱۳۵۱	نمبر ۱ کا بیٹا تھا بڑا بادشاہ ذی علم [illegible] دولت آباد دارالخلافہ [illegible]
۳	فیروز تغلق	[illegible] شاہ	۱۳۵۱	ایضاً	۱۳۸۸	نمبر ۲ کا چچازاد بھائی تھا بہت اچھا نیک نام بادشاہ تھا جمنا سے نہر نکالی بنگالہ [illegible]
۴	غیاث الدین تغلق ثانی	٠	۱۳۸۸	مارا گیا	۱۳۸۹	نمبر ۳ کا پوتا تھا۔
۵	ابوبکر تغلق	٠	۱۳۸۹	٠	٠	نمبر ۳ کا پوتا تھا سال بھر کے اندر قید ہو گیا
۶	ناصر الدین محمد تغلق	ناصر الدین فیروز تغلق	۱۳۸۹	اپنی موت سے مرا	۱۳۹۴	نمبر ۳ کا بیٹا تھا۔
۷	ہمایوں تغلق سکندر شاہ	سکندر شاہ تغلق	۱۳۹۴	ایضاً	ایضاً	نمبر ۶ کا بیٹا تھا۔
۸	محمود ابن محمد شاہ	سلطان محمود تغلق	۱۳۹۴	ایضاً	۱۴۱۲	نمبر ۶ کا بیٹا تھا اسکے وقت میں امیر تیمور ہندوستان آیا

باب ششم خاندان تغلق

سنہ ۱۳۲۱ عیسوی سے سنہ ۱۴۱۲ء تک

غیاث الدین تغلق

ملک خسرو جب شاہ مبارک کو مار کر تخت پر بیٹھ گیا تو امرا اور رعیت اسکے ظلم سے ناراض تھے ابھی اوسکو ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ غازی بیگ تغلق جو صوبہ دار ملتان تھا ایک بڑی فوج لیکر دہلی پر آیا اور خسرو کو قتل کر کے تخت دہلی پر امرا کی رضامندی سے جلوس فرما ہوا تغلق اصل میں بلبن کا ایک غلام تھا ترقی پا کر ملتان کا صوبہ دار ہو گیا تھا اوسنے سلطنت کی کاروبار کو بہت عقل و انتظام سے انجام دیا سنہ ۱۳۲۱ء میں وہ بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر کیا اور اپنے بیٹے الف خان کو اپنا ولیعہد ٹھہرایا اس بادشاہ نے سوداگری کو تقویت دی اہل علم کو اپنے دربار میں جمع کیا الف خان نے اوسکے حکم سے تلنگانہ پر فوج کشی کی اور وارنگل کو فتح کیا اور ہزارہا ہندوؤں کو قتل کیا اور وہاں کے راجہ کو مع اوس کے قبیلے کے پکڑ کر دہلی کو روانہ کیا اور غیاث الدین نے بنگالے کے صوبہ کو زیر کیا مگر بروقت بازگشت کے افغان پور میں اپنے فرزند الف خان سے ملا اوسنے اپنے باپ کی ملاقات کے واسطے تین دن کے عرصے میں ایک چوبی محل تیار کیا باپ نے بیٹے سے اوسی محل میں ملاقات کی لیکن دعوت

دکھائی پر جسوقت اوس محل سے بیٹا رخصت ہوگیا وہ محل فوراً بادشاہ پر گر پڑا اور بادشاہ مع اپنے رفقا کے دب کر ۱۳۲۵ء مین مرگیا اس واردات سے بعضے مورخ گمان کرتے ہین کہ الف خان نے اس فریب سے اپنے والد کو آپ مارا تھا اوسنے صرف چار برس سلطنت کی۔

سلطان محمد عرف الف یا الغ خان

غیاث الدین تغلق کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سلطان محمد ۱۳۲۵ء مین تخت نشین ہوا اسمین مختلف صفتین جمع تھین پر اون سب پر دیوانہ پن غالب تھا اور علم بھی پڑھا ہوا تھا علم کی ترقی بہت چاہتا تھا اور شجاعت مین بھی حد سے زیادہ تھا ماسوا اسکے اپنے بزرگون سے زیادہ وہمی اور ظالم اور بیرحم بھی تھا اسکے وقت مین ہر ایک ہفتے مین ایک دو امیر مارے جاتے تھے اکثر صوبون پر جو اوسکی بے انتظامی اور ظلم سے منحرف ہوگئے تھے فتحیاب ہوا مگر طمع کے سبب سے اوسکا ملک سرسبز نہوا جبکہ ہند اور کرشنا کا ملک فتح کر چکا لاکھ سوار کوہ ہمالہ کی راہ سے چین پر اس ہوس سے اونسے روانہ کیے کہ وہان دولت بہت ہے پر اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ چند آدمی پھر کر آئے اور باقی سب پہاڑ مین مارے گئے اور جو لوگ پھر کر آئے تھے اونکو بادشاہ نے مار ڈالا جب ایسی بیہودہ مہمون مین زر خطیر صرف ہوگیا تب خراج کی توفیر مین کوشش کی اس سبب سے تمام عالم

تنگ آگئی اور سب راجہ اور صوبے بگڑ گئے دیوگڈہ جسکا نام اوسنے دولت آباد
رکھا تھا اوسکو پسند آیا اور اوسنے چاہا کہ دہلی کو ویران کرکے اوسکو بساوین
اسلیے اوسنے حکم دیا کہ سکنائے دہلی دولت آباد مین جاکر بسین چنانچہ لوگ
جبرًا وہان بسائے گئے اور دہلی ویران کی گئی ہزارون آدمی قحط اور مفلسی کے
باعث سے اوسکے عہد مین ہلاک ہوے اوسنے حکم دیا کہ بڑے بڑے
درخت جڑ سمیت اوکھاڑ کر دولت آباد کی سڑک پر لگائے جاوین ایک دفعہ
اوسنے قنوج پر حملہ کیا اور شہر کے آس پاس کے لوگون کو بے قصور قتل کرڈالا
ایک دفعہ اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا تھا اوسکو تجمل شاہانہ ایک جگہ دفن
کروایا اور ایک عمدہ قبر اس دانت کی بنوائی ملتان اور تلنگانہ اور بنگالہ اور
صوبہ اودہ کو اوس سے منحرف تھے اور پنجاب کی قوم گکھڑون کو اوسنے
مغلوب کیا مگر ملک مین غدر اور بدامنی اور [illegible]
کسی عارضہ مین مبتلا ہوکر سنہ ۱۳۵۱ع مین ستائیس برس سلطنت کرکے مرگیا

فیروز شاہ

سلطان محمد شاہ کے انتقال کے بعد اوسکا بھتیجا فیروز شاہ سنہ ۱۳۵۱ع مین
بادشاہ ہوا اگرچہ بادشاہ عاقل اور عادل تھا لیکن اسقدر قابلیت اوسمین
نہ تھی کہ محمد شاہ کے عہد مین جو پریشانی اور ابتری ہوگئی تھی اوسکا انتظام
کرتا اور سلطنت کو مستحکم کرکے رونق دیتا پاہاون ملکون کو جو اوسکے

قبضے سے نکل گئے تھے پھر از سر نو مطیع کر لیتا چنانچہ ملک دکن مین ایک
شخص حسن نامے خود سر ہو کر بادشاہ بن گیا اور کئی سو برس تک اوسکے
خاندان مین علی الاتصال سلطنت قائم رہی اور ملک بنگالہ بھی فیروزشاہ کے
ہاتھ سے نکل گیا مگر جسقدر صوبجات اوسکے ماتحت تھے اونکا انتظام
اوسنے خوب کیا اور اتنے ہی ملک کو اوسنے رونق بخشی بہت قسم کے
محصول جو خالی از ظلم نہ تھے اوسنے معاف کیے اور خراج مین بھی تخفیف کی
علاوہ ازین ترقی زراعت اور فائدہ عوام کیواسطے ۵۰ نہریں اور ایک سو پل
اور ۴۰ مسجدین اور ۳۰ مدرسے وغیرہ تعمیر کیے یہ بادشاہ دہلی کو بڑے
نیکنام بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے آخر سنہ ۱۳۸۸ع مین سن رسیدہ ہو کر
اپنی قضا سے اوسنے انتقال کیا اور اڑتیس ۳۸ برس سلطنت کی —

سلطان محمود

فیروزشاہ کے انتقال کے بعد تخت نشینی کی بابت بڑا فساد ہوا چار بادشاہ
پے در پے تخت پر بیٹھے چنانچہ سلطان محمد غیاث الدین تغلق ثانی سنہ ۱۳۸۸ع مین
اور ابوبکر سنہ ۱۳۸۹ع مین اور ناصر الدین محمد تغلق ثالث سنہ ۱۳۹۰ع مین
ہمایون سنہ ۱۳۹۴ع مین بادشاہ ہوئے چونکہ ان سب کے ایام سلطنت مین سوا
فساد ملکی اور تنازع سلطنت اور بے انتظامی رعایا کے اور کوئی بڑا حادثہ
یاد رکھنے کے لائق نہیں ہے اسلیے ان سب کو چھوڑ کر سلطان محمود کا ذکر

لکھتا ہون جو کہ ان سب کے بعد ۱۳۹۴ء مین تخت پر بیٹھا یہ شخص فیروز شاہ کا
پوتا تھا اس بادشاہ کے سن جلوس سے تین برس پیشتر اقلیم فارس مین
ایسی ابتری واقع ہوئی تھی کہ وہان کا ہر ایک صوبہ منحرف ہو گیا تھا اور
سمرقند اور ماوراء النہر اور خراسان اور کابل اور قندھار کے اکثر حاکم باہم نزاع
کرتے چلے آتے تھے اوس وقت مین ملک تاتار اور چین کی بادشاہت بھی
ضعیف ہو گئی تھی اور قریب تھا کہ سلطنت ہند بھی تباہ ہو جاوے غرضکہ
ایشیا کے تمام ملکون مین غدر مچا ہوا تھا اوسی زمانے مین امیر تیمور نے
ہندوستان پر چڑھائی کی۔

تیمور

تیمور جو ایشیا مین بڑا نامی بادشاہ ہوا ہے اگرچہ کسیطرح کا حق یا دعوی
ہندوستان پر نہ رکھتا تھا مگر چونکہ اس ملک کے فتح کرنے کی اوسکو خواہش
تھی اور ہندوستان کی بدانتظامی کے سبب سے اوسکو یقین تھا کہ مین
کامیاب ہونگا اسلیے قبل اپنی روانگی کے اوسنے پیر محمد اپنے پوتے کو
مع فوج کے ہندوستان کو روانہ کیا اور خود ۱۳۹۸ء مین سمرقند سے
کوچ کر کے دریای سندہ پر آیا اور جس جگہ سے سکندر اوترا تھا اوسی
جگہ سے وہ بھی دریای مذکور سے پایاب اوترا ملتان کو جہان اوسکا پوتا
پیر محمد قابض و متصرف ہو چکا تھا پہنچا اور وہان سے اوسکی فوج

ہمراہ لیکر بڑا غلبہ پایا تیمور بجمعیت دس ہزار سوار آزمودہ کار کے بھٹنیر کیطرف
جو بیابان کے کنارے پر واقع ہے روانہ ہوا اور شہر کے دروازے پر
پہونچ گیا شہر کے اندر جو فوج تھی اوسنے دیکھا کہ تیمور کے ساتھ لشکر قلیل ہے
اسلیے دلیرانہ شہر کے باہر نکلکر لڑی لیکن تاب حملہ مغلیہ کی نہ لا کر پس پا ہوئی
اور شہر کو بھاگی۔ تیمور کی فوج نے بھی برابر بڑھاوا کر کے شہر مین گھسکر اپنا
دخل کر لیا مگر قلعہ پر ابھی تک قبضہ نہوا تھا تیمور نے حکم دیا کہ وہ پانسو آدمی
جو اوسکے بھتیجے پیر محمد سے عناد رکھتے ہین قتل کیے جائین یہ حال دیکھکر
وہ ہندو جو قلعہ بھٹنیر پر قابض تھے آپ سے باہر ہوگئے اور شہر کو آگ
لگا دی اور اپنے زن و فرزند کو اپنے ہاتھ سے آپ قتل کر کے فوج مغل پر
آن پڑے اگرچہ اونھون نے تیمور کے کئی ہزار آدمی قتل کیے پر اونمین سے
بھی ایک نہ بچا اس نقصان کو دیکھکر تیمور کا غضب بھڑک گیا حکم دیا کہ تمام
شہر مین قتل عام کیا جاوے بعد ازان تیمور تمام ملک کو ویران کرتا ہوا
سنہ ۱۳۹۸ عیسوی مین دہلی کو آیا چونکہ اوسکے ساتھ قیدی بہت تھے اوسکو
خوف ہوا کہ فوج پر حملہ نکرین اسلیے اونکو قتل کر ڈالا چنانچہ ایک لاکھ قیدی
اس جگہ مقتول ہوے سلطان محمود بادشاہ دہلی نے چالیس ہزار پیادے
اور دس ہزار سوار ہمراہ لیکر دروازے شہر کے بند کر لیے اور محصور ہو گیا
امیر تیمور نے یہ خیال کیا کہ اگر اس مستحکم الاساس شہر کا محاصرہ کرون تو بہت

عرصہ ہوگا اسلیے وہ یہ چال چلا کہ اوسنے حکم دیا کہ تھوڑے سپاہی ہرکہین
مقابل ہین اور سوا اسکے اور علامتین اپنی کمزوری کی دانستہ محمود کو دکھلائین
چنانچہ وہ فریب مین آگیا اور یکبارگی تمام فوج لیکر اور بیشمار ہاتھیونکی صف
باندھکر شہر کے باہر آکر لڑنے کو تیار ہوا چونکہ امیر تیمور کی فوج آزمودہ کار تھی
اسلیے اوسنے فتح پائی اور ناتجربہ کار غل مچانے والی جماعت کو ایک لمحے مین
پراگندہ کردیا شاہ محمود مایوس ہوکر گجرات کیطرف اپنے اہل و عیال سے لیکر
بھاگ گیا اور شہر والون نے تیمور کی اطاعت قبول کی تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے
کہ تیمور کی سپاہ مین سے کسی نے شہر کے باشندون پر دست درازی کی تھی اسلیے آخر
باشندون نے جمع ہوکر چند سپاہی قتل کرڈالے اسپر امیر تیمور نے اس شہر کو لوٹنے کا
حکم دیا اور نصف سے زیادہ شہر پھونک دیا ہندو مارے غیرت کے ستی ہوگئے
اور اپنے ہاتھ سے اپنی بیبیونکو قتل کرکے دشمنون پر حملہ کیا پر مغلون سے کچھ
پیش رفت نہ گئی تمام کوچون مین خون بہتا تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد
صدہا باشندے شہر کے اسیر کرکے جلاوطن کیے گئے تیمور نے تخت
دہلی پر جلوس فرمایا اور اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کرکے پندرہ روز
دہلی مین رہ کر گنگا کیطرف کوچ کیا اور ہردوار پر پونہچا اور وہان سے
ہمالیہ پہاڑ کے نیچے نیچے وہان کے باشندون سے لڑتا ہوا لاہور آیا
یہان جو فساد ہورہا تھا اوسکو فرو کرکے سندہ پار ہوکر سلطنت وسم

چڑھائی کی اور بخارا کو فتح کیا مدت تک وہ ملک اوسکا مطیع رہا
لیکن ہندوستان سے تیمور کے جانے کے بعد اوسکی حکومت
ہندوستان مین کچھہ یون ہی سی برائے نام رہ گئی تھی سکہ اوسکے
نام کا بیشک جاری تھا راجا برائے نام اوسکے مطیع تھے ہر ایک
صوبہ چند روز کے بعد خودسر ہوگیا شہر دہلی جو ویران ہوگیا تھا
پھر آباد ہونے لگا اور دست بدست ایک کے قبضے سے دوسرے کے
قبضے مین آیا محمود شاہ کا یہ حال تھا کہ کبھی ہوس بادشاہت سے
دستکش ہوکر تارک الدنیا بنتا تھا کبھی لقب شاہی بحال رکھنے کو
ساعی اور سرگرم حکومت ہوتا تھا یہانتک کہ سنہ ۱۴۱۲ع مین بیس برس
برائے نام سلطنت کرکے وفات پائی اور خضر خان والی ملتان نے
تخت دہلی کا بطور نیابت تیمور کے حاصل کیا اوسوقت دہلی مین
اسایش کی صورت دکھلائی دی۔

فہرست بادشاہان خاندان سید متعلق باب ہفتم حصہ دوم واقعات ہند

کیفیت	سنہ وفات عیسوی	کیفیت موت	سنہ جلوس عیسوی	خطاب	نام	نمبر
پنجاب کا حاکم تھا لیکن اس بادشاہ نے اپنا خطاب نہیں مشہور کیا نائب ہمیشہ کہلاتا تھا بڑی دانائی سے سلطنت کی۔	۱۴۲۱	اپنی موت سے مرا	۱۴۱۴	۰	سید خضر خان	۱
نمبر ۱ کا بیٹا تھا بہت باغی صوبے اسنے زیر کیے سرور الملک اسکو وزیر نے اسے مروا ڈالا۔	۱۴۳۴	مارا گیا	۱۴۲۱	سید مبارک شاہ	سید معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ	۲
نمبر ۲ کا پوتا تھا سرور الملک کو اسنے مروا ڈالا بہلول لودی نے سلطنت کا دعوی کیا	۱۴۴۳	اپنی موت سے مرا	۱۴۳۴	۰	سید محمد شاہ	۳
سنہ ۱۴۵۰ع میں دہلی کی بادشاہت بہلول خان کو حوالے کرکے آپ بداون کو چلا گیا۔	۱۴۵۱	اپنی موت سے مرا	۱۴۴۳	۰	سید علاء الدین عالم شاہ	۴

باب ہفتم خاندان سیدون کا

خضر خان

سیدون کے خاندان نے دہلی کے تخت پر صرف چھتیس برس یعنی سنہ ۱۴۱۴ع سے سنہ ۱۴۵۰ع تک سلطنت کی ہے اس خاندان مین سے دہلی کا پہلا بادشاہ سید خضر خان تھا اوسنے بعد وفات محمود شاہ تغلق کے جسپر تغلقی خاندان تمام ہوا شاہرخ ابن تیمور کے وقت مین ساٹھ ہزار سوار لیکر دہلی پر حملہ کیا اور اوسکو قبضے مین لاکر سنہ ۱۴۱۴ع مین تخت دہلی پر جلوس کیا اس حاکم نے تمام استقلال اور دانائی سلطنت اور حکومت کی اوسنے بادشاہ اپنا لقب نہین مقرر کیا بلکہ نائب تیمور کہلائے جانے پر قناعت کی اور شاہرخ سکہ اور خطبہ جاری رکھا قرب وجوار کے چھوٹے چھوٹے سردارون پر جنھون نے اطاعت ترک کردی تھی لشکرکشی کی اور انھون کو مطیع کیا مگر بڑے بڑے باغی بدستور خودمختار رہے اگرچہ اس [illegible] بنگالہ اور گجرات اور دکھن کا نہین رہا تھا مگر دہلی اور لاہور اوسکے زیر حکم تھے یہ بادشاہ سنہ ۱۴۲۱ع مین بادشاہت کرکے فوت ہوا۔

سید مبارک شاہ

مبارک اوسکا بیٹا سنہ ۱۴۲۱ع مین تخت پر بیٹھا اوسنے چودہ

مگر شل اپنے والد کے دشمنون کے مقابلے سے فرصت نہ پائی یہ شخص
تدبیر جنگ اور انتظام مملکت مین ہوشیار تھا اس سبب سے بہت سے باغی
صوبون کو اوسنے زیر کیا اور اوسکے عدل سے رعیت نے آرام پایا
سنہ ۸۳۴ھ مین اپنے نمکحرام وزیر سرور الملک کی سازش سے ناگہان
ایک مسجد مین نماز پڑھتے مین ہندؤن کے ہاتھ سے جنکو اوسنے کبھی
کچھ ایذا بھی ندی تھی مقتول ہوا۔

سید محمد شاہ

سرور الملک وزیر اعظم نمک حرام نے بادشاہ مبارک کے بیٹے محمد کو تخت پر
بٹھایا اور آپ اوسکا وزیر اعظم ہوا اور ہندو جو اوسکے دوست تھے
اونکو اوس وزیر نے بڑی بڑی خدمتین بخشین اور کالیخان کو اپنا نائب
مقرر کیا جبکہ سرکشون نے زور پکڑا اور کالیخان اونکی تنبیہ کیواسطے مامور ہوکر
اونکے مطیع کرنے کو گیا تو وہ خود اونسے ملکر دہلی پر مع باغیون کی چڑھ آیا
باغیون نے وزیر اعظم کے مروا ڈالنے کی درخواست کی چنانچہ وزیر اعظم
سرور الملک حسب الحکم محمد شاہ کے مارا گیا بادشاہ نے گویا اپنے باپ
مبارک کا قصاص لیا اور سرکشون کی آتش عناد بجھہ گئی اور کالیخان کی
بن آئی کہ وہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا مگر بادشاہ نے اپنے تئین ایسے عیش و
آرام مین ڈالدیا تھا کہ روز بروز سلطنت مین ضعف آتا گیا یہان تک کہ

ایک شخص مسمی بہلول لودھی نے جو کہ سرہند کا باشندہ تھا اور بادشاہ کی طرف سے ملتان کا صوبہ دار ہو گیا تھا سلطنت کا دعوی کیا اور اسکا بیان یہ ہے کہ جب مالوہ کا بادشاہ فوج لیکر دہلی سے دو میل کے فاصلے پر آ پہونچا تو بادشاہ نے بہلول لودھی سے اعانت چاہی اور بروقت آنے بہلول کے اوس حملہ آور سے صلح ہو گئی مگر بہلول نے صلح نہ مانی اور برخلاف مرضی بادشاہ کے مالوے کی فوج پر چڑھائی کی اور اسکو شکست دیی بادشاہ نے اس کارنمایان کے باعث سے بہلول لودھی کو بیٹا خطاب دیکر ملتان کی حکومت پر مستقل مقرر کیا اوسنے اس حیلے سے کہ مین حسرت خان پنجابی لوٹیرے پر حملہ کرونگا ملتان مین فوج جمع کرکے دہلی کوچ کیا اور چار مہینے تک دہلی کا محاصرہ کیے پڑا رہا مگر فتح نکرسکا آخر کو ملتان کیطرف مراجعت کی سید محمد شاہ دس برس تک سلطنت کرکے سنہ ۱۴۴۵ء مین فوت ہوا اور اوسکی جگہ علاؤ الدین اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا

سید علاؤ الدین شاہ

سید علاؤ الدین ابن سید محمد شاہ اپنے والد کی وفات کی بعد سنہ ۱۴۴۵ء مین تخت دہلی پر متمکن ہوا یہ شخص ختم کنندہ خاندان سادات اور برباد کنندہ سلطنت دہلی اور نہایت کم حوصلہ اور اپنے باپ سے بھی زیادہ عیاش تھا اسکے وقت مین سلطنت شاہی کو یہان تک زوال آیا کہ بادشاہ کا حکم

صرف دہلی سے چند ہی میل اردگرد تک رہ گیا اور تمام صوبجات خودسر
ہوگئے تیرہ آدمی اس سلطنت میں خودمختار ہوکر حکمران ہو بیٹھے تھے اور
بادشاہ نے شہر بدایوں میں ایک باغ بنایا تھا اوسکی آراستگی اور زیبایش میں مصروف
رہتے تھے جب چاروں طرف سے غدر ہونے لگا اور بادشاہت کے کاروبار میں
خلل پڑگیا تب بادشاہ نے وزیروں کو جمع کرکے تدبیر پوچھی اونھوں نے اپنی
بدذاتی سے یہ صلاح دی کہ وزیر اعظم حمید کو حضور موقوف کردیں یہ ساری
قباحت اوسکی ڈالی ہوئی ہے بادشاہ نے فریب کھاکر حمید خان وزیر اعظم کو
قید کیا اور اوسکا یہ ارادہ تھا کہ وزیر کو جان سے مروا ڈالے مگر وزیر نے یہ چالاکی کی
کہ بدایوں سے دہلی کو بھاگ گیا اور وہاں جاکر تمام مال و اسباب شاہی پر قبضہ
کرکے بادشاہ کے عیال کو نکال دیا اور انسے کہا کہ تم بدایوں چلے جاؤ اور بہلول
لودہی کو لکھ بھیجا کہ میدان خالی ہے آپ جلد تشریف لائیے بادشاہ دہلی کے
پنجاب میں غنیم کشی میں مصروف تھے آپ اوسکا کہنا سنکے اوسنے بھی حوصلہ
اور بلند نظر سردار نے فوراً کوچ کرکے دہلی میں پہونچکر تاج شاہی پہنا
اور سنہ ۱۴۵۱ع میں تخت پر جلوس فرمایا اب سیدوں کا خاتمہ لودہی کو
خاندان قائم ہوا علاؤالدین سید نے بہت سے شہر تصرف سے نکل گئے
اور اٹھائیس برس تک اپنی سیرگاہ اور باغ بدایوں میں عیش کیے مگر
فرصت سے زندگی کرکے سنہ ۱۴۷۸ع میں وفات پائی اس بادشاہ سے کچھ فائدہ نہوا

فہرست بادشاہان خاندان لودھی متعلق باب ہشتم حصہ دوم واقعات ہند

کیفیت	سنہ وفات	تخت نشینی کیسے ہوا	سنہ جلوس	باپ	نام	نمبر
پنجاب کا حاکم تھا اچھا بادشاہ ہوا پہلے بادشاہ ہو سکے اشرف اپنے وزیر کو برخاست کیا پھر اکثر [illegible] صوبوں کو مطیع کیا جونپور اسنے فتح کیا۔	۱۴۸۸	اپنی کوشش سے	۱۴۵۰	بہلول لودھی	بہلول خان لودھی	۱
نمبر ۱ کا بیٹا تھا بڑا بادشاہ ہوا لیکن ہندوون کو اسنے بہت تکلیف دی صوبہ بہار پر اپنا قبضہ کیا۔ چندیری کو فتح کیا۔	۱۵۱۷	ایضاً	۱۴۸۸	۰	سکندر لودھی	۲
نمبر ۲ کا بیٹا تھا بابر کی لڑائی مین پانی پت مین مارا گیا مغرور اور سرکش تھا۔ اسلام خان نے اسپر حملہ کیا۔ اکثر صوبے باغی ہو گئے دولت خان صوبہ دار ملتان نے بابر کو لکھا کہ ابراہیم کے ظلم سے آپ آکے خلقت کو نجات دیجیے۔	۱۵۲۶	مارا گیا	۱۵۱۷	۰	ابراہیم لودھی	۳

سید علاؤ [illegible] مین تخت دہلی چھوڑ [illegible] سلطنت دہلی اور بنگالہ [illegible] اسکے وقت مین سلطنت تھا

باب ہشتم خاندان لودھی

شاہ بہلول خان لودھی

سنہ ۱۴۵۰ع مین بہلول خان صوبہ دار ملتان اور پنجاب نے تخت شاہی حاصل کیا اور بادشاہ سید علاؤالدین کی کچھہ تنخواہ مقرر کرکے بدایون مین اوسکو بٹھلا دیا اسی شخص سے افغانونکی بادشاہت ہند مین شروع ہوئی یہ لوگ باشندے دریای اٹک کے پچھم کے کنارے کے ہین سابق مین ہند اور ایران مین سوداگری کیا کرتے تھے فیروز شاہ کی حکومت تک ان لوگون کی کچھہ قدر و منزلت نہ تھی مگر اوسکے زمانے مین انکو کچھہ حوصلہ پیدا ہوا تھا کیونکہ اس بہلول کے دادا مسمی بہ ابراہیم نے فیروز شاہ کے دربار سے ایسا اعتبار پایا تھا کہ حکومت ملتان کی اوسکو ملگئی تھی جو بحق وراثت بہلول تک پہونچی تھی اور روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور سلطنت دہلی کو زوال آتا گیا یہانتک کہ حمید خان وزیر اعظم کے سبب سے وہ بادشاہ ہوگیا مگر بہلول نے دیکھا کہ وزیر کی طاقت اور اختیار بہت ہے اس سبب سے اوسنے مستقل بادشاہ ہوکر پہلے اوس وزیر کو برخاست کیا پھر اون صوبون کو جو سلطنت دہلی سے منحرف تھے مطیع کرنے پر کمر باندھی چنانچہ چھوٹے صوبے سب مطیع کیے مگر جونپور کا بادشاہ بڑا طاقت ور تھا اگرچہ اوس سے دو دفعہ بہلول شاہ لڑا پر کچھہ فائدہ نہوا بلکہ

تھوڑے عرصے مین محمود شاہ والی جونپور نے وفات پائی اور اوسکی جگہ بادشاہ ہونے کی بابت تنازع ہوا بہلول نے پھر حملہ کیا مگر حسین خان سے جو اوسکی جگہ تخت نشین ہو چکا تھا چار برس کیواسطے صلح ہوگئی اوسوقت مین بہلول لودھی پنجاب کی سرکشی فرو کرنے آیا تھا کہ حسین خان نے یکایک دہلی پر فوج کشی کی بہلول بہت جلد وہان گیا او کہی لڑائیان ہوئین مگر کچھ فائدہ نہوا پھر کچھ مدت کے واسطے صلح ہوگئی شاہ بہلول کے جلوس سے اٹھائیس برس تک جونپور کی طاقت قائم رہی آخرکار بعد چند لڑائیون اور فریب اور بدعہدیون کے بہلول غالب آیا حسین شاہ اپنی دار السلطنت چھوڑکر بھاگ گیا اور بہلول شاہ اوسمین داخل ہوا اوسنے آٹھ برس کے بعد اس صوبے کو تخت دہلی کے تابع کیا بہلول نے سن رسیدہ ہوکر اپنے حین حیات تمام سلطنت اپنے بیٹون کو تقسیم کردی اور یہ امر ایسا واقع ہوا کہ گویا خود اوسنے بنیاد فساد کی ڈالدی سکندر لودھی کو جو اوسکا بڑا بیٹا تھا ولیعہد دہلی کا مقرر کیا اور اپنے چھوٹے بیٹون اور بھتیجون کو ایک ایک صوبہ حصے مین دیا آخر سنہ ۸۹۴ھ ۱۴۸۸ع مین یہ بادشاہ اڑتیس برس سلطنت کرکے فوت ہوا کہتے ہین کہ یہ بادشاہ پرہیزگار اور ملکی تدابیر مین ہوشیار تھا اور اہل علم سے بہت محبت رکھتا تھا

شاہ سکندر لودھی

بہلول لودھی کے مرنے کیوقت امرا نے چاہا کہ سکندر لودھی کو تخت پر بٹھاوین مگر

وہ ایک سنارن کے شکم سے تھا مگر برخلاف اونکی امید کے وہی تخت پر بیٹھ گیا اور
انتیس ۲۹ برس تک اوسنے بادشاہت کی اوسنے تمام صوبجات اپنے بھائیوں سے
لیکر سلطنت دہلی میں شامل کیے مگر اپنے ایک بھائی باربک پر جسکو اوسکے
باپنے جونپور کا مالک بنایا تھا فتح کشی کی اور پھر اوسکا ملک اوسی کو دیا اوس وقت سے
کہ سید حسین شاہ والی سابق جونپور نے صوبہ بہار پر اپنا قبضہ کرلیا تھا
اور اپنا موروثی ملک لینے کی فکر کرتا تھا اسلیے اوسنے بھی حسین شاہ کا
تعاقب کیا شاہی فوج ایک لڑائی جیتی بہار میں گیا اور اوسکو بنگالہ
کی سرحد تک پہنچا دیا وہان جاکر وہ گمنام مرگیا سکندر لودھی نے اگرچہ تمام
لشکر کشی میں صرف کی پر صرف چندیری کو فتح کیا اور کوئی صوبہ اوسکے
قبضہ میں نہ آیا اوسکی لڑائیوں سے ملک تباہ ہوا پر سلطنت کی ذرا بھی ترقی نہ ہوئی
متھرا میں مندر توڑ کر مسجدیں اور بازار تعمیر کیے ہندو بت پرستی سے مخالفت کی سنہ ۱۵۱۷ء
میں اوسنے وفات پائی اور اوسکی جگہ اوسکا بڑا بیٹا ابراہیم لودھی بادشاہ ہوا۔

ابراہیم شاہ لودھی

سنہ ۱۵۱۷ء میں ابراہیم شاہ لودھی بیٹا سکندر شاہ لودھی کا تخت سلطنت پر
جلوس فرما ہوا یہ بادشاہ ایسا مغرور اور سرکش تھا کہ امرا اوسکی تندخوئی اور تکبر کے
سبب اوسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اوسکے خاندان کو تباہ کرنے کی فکر میں ہوئے
چنانچہ اوسکے بھائی جلال خان کو جونپور کی حکومت کا دعوی دار مقرر کیا

اس امر مین بڑا جھگڑا اور فساد برپا ہوا یہانتک کہ جلال خان نے جونپور پر قبضہ
کرلیا اور بادشاہ نے فوج کشی کرکے اوسکو بھگا دیا پھر جبکہ وہ گرفتار ہوکر
آیا تو اوسکو ہانسی مین قید کرنے کا حکم دیا اور محافظون سے کہا کہ راہ مین
اوسکو قتل کرڈالنا پھر اس بادشاہ کو اپنے صوبون پر ایسا شک ہوگیا کہ کئی
صوبے اوس سے خوف کرکے پھر گئے اسلام خان نے چالیس ہزار سوار جمع
کرکے بادشاہ پر حملہ کیا جس مین اسلام خان مارا گیا اور اوسکی فوج نے شکست
کھائی بادشاہ نے تب دربار کے امیرون پر زیادہ سختی کرنی شروع کی تو بہادر خان
حاکم بہار نے بادشاہی خطاب محمد شاہ اختیار کرکے ایک لاکھ فوج جمع کی اور
کئی دفعہ بادشاہی فوج کو شکست دی اس عرصے مین دولت خان لودی صوبہ دار لاہور نے
جب دیکھا کہ اس بادشاہ کے وقت مین کسی صورت سے امن نہین ہوتا اور
ہندوستان مین تہلکہ پڑا ہے اور بچاو کی صورت نظر نہین آتی تو شاہ بابر کو جو
کابل مین مغلون کا بادشاہ تھا یہ لکھا کہ ہندوستان مین آکر اس ملک کو اپنے
قبضے مین لاؤ اور ابراہیم لودی بادشاہ ظالم کے پنجے سے دنیا کو چھڑا کر راحت
پہنچاؤ چنانچہ اوسکے لکھنے کے موافق شاہ کابل بابر پنجاب کو لوٹتا اور تاراج کرتا ہوا دہلی کو روانہ
ہوا جبکہ پانی پت پر پہنچا تو سلطان ابراہیم نے پانی پت مین مقابلہ کیا اور وہان ابراہیم لودی کے لشکر
کو شکست ہوئی اور وہ خود مارا گیا سنہ ۹۳۲ھ مین خاندان مغلیہ کی بنا ہندوستان مین آئی اور خاندان
لودی کا خاتمہ ہوگیا اس خاندان مین تین بادشاہ ہوئے جنھون نے ۷۶ برس تک سلطنت کی

فہرست بادشاہان خاندان مغلیہ متعلق باب نہم حصہ دوم واقعات ہند

نمبر	نام	لقب	سنہ جلوس	طریق انتقال	سنہ وفات	کیفیت
۱	ظہیر الدین محمد بابر	بابر شاہ	۱۵۲۶	اپنی موت سے مرا	۱۵۳۰	امیر تیمور کی اولاد میں تھا انگریزوں کی عملداری تک سلطنت اسی خاندان میں رہی۔
۲	نصیر الدین محمد ہمایون	ہمایون بادشاہ	۱۵۳۰	سیڑھی پر سے گر کر مرا	۱۵۵۵	نمبر ۱ کا بیٹا تھا شیر شاہ افغان نے اسکو نکال دیا تھا ایران کے بادشاہ سے مدد لیکے افغانستان میں آیا اور پھر ہندوستان کا بادشاہ ہوا
۳	شیر شاہ سور	شیر شاہ	۱۵۴۰	میگزین اور بارود کی آگ سے جھلس کر مرگیا	۱۵۴۵	اسکا باپ حسن افغان قصبہ سہسرام میں ۵۰۰ سواروں کا جاگیردار تھا یہ بادشاہ بہت اچھا اور عقلمند تھا
۴	سلیم شاہ سور	سلیم شاہ عادل	۱۵۴۵	اپنی موت سے مرا	۱۵۵۳	نمبر ۳ کا بیٹا تھا نیکنام ہوا
۵	محمد شاہ	عدلی	۱۵۵۳	۰	۰	نمبر ۳ کا چچازاد بھائی تھا بڑا نالائق اور بدکار تھا لوگ اسکو اندھلی کہتے تھے اسکے وقت میں ہمایون نے پھر ہندوستان کا بادشاہ ہو گیا۔

فہرست بادشاہان خاندان مغلیہ متعلق باب پنجم حصہ دوم تواریخ ہند

کیفیت	سنہ وفات	کیونکر مرا	سنہ جلوس	لقب	نام	نمبر
نمبر ۵ کا بیٹا تھا ہندوستان کے بادشاہوں میں بیشک سب سے اچھا تھا بلکہ دنیا کے اچھے اور عقلمند اور عظیم الشان اور نامی بادشاہوں میں گنا جاتا تھا +	۱۶۰۵	اپنی موت سے مرا	۱۵۵۵	اکبر بادشاہ	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر	۶
نمبر ۶ کا بیٹا تھا بادشاہ اچھا تھا شراب بہت پیتا تھا اور بالکل اپنی بیگم نور جہان کے اختیار میں تھا +	۱۶۲۷	اپنی موت سے مرا	۱۶۰۵	جہانگیر شاہ	نور الدین محمد جہانگیر	۷
نمبر ۷ کا بیٹا تھا اس نے سلطنت کو نہایت رونق دی مسلمانوں کی سلطنت نے ہندوستان میں جیسا اس بادشاہ کے وقت میں عروج پایا کبھی نہ تھا اور نہ اوس کے بعد ہوا تخت طاؤس بنایا اور تاج گنج کا روضہ اسی نے بنوایا	۱۶۶۶	قید میں مرا	۱۶۲۸	شاہجہان	شہاب الدین	۸

فہرست بادشاہان خاندان مغلیہ متعلق باب نہم حصہ دوم واقعات ہند

نمبر	نام	خطاب	سن جلوس	کیونکر مرا	سن وفات	کیفیت
۹	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	اورنگ زیب یا عالمگیر	۱۶۵۸	اپنی موت سے مرا	۱۷۰۷	نمبر ۳ کا بیٹا تھا بڑا بد باطن اور حیلہ جو تھا ہندؤں کو خصوصاً نہایت عداوت رکھتا تھا یا وہ خوب کر گیا اگر سلطنت تیموریہ کی بنیاد میں خلل بھی اسی نے ڈالا مرہٹوں نے جنکے ہاتھ سے یہ بادشاہت غارت ہوئی اسی کے اخیر وقت میں نمود پائی بنارس میں بشیشور اور بندرابن کا مندر اور متھرا میں گوبند دیو کا مندر اسی بادشاہ نے توڑا۔
۱۰	محمد معظم	بادشاہ	۱۷۰۷	اپنی موت سے مرا	۱۷۱۲	اسکے وقت میں سکھوں نے زور پکڑ کر سرہند کو لوٹ لیا اور پھونک دیا۔
۱۱	معز الدین جہاندار شاہ	۰	۱۷۱۲	مارا گیا	۱۷۱۳	نمبر ۱۰ کا بیٹا تھا۔
۱۲	جلال الدین فرخ سیر	۰	۱۷۱۳	مارا گیا	۱۷۱۳	نمبر ۱۰ کا پوتا تھا اور [illegible] تھا۔
۱۳	روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ	۰	۱۷۱۹	اپنی موت سے مرا	۰	نمبر ۱۰ کا پوتا تھا [illegible] تھا اسکے عہد میں نادر شاہ کی چڑھائی ہوئی اور سلطنت میں بالکل شکست آ گیا۔

فہرست پادشاہان خاندان مغلیہ متعلق باب سوم حصہ دوم واقعات ہند

کیفیت	سنہ وفات	انجام	سنہ تخت نشینی	لقب	نام	نمبر
نمبر ۱۳ کا بیٹا تھا صرف برائے نام پادشاہ تھا۔	۱۷۵۴ع	آنکھیں نکالی گئیں	۱۷۴۸	۰	مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ	۱۴
نمبر ۸ کا بیٹا تھا اسکے وقت میں مرہٹے اٹک تک جا پہنچے اور احمد شاہ درانی نے چند بار چڑھائی کی۔	۱۷۵۹	مارا گیا	۱۷۵۴	۰	عالمگیر ثانی	۱۵
نمبر ۱۵ کا بیٹا تھا غلام قادر نے اسکو اندھا کیا انگریزوں نے مرہٹوں کی قید سے چھوڑا کر پنشن مقرر کر دی۔	۱۸۰۶	اپنی موت سے مرا	۱۷۷۱	شاہ عالم	عالی گہر محمد شاہ عالم بادشاہ	۱۶
برائے نام بادشاہت کی اسکے وقت میں انگریزوں کا قبضہ ہندوستان میں پنجاب کی حد تک ہو گیا تھا۔	۱۸۳۷	اپنی موت سے مرا	۱۸۰۶ع	اکبر بادشاہ ثانی	ابو النصر معین الدین	۱۷
یہ آخری بادشاہ خاندان مغلیہ کا ہے باغی فوج کی جس نے ۱۸۵۷ع میں بلوہ کیا تھا شرکت کی وجہ سے قید کیا گیا اور برہما میں مرا فقط	۱۸۶۲ع	قید میں مرا	۱۸۳۷ع	بہادر شاہ	سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ	۱۸

باب پنجم خاندان مغلیہ

بابر بادشاہ

محمد ظہیر الدین بابر پر پوتا امیر تیمور کا بڑا شجاع اور بہادر بادشاہ ملک ایشیا میں
گذرا ہے یہ بادشاہ سنہ ۱۴۸۳ع میں پیدا ہوا اور اسکا سلسلہ ماں کی طرف سے
چنگیز خان تک اور باپ کی طرف سے امیر تیمور تک پہونچتا ہے اسکے باپ نے
جو اندجان اور فرغانہ کا والی تھا اس لڑکے کو ہونہار دیکھا بارہ برس کی عمر
میں اندجان کا ناظم کیا اور وہ اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت خلافت پر
بیٹھا اس بادشاہ کی عجیب سرگذشت ہے کبھی تو وہ شہنشاہ ہو جاتا تھا اور
کبھی سو آدمی بھی اوسکے ہمراہ نہوتے تھے کبھی تو وہ مالک ایک بڑے ملک کا
تھا اور ایک دم میں ایک جھونپڑا بھی پناہ لینے کو اوسکے پاس نہ رہتا تھا جبکہ وہ
اپنے ملک موروثی سے نکالا گیا تو اوسنے صرف دو سو چالیس آدمی جمع کرکے
سمرقند پر جہاں ایک بڑی فوج موجود تھی حملہ کیا اور یہ تدبیر کی کہ قریب آدھی
رات کی شہر کے نزدیک جاکر فصیل پر چڑھکر شہر کے اندر داخل ہوگیا
اور وہاں کچھ اوسکے طرفدار اور بھی ساتھ ہوئے پھر یکبارگی فتح کا غل
مچا دیا یہ شور سنکر سمرقند کا بادشاہ اپنی دارالخلافہ چھوڑکر بھاگ گیا
بابر فوراً وہاں کا بادشاہ ہو گیا تھوڑے دنوں کے بعد سمرقند مع اوسکے

غنانات کو اوسکے ہاتھ سے نکل گیا اوسنے کابل پر حملہ کیا وہان کے باشندون نے
بے انتظامی ملک کی باعث سے اوسکا آنا غنیمت جانا پھر تھوڑے دنون کے بعد لوگون نے
اوسکو بلایا وہان آکر اپنے مخالفون سے ایسا لڑا کہ چند امیر اپنے ہاتھ سے اوسنے
قتل کیے اسلیے دشمن کی تمام فوج اوسکی شجاعت دیکھکر متحیر ہوگئی اور سب نے
اوسکی اطاعت قبول کر لی — بعد ازان بابر نے اون اضلاع پر جو سندھ کے
قرب وجوار مین واقع ہین کئی حملے کیے اور پھر ایک مدت کے بعد ہندوستان کا
دعوی کیا چنانچہ تیرہ ہزار سوار لیکر دہلی کو آیا اور ابراہیم شاہ ایک لاکھ
سوار اور ایک ہزار ہاتھی لیکر پانی پت پر آکر صف آرا ہوا ابراہیم کو جنگ کا
تجربہ نتھا تمام فوج ایک جگہ صف باندھکر کھڑی کردی جسکو بابر کی فوج نے
ایک حملہ مین پراگندہ کر دیا مگر ابراہیم نے اچھی طرح دشمن کی فوج کا مقابلہ
کیا اور وہان دونون بادشاہون مین لڑائی ہوئی ابراہیم مارا گیا اور اوسکی تمام فوج
بھاگ گئی اور بابر نے سنہ ۱۵۲۶ع مین دہلی کے تخت پر جلوس کیا ۞
بابر کے وقت سے پٹھانون کی سلطنت کو زوال آیا ابتدا مین بابر کی
سلطنت کو استقلال نصیب نہوا کیونکہ پٹھانون کے سردار جو مختلف اضلاع مین
حاکم تھے بابر کو غاصب سمجھتے تھے اور راجپوت لوگ جو قوم ہنود مین بڑے
شجاع اور مَن چلے تھے افغانون کے طرفدار تھے الغرض ایک لاکھ آدمی
لشکر کی محمود جو شاہ متوفی کا بھائی تھا ہندوستان کے مغرب کی طرف جمع ہوگئے

اسوقت مین بابر چارون طرف سے دشمنون کے نرغے مین آگیا مگر وہ ایسا
شجاع تھا کہ اوسنے اس امر سے ذرا بھی نہ خوف کیا ہر چند اوسکے سردارون نے
صلاح دی کہ آپ دریای سندھ پر تشریف لیچلین پر اوس عالی ہمت پادشاہ نے
اتنی بڑی سلطنت کا چھوڑ دینا مناسب نسمجھا اور اونکو یہ جواب دیا کہ
مقتضای غیرت یہی ہے کہ اب جیتے جی دنیا مین ایک فقط یہی بات سب سے بہتر ہے
کہ لڑکر مرون اور شاہنامہ کے مضمون شجاعت مضمونون کے اشعار پڑھکر لوگونکو
سُنائے اور چونکہ اوسکے دشمنون مین اکثر ہندو لوگ تھے اوسنے
[illegible] لوگون سے [illegible] اد کرنا بھی ضرور ہے
[illegible] امام اوسکو بنانی سے
ا[illegible] اور شراب پینے سے [illegible] نر کیا
او[illegible] اسطے بنی ہوئی تھین سبکو
گلا[illegible] تھکر تمام فوج نے قرآن شریف اوٹھا لیا
کہ [illegible] دین گے اس قرار سے بابر کو
حصہ [illegible] اور توپخانہ پر تھا کیونکہ بابر کے
زمانے [illegible] ہندوستان مین کم رہی
تھی چنانچہ [illegible] لگائی گئین اور توپون کے
پیچھے پیادہ [illegible] طرف توپون کے سوار تھے علی الصبح فوج

پٹھانون کی آگے بڑھی اور یہین وسیا سے بابر کے لشکر کو گھیر لیا لیکن توپخانے کی مدد سے اوسنے فوج مخالف کو پیچھے ہٹا دیا جب بابر نے دیکھا کہ غنیم کی فوج دھاوے کر کے اب تھک گئی اوس وقت وہ ستے فوج منتخب لیکر دشمن پر چڑھا او کہا مخالفین تاب مقابلہ کی نہ لا کے بھاگا اور بہت سے نامور سردار مارے گئے اگرچہ بابر کی مخالف کئی بڑے قومی اور زبردست تھی متفرق ہو گئے مگر پھر بھی اس سبب سے کہ سرکشان کابل اور ہندوستان اوسکے عیش کو منغص کرتے رہتے تھے کبھی ہی اوسکو بادشاہت کرنی نصیب نہ ہوئی آخر کو چار برس سلطنت کر کے سنہ ۱۵۳۰ع میں وفات پائی ✤

تاریخ وفات بابر بادشاہ

بادشاہ دہر بابر با کمال عدل بود		وقف احسان عالم مصدر لطف اله
سال جان او گزیدن جا بفردوس بگو		جای فردوس ابد بگزید بابر بادشاہ

اس تاریخ میں ہر مصرعہ سے سنہ ۹۳۷ ہجری نکلتے ہیں گویا چار یادگی علیحدہ علیحدہ یہ ہوئے اور اگر ہر مصرع کے حروف منقوطہ دوسرے مصرع کے حروف معطلہ کے ساتھ شامل کرو تو چار یادگی علیحدہ نکلتے ہیں بڑی صنعت کی تاریخ ہے آٹھ یادگی اسمین ہین۔

دوسری تاریخ

تاریخ وفات شاہ بابر		سنہ نہصد و سی و ہفت

بابر تمام پادشاہان ہند مین بڑا شجاع تھا اور بڑی بڑی کار نمایان اوس سے ہوئی
جنمین وہ امیر تیمور سے بھی گوی سبقت لیگیا جسقدر وہ فتحیاب ہوا اوسیقدر اوسنے
شکست بھی کھائی اور جسقدر ملک اوسنے فتح کیے اوسی قدر کھوے بھی پہر آخر ہندمین
باستقلال سلطنت کی لڑائی مین بڑا کامل سپہ سالار تھا اوسکی طاقت جسمانی
لڑائی اور شکار مین حد بشریت سے زیادہ تھی علم موسیقی اور فن شاعری مین اوسکو
کامل مہارت تھی اور صاف دل تھا کئی دفعہ اوسنے اپنی جانی دشمنون پہ رحم کیا ہے

ہمایون پادشاہ

ظہیر الدین بابر پادشاہ کی وفات کے بعد ۹۳۷ھ مین ہمایون ابن بابر کہ ہر فن مین
اور عقلمند تھا تخت نشین ہوا اس پادشاہ کو علم نجوم کے سیکھنے کا بڑا شوق تھا
اور خود بھی خوب ماہر تھا اوسنے سات جوانخانے سات ستارون کے نام سے
بنائے تھے چنانچہ سپہ سالار اور فوج کے سردار خانہ مریخ مین بلائے جاتے تھے
اور مفتی اور قاضی خانہ عطارد مین اور قاصد و شاعر اور مسافر خانہ قمر
مین طلب ہوا کرتے تھے اور سازندہ اور راگ ناچ والے خانہ زہرہ مین آیا کرتے
تھے او علی ہذا القیاس اوائل عمر مین وہ عیش و نشاط مین مصروف تھا کہ یکایک
سلطنت کا بوجھ اوسکے سر پر آپڑا اور اوس امتحان مین وہ پورا نکلا چند روز بعد
اوسکو اتفاق لڑائی کا بہادر شاہ حاکم گجرات سے ہوا ہمایون نے بلحاظ اتحاد وفاء

سردار مذکور کو جبکہ وہ بیجاپور کے راجہ سے لڑ رہا تھا کچھ امداد دی تھی مگر
اب ایک فوج جرار لیکر اوسپر چڑھائی کی اور اوسکو اسقدر تنگ کیا کہ
وہ لاچار ہوکر گجرات کو بھاگ گیا اور وہان جاکر شہر چپانی مین اپنا خزانہ
رکھکر احمد آباد کو بھاگ گیا اور پادشاہ نے گجرات کو فتح کر لیا یہ مہم کچھ اون
مہمات سے کم نتھی جو تیمور یا بابر نے سر کی تھین بعد ازان ہمایون کو اوسکے بھائیون
یعنی ہندال اور کامران نے جو بسبب عفو جرائم اور رحمدلی پادشاہ کے دلیر ہوگئے
تھے تنگ کرنا شروع کیا چونکہ فوج شاہی ان پادشاہزادون کے پاس پہلے ہی سے
رہتی تھی اسلیئے اونھون نے ایک دوسرے کے بعد سلطنت کا دعوی کیا شیرخان
افغان حاکم بنگالہ نے جب یہ دیکھا کہ پادشاہ کے گھر مین جھگڑا ہو رہا ہے دلیری
کر کے فوج کثیر لے کر ہمایون پر چڑھائی کی چونکہ ہمایون بے انتظامی ملک
کے باعث سے فوج کافی جمع نکر سکا اسواسطے شکست کھا کر پریشان حال آگرے
کیطرف بھاگ گیا جب ہمایون کے بھائیون نے دیکھا کہ آپس کے نفاق کے
سبب سے ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا ہمایون کی مدد کو آئے مگر آپس مین کچھ محبت
نتھی ہمایون نے ایک فوج جمع کر کے شیرخان پر چڑھائی کی مگر آخر کو شکست
کھائی اور لاچار ہوکر دار الخلافہ کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے حاکمون سے پناہ کا
طالب ہوا مگر یہ ایسا بدبخت پادشاہ تھا کہ کسی نے اوسکو مدد نہ دی تب پریشانی
اور حیرانی کی بعد راجہ مالدیو راجہ اجمیر کے پاس پناہ لینی کو گیا اور راہ مین اوسکے عائشہ

راجہ نے بظاہر اقبال کیا اور باطن مین چاہا کہ کسی حیلے سے ہمایون کو قید
کرکے دشمن کے حوالے کرون مگر ایک راجپوت نے جو ہمایون کا نمک خوار قدیم تھا
اس بھید سے بادشاہ کو اطلاع دی ہمایون مع اپنے رفیقون کے آدھی رات کو
وہان سے بھاگا اور سو کوس تک کہین کبھی سے دم نہ لیا اثنای راہ مین اوس تمام
گروہ نے پانی کے نہ ملنے سے بہت تکلیفین اوٹھائین کیونکہ زمین ریگستانی
تھی اور کوسون تک پانی نہ تھا سیکڑون آدمی اور جانور پیاس کے
مر گئے ہمایون کی سواری کا گھوڑا مر گیا ایک سپاہی نے اپنی والدہ کی سواری کا
گھوڑا بادشاہ کو دیا جب لوگون نے اپنے پیچھے غبار اوٹھتا ہوا دیکھا تو یقین کرکے
جانا کہ دشمن تعاقب کیے چلا آتا ہے اوس وقت سبکے ہوش و حواس نہایت پریشان ہوگئے
اور جہانتک بھاگا گیا بھاگے اتفاقات کی تاریکی مین ہمایون مع ملکہ اور
بیس سوارون کے راہ بھول کر لشکر سے جدا ہو گیا اور جب صبح ہوئی تو دشمن کے
ایک گروہ نے آگھیرا ہمایون نے کوئی صورت رہائی کی نہ دیکھکر شجاعت کو
کام فرمایا اور اونھین چند آدمیون کو ہمراہ لیکے ایسا لڑا کہ دشمنون کے جی
چھوڑوا دیے اوس لڑائی مین ناگہانی ایک تیر مخالفین کے سردار کے ایسا لگا کہ اوسکا
کام تمام ہوا اس سبب سے وہ لوگ تتر بتر ہو گئے ہمایون نے فتحیاب ہوکر وہان سے
کوچ کیا لیکن تین رات اور دن راہ مین کہین پانی کی شکل نہ دیکھی آخر کو
چند شخصون کے ساتھ امرکوٹ مین جو سندھ کے قریب ایک قلعہ ہے پہونچا تو وہان

لاہد نہایت تواضع سے پیش آیا اور جو مدارج مہمان نوازی کی ہین بجالایا اسی جگہہ
اکتوبر کی چودہوین تاریخ کو سنہ ۱۵۴۲ ع مین اکبر متولد ہوا (یہ وہی اکبر ہے جو
بڑا نامور بادشاہ ہندوستان کا ہوا) لیکن بادشاہ کو لاچاری سے بھاگنا
مقدم تھا یہ طفل ایک سردار نمک حرام بدذات کے ہاتھہ آگیا جسنے اوس لڑکے
کو لیکر میرزا کامران یعنی بادشاہ کے بھائی کو جو کابل اور قندھار کا بادشاہ
اور ہمایون کا دشمن جانی تھا حوالہ کردیا سلطان طہماسپ شاہ فارس نے
جب سنا کہ ہمایون نے بناکامی ہند سے بہت مصیبتین اوٹھائی ہین ایک نامہ بدین مضمون
ہمایون کو لکھا کہ تم یہان چلے آؤ مین ہر حال مین تمہارا معین رہونگا اور جو کچھہ مدد
مجھسے ہوسکیگا تم سے نیک سلوک کرونگا ہمایون تو جان سے تنگ تھا فورًا
فارس کو روانہ ہوا اور ایک سال تک اصفہان مین بادشاہ ایران نے ہمایون سے
کچھہ عہد و پیمان کیے اور اوسکو دس ہزار سوار دیکر کہا کہ اب تم اپنے ملک موروثی کو
دوبارہ فتح کرو ہمایون نے یہ مدد نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور پہلے اوس نے کابل پر
جہان اوسکا بھائی کامران حکومت کرتا تھا اور جسکے پاس اوسکا بیٹا اکبر تھا
چڑھائی کی جبکہ اوسنے شہر کا محاصرہ کیا کامران نے اوسکے بیٹے اکبر کو لکڑیون مین
باندھکے فصیل شہر سے لٹکا کر دکھلایا اور اس سے اوسکا مطلب یہ تھا کہ اگر تم
حملہ کروگے تو مین اس تمہارے بیٹے کو لکڑیون مین جلادونگا باوجود اس
دہشتناک اور رحم انگیز حال کے دیکھنے کے بادشاہ اپنے عزم مصمم سے مستقل رہا بلکہ بست

دھمکیان اس امر قبیح کے روکنے کیواسطے دیتا رہا کامران نے اکبر کو تو کچھہ نستایا
مگر اپنے ہمراہی لوگ لے کر کابل سے نکل گیا ہمایون نے شہر مین داخل ہو کر اپنے بیٹے
اکبر کو چھاتی ہی لگایا اور خود از سر نو بادشاہ ہوا نو برس تک ہمایون نے اس شہر مین
سلطنت کی اگرچہ اوسکا بھائی اس عرصے مین اوسکو بہت ستاتا رہا لیکن شکست پر شکست
کھائی اور انجام کار مغلوب ہوا بعد ازان چھہ برس کے عرصے مین اپنے تمام ممالک
موروثی کو فتح کر لیا اس ہنگامے مین اوسکا ایک بھائی عذر معذرت کر کے
اوس سے آملا اور ایسے ایسے شجاعت کے کام کیے کہ ہمایون کی خاطر سے
اگلا غبار ملال رفع ہو گیا اور نہایت محظوظ ہو کر اپنے بیٹے جلال الدین اکبر کو
اوسکی بیٹی کے ساتھہ منسوب کیا یہ بھائی ہمایون کا کسی لڑائی مین مارا گیا
اور دوسرے بھائی کامران کو جو نہایت مفسد اور متمرد تھا اور اوسکی
چشم پوشی کو خیال مین نہ لاتا تھا ناچار ہو کر ہمایون نے قید کیا سب لوگون کو
یقین تھا کہ ہمایون اوسکو زندہ نہ چھوڑے گا مگر اوسنے خدا کا خوف کر کے
اوسکے خون سے اپنا ہاتھہ آلودہ نکیا صرف آنکھین اوسکی نکلوا ڈالین ایک مدت
کے بعد کامران مرزا باجازت ہمایون پادشاہ مکہ کو چلا گیا اور وہان
تین برس کے بعد اوسنے انتقال کیا۔

خاندان سوری

سنہ ۱۵۴۰ عیسوی سے سنہ ۱۵۵۶ عیسوی تک

جبتک کہ ہمایون ان حادثات مین مبتلا رہا شیرشاہ نے موقع پاکر تمام مملکت
ہند پر اپنی سلطنت بخوبی کرلی اور ایسا انتظام کیا کہ ہر ایک شخص اوس سے
خوش ہوگیا چنانچہ اوسنے گنگا سے لیکر دریای سندھ تک جو تین ہزار انگریزی
میل کا فاصلہ ہی ایک سڑک بنوائی اور راہ کے دونون طرف میوہ دار درخت
لگائے اور دو دو میل کے فاصلے پر ایک ایک کنوان کھدوا دیا اور ہر ایک منزل پر
ایک ایک سرای مسافرون کے اوترنے کو بنوائی جس مین ہر ایک مسافر کو بادشاہ
کیطرف سے مفت کھانا ملتا تھا انصاف بخوبی کرتا تھا لوگ بہت آرام چین سے
گذر کرتے تھے ٭

پانچ برس شیرشاہ سلطنت کر[illegible] ہوا اور اوسکی جگہ سلیم شاہ اوسکا
بیٹا تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اوسنے نو برس سلطنت کی اسکے یہ لڑکا دانائی
اور لیاقت مین اپنے باپ کی برابر نتھا اب چونکہ سلطنت کا وارث ایک لڑکا
صغیر سن تھا اسلئے امیرون اور نوابون کی بدانتظامی کے سبب بڑا فساد برپا ہوا
یہ حال ہندوستان کا دیکھکر ہمایون کے خیرخواہون نے اوسکے دلپر منقش کردیا
کہ اگر وہ تھوڑی سی بھی فوج لیکر ہند کا قصد کرے تو بیشک انتظام ملک جلد
فتح ہو جاوے گا ہمایون نے پندرہ ہزار سوار اور بہت بہادر افسر لیکر ہندوستان پر
حملہ فوج کشی کی اور جب چلا آرہا ہوا تو وہی اپنی اطاعت بتلا دریای سندھ
دھناک اور رہتم کھول تاتار خان حاکم لاہور سے لڑائی ہوئی جسکو بیرم خان سپہ سالار

شاہ ہمایون کو بحالت غفلت مین حملہ کرکے شکست دی ہمایون نے یہ حال دیکھکر ایک شخص مسمی سکندر کو جو شیر شاہ کا بھتیجا اور فن سپاہ گری مین بڑی دستگاہ رکھتا تھا تخت دہلی پر بٹھا دیا اوسنے اسی ہزار آدمی کی فوج جمع کرکے ہمایون کے مقابلہ پر کھینچ کیا بڑی بھاری لڑائی جانبین کی سرگرمی سے ہوئی اکبر ابن ہمایون جو اوسوقت صرف تیرہ برس کا تھا اس لڑائی مین بڑی داد مردانگی دی اوسکو دیکھکر سپاہ جان دینے پر مستعد ہوگئی چنانچہ پٹھانون نے شکست کھائی اور اونکی فوج پریشان ہوگئی اور سکندر شاہ اپنے زیر تسلط ملک کو سب چھوڑ کر کوہستان کی طرف بھاگ گیا ۔

ہمایون نے تیرہ برس کے بعد دوبارہ اپنے باپ کے تخت پر جلوس کیا لیکن ابھی اسکو جلوس کو کئی مہینے نہ گذرنے پایا تھا کہ ایک دن کسی تقریب سے کتبخانہ کی چھت پر چڑھا اور وہان پر ایک عرصہ تک ٹہلا کیا جب اذان سنکر ہوا کہ نیچے اوترے تو بیٹھ گیا اسمین اذان ہوئی چاہتا تھا کہ عصا ٹیک کر اوٹھے مگر چونکہ وہان سنگ مرمر کا فرش تھا اسوجہ سے لکڑی پھسل گئی اور وہ سنبھل نسکا اور چھت سے نیچے آپڑا چند روز بیمار رہکر سنہ ۹۶۳ھ مین جان بحق تسلیم ہوا اوسکی تاریخ وفات شاعر کاہی نے لکھی ہے

تاریخ وفات ہمایون بادشاہ

زبام قصر خود افتاد ناگاہ	وزان عمر عزیزش رفت برباد

سے تاریخ او کاہی رقم زد	ہمایون بادشاہ از بام افتاد

یہ بادشاہ بہت شجاع اور بیدل عزیز فاضل بدقسمت تھا جسکی بیشتر عمر اسکی گذری ہین کسی پریشانیوں میں گذرین اور اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ رحم دل بہت تھا چنانچہ تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ اگر یہ بادشاہ سنگدل ہوتا تو نہایت بڑا بادشاہ اپنے وقت کا ہوتا اگر اس خاندان میں یہ قاعدہ قرار پاتا کہ سوای بڑے بیٹے کے اور کوئی بیٹا وارث سلطنت نہو تو کبھی ایسی فسادین نہ ہوتین جو دست بدست ہوئین

محمد جلال الدین اکبر ابن ہمایون بادشاہ

ہمایون بادشاہ کی وفات کے بعد ہندوستان کو تخت نے ایسے شہنشاہ کے جلوس سے زینت پائی جسکا ثانی اس ملک میں تو کیا کسی مملکت میں نہوا ہوگا یہ بادشاہ جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون بادشاہ تھا جسکے نیر اقبال کے روبرو کسی بد اندیش اور مفسد کا چراغ نہ جلا اور باوجودیکہ اپنے باپ کی وفات کے وقت تیرہ برس سے زیادہ عمر کا نہ تھا لیکن کسیکا حوصلہ نہ پڑا کہ اوسکی تخت نشینی کا مانع ہوتا ہنگام طفولیت میں چچا سے بجائے تربیت اوستادوں کے اوسنے بڑی بڑی مصیبتین پیر فلک کے ہاتھ سے کھینچی تھین اور بہت سی تکلیفین اپنے باپ کے دشمنوں سے اوٹھائی تھین باوجود اسکے اپنے ذہن رسا کی جودت اور عقل خداداد کی رسائی سے چند روز میں معاملات سیاست اچھی ملک داری کو

رموز کو خوب سمجھتے اور سرد و گرم کے نیک و بد کو اچھی طرح پہچانتے انکا طبائع کی خوبی
سے بیرام خان اتالیق بھی ویسا ہی ملا جو ہمہ تن اوسکی خیرخواہی کا دم بھرتا تھا
اور سوا ایک بات کے کہ گستاخی اور بیباکی اوسکے مزاج مین تھی اور سب طرح سے
اپنے مالک کی وفاداری اور ترقی دولت مین ثابت قدم تھا اکبر بادشاہ کے جلوس
کو تھوڑے دن کے بعد ہیمون بقال جو اصل کا رذیل تھا مگر حوصلہ عالی رکھتا تھا
بر سر بغاوت ہوا اور فوج کثیر جمع کر کے مغلون سے دو لڑائیون مین فتحیاب ہوا
یہانتک کہ اکبر کو ستلج پار تک ہٹا لے گیا جس طرح اوسنے ابتدا مین اپنی ترقی جاہ و
حشمت کیواسطے سعی کی تھی اگر اوسی طرح اپنے ارادے پر قائم رہتا تو شبہ نہ تھا کہ
خاندان تیموریہ کا نام و نشان ہندوستان مین باقی نرکھتا مگر چونکہ تھوڑے
پانی کا بلا تھا اسلیے جلد پھوٹ گیا اور دہلی مین قیام کر کے شان و شوکت کی نمود
مین مصروف ہوا اس عرصے مین مغلون نے لاہور مین جمعیت بہم پہنچا کے دہلی کا
پھر قصد کیا اور پانی پت مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا ہیمون نا ہموت
کی فوج نے شکست کھائی اور وہ خود گرفتار ہو کر بادشاہ کے روبرو حاضر
کیا گیا اوسوقت بیرام خان مشیر تدبیر سلطنت نے عرض کی کہ جہان پناہ
اس کافر کو اپنے ہاتھ سے قتل کیجئے اگرچہ دل بادشاہ کا نہ چاہتا تھا کہ اوسکے
خون سے اپنے ہاتھ کو آلودہ کیجئے لیکن بیرام خان کی خاطر سے شمشیر برہنہ ہاتھ [illegible]
لیکے ہیمون کو سر سے چھوا دی بیرام خان نے اسیوقت ایسا ہاتھ مارا کہ [illegible]

تن سے جدا ہوگیا اسوقت تک بہرام خان بادشاہ کا خیرخواہ رہا لیکن اوسکے بعد
اپنی خدمتوں پر مغرور ہوکر منت اور احسان رکھنے لگا اور نخوت کرنے لگا اکبر نے
بھی اپنی قوت کو جانچکر اوس سے ایسی بے اعتنائی کی کہ بہرام خان علانیہ باغی
ہوگیا مگر شکست کھا کر اس نوبت کو پہنچا کہ پیغام بھیجا بادشاہ سے ملتجی ہوکر حاضر
ہوا اکبر کے دل پر اوسکی طرف سے میل نہ آیا تھا اوسکی تقصیر کو معاف کیا اکبر بادشاہ کے
جلوس کے لینے کو واسطے بھیجا بہرام خان نے آستانہ دولت پر قدم رکھتے ہی دستار
گردن میں ڈالی و نالان و گریان چشم گریان اپنی پیشانی زیر پائے پایۂ سریر خلافت
سرنگون کیا اکبر نے خیرخواہ قدیمی جھکر دونوں ہاتھوں سے اوسکے سر کو اوٹھا لیا
اور درجہ اعلیٰ پر سب امیروں سے اوپر بٹھا کے خلعت بخشا پھر خاص عنایت کیا
زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر بہرام خان کو کار سپہ گری پسند ہو تو حکومت
کالپی اور چندیری کی اوسکے واسطے موجود ہے اور جو حضور میں رہنا پسند خاطر ہو
تو بھی عاطفت اور مکرمت شہنشاہی بدستور قدیم ہے کم نہوگا ساتھ اوس
خیرخواہ دیرینہ کی نسبت مرعی اور ملحوظ ہوگی اور اگر طبیعت اوسکی عبادت اور
اپنے معبود کی بندگی کو چاہے تو مکہ کے حج کو روانہ ہو فوج شاہی اوسکی
عزت اور منزلت کے موافق وہان تک پہونچانے کے واسطے ساتھ کردیجائیگی
بہرام خان نے جواب دیا کہ بندہ جب ایک مرتبہ قصوروار ٹھہرا اب کس منھ سے
حضور میں رہیگی کیسا حضور سے اوسکے قصور معاف ہوئے اسی کو دولت

اور سعادت دارین سمجھتا ہی اور یہی بہتر بن انعام خدمات سابقہ کا اپنی حق مین جانتا ہی اوسکی تمنا دلی اب یہی ہی کہ فکر عاقبت مین مصروف ہو اور حضرت سلطان سی اجازت حج کی ملی بادشاہ اس امر مین متعرض نہوا اور بیرم خان نے بہت خیمہ و خرگاہ لیکر مکہ کا عزم کیا لیکن راہ مین کسی شخص کے ہاتھ سے جسکے باپ کو اوسنے ایک لڑائی مین مارا تھا مقتول ہوا *

اکبر نے بڑی عدل و داد کے ساتھ بادشاہت کی اور باوجود متواتر لڑائیون کی بہت سا وقت انتظام ملک اور بند و بست امور مالی مین صرف کیا سائر مقدمات جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولون کی واسطی ضابطی معین ٹھہرائی اوس نے اپنی آئین اور قانون جاری کیے کہ اونکا بیان اس مختصر مین گنجائش نہین رکھتا ابوالفضل کے اکبر نامہ کی چند سطرون کا مضمون جو یہان لکھا جاتا ہی اوسکی اوضاع اور اوصاف کی کیفیت مین کافی ہی ہمیشہ ہمت اس بادشاہ کی اسی پر مصروف رہی کہ سب آدمیون کے دلون کو ہاتھ مین لاوی اور باوجود بیشمار شغلون اور بیحساب فکرون کی جو شہنشاہ عادل اور رعیت نواز کو ضرور ہین اوسکی دل پہ کبھی اضطراب نہین ہوتا بلکہ جب کچھو نا شائستہ نظر آتا ہی کبھی مرضی الٰہی سی قدم باہر نہین رکھتا اور جیسکہ تشنۂ علم و فضل ہی عالمون اور فاضلون کی صحبت سی استفادہ کرتا ہی اور اپنی فہم رسا اور انتظام شایستہ پر نازان نہین ہوتا ہر ایک بات غور سی سنتا ہی اس خیال سی کہ دیکھیے کسکے منہ سے

کیا بات سن نہین آوے اور کس امر کی ہدایت اور عقدہ کشائی ہو باوجود قدر
قدرت اور شوکت کے کبھی غصہ اوسکے دل پر نہین آتا بلکہ ہمیشہ خیالات نیک
اوسکے دل مین رہتی ہین کسی ملت اور مذہب کی تحقیر و تضحیک کا کلمہ اوسکے
منہ سے نہین نکلتا اور امور واجب مین کبھی تکاسل و تغافل اوس سے
ظہور مین نہین آتا یہ بادشاہ ہر بات پر سجدہ شکر کا درگاہ ایزدی مین بجا لاتا ہے
اور ہمیشہ نگران اپنی حال اور افعال کا رہتا ہی خصوص صبح و شام اور نصف روز
اور نصف شب دلکو تمام امور دنیوی سی ہٹا کر طرف معبود کے رجوع کرتا ہے
گنہگارون کی تقصیرین معاف کرتا ہی رعایا کی رفاہ اور آسودگی پر نظر
رکھتا ہی خواہش نفسانی کا طالب نہین ہوتا اور شب و روز مین فقط
ایک مرتبہ طعام تناول فرماتا ہی اور خواب بہت کم کرتا ہی باقی تمام وقت
امور ضروری کی انصرام مین صرف کرتا ہی شام کو تھوڑی دیر آرام کی بعد کام
مین مصروف ہوتا ہی بعد اوسکی خلوت مین مجلس حکما اور فضلا کی جمع کرکی
دانائی اور عقلمندی کی باتین سنتا ہی علمون کی رموز اور دقیقونکو اپنی
عقل باریک بین سی دریافت کرتا ہی اور نئی آئین ایجاد فرماتا ہی اسلاف
کی غلطیون کو اصلاح دیتا ہی اور اخلاف کی واسطی ضوابط صحیح اور درست
مقرر کرتا ہی اوسکی مجلس مین فاضل تاریخ دان بھی حاضر رہتی ہین اور روایات
پیشین کو جیسی کہ راست بیان کرتے ہین بعد ازان بادشاہ کچہری کی برخاست تک

عرضیان حکام اور عمال کی سنتا ہی اور ہر ایک پر حکم مناسب چڑھاتا ہے
قبل طلوع آفتاب کی اہالی موالی جمع ہوتی ہین اور دن نکلتے ہی جلوہ شاہی
سی بہرہ یاب ہوکر کورنش بجا لاتی ہین بعد اوسکی بہت سی امور متفرق انصرام
پاتی ہین اور اسوقت پادشاہ بیدار دل تھوڑی دیر تک خواب استراحت فرماتا ہے
اس پادشاہ نی لڑائیان بھی بہت لڑین کبھی کوئی صوبہ دار بہر مقابلہ آیا
کبھی کسی ہندو راجہ سی جنگ ہوئی کبھی اون محمدی پادشاہون سی جنکی
مملکت کی ہین اوسکی سلطنت سی متصل تھین بہت بڑا مختصر یہ ہی کہ مالوہ
دو دفعہ اوس کی ہاتھ سے نکل گیا اور دونون مرتبہ مفتوح ہوا اسی طرح صوبہ گجرات
بھی بڑی لڑائی سی ہاتھ آیا کابل مین اوسکی بھائی نی سرکشی کی اور آخر مغلوب
ہوکر عفو جرائم سی جابر ہوا صوبہ بنگالہ مین کئی دفعہ سرکشی ہوئی اور خطہ
بی نظیر کشمیر کہ اسوقت تک کسی سی مفتوح نہوا تھا اس پادشاہ نی خود عزیمت
کی اور دکن کی مہم پر اپنی بیٹی کو بھیجا القصہ جہان اوسکی لشکر کا نشان جاتا تھا
فتح و نصرت پیشوا ہوتی تھی خاندیس بھی اوسنی فتح کیا برار کا صوبہ صلح سی
ہاتھ آیا احمد آباد بھی بڑی لڑائی کی بعد مفتوح ہوا اس پادشاہ کی یہ سب سی
پچھلی مہم تھی جسوقت کہ وہان سی آگری کیطرف مراجعت کی آیا اکاون برس
کی سلطنت کی بعد سنہ ۱۰۱۴ھ مین درمیان اکبر آباد کی اس عالم فانی سی مسافر عالم
باقی کا ہوا اوسی جگہ اوسکی قبر درمیان سکندرہ کی ہے اور تمام عمدہ صفات اوس

اور حسن انتظام امور ملکی و مالی مین نیکنام رہا اوسکی تاریخ وفات یہ ہے

تاریخ وفات اکبر پادشاہ

فوت اکبر شد از قضائے اللہ	گشت تاریخ فوت اکبر شاہ

اس بادشاہ کی مذہب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ شناس تھا اور بعضے کہتے ہین کہ ہنود کے مذہب پر اوسکو بڑا اعتقاد تھا مگر اصل حال یہ ہے کہ وہ کسی اور مذہب کا معتقد نہ تھا ہان اوسکو ہر ایک مذہب کی کتاب سننے اور اعتقادی باتین ہر ایک مذہب کی دریافت ہونے کا شوق بہت تھا چنانچہ اسی واسطے پرتگیز کی پادشاہ کو نامہ لکھکر تین بار پادری لوگ تحقیق مذہب عیسوی کی واسطے بلوائے اور انجیل سنی اور مباحثہ اون مین اور مسلمانون کی عالمون مین ہوا چونکہ اکبر کسی مذہب کی تعصب نرکھتا تھا اسی واسطے اتنے دنون تک اوسکی سلطنت قائم رہی اور سب لوگ ہنود اور مسلمان وغیرہ اوسکی مداح ہین ؂

شاہزادہ سلیم ابو المظفر نور الدین عرف جہانگیر پادشاہ

شہنشاہ اکبر کی وفات کی بعد اوسکا اکلوتا بیٹا شاہزادہ سلیم سنہ ۱۶۰۵ء مطابق سنہ ۱۰۱۴ ہجری کے تخت ہندوستان پر قلعہ اکبرآباد مین جلوس فرما ہوا اور

اوسنے

جہانگیر خطاب اختیار کیا اگرچہ لوگون نے خسرو ابن جہانگیر سے سازش کرکے
چاہا کہ جہانگیر کے اس بیٹے کو تخت پر بٹھلا دین مگر پیشرفت نگئی اور جہانگیر نے بسبب
مہربانی کی اس دفعہ جرم اپنے بیٹے خسرو کا معاف کیا پر خسرو نے پھر بغاوت
کی تب پادشاہ نے اوسکی فوج کو شکست دیکر اوسکو اپنے حضور مین بلوا کے
یہ حال پوچھا تو اوسنے اپنے اس جرم کا اقرار کیا مگر اپنے ساتھ کے سرکشونکا نام
ہرگز زبان پر نہ لایا آخرکار تمام عمر اوسکی قید کا حکم ہوا اور اوسکی حمایت
کرنے والون کو تلاش کرکے ایک ایک کو بہت تکلیف دیکر اونکی سانس
جان سے مارا اوس کی بعد یہ پادشاہزادہ قید سے رہا ہوا اور اوسکو اوسکے
حقیقی بھائی شاہجہان نے اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالا۔ جہانگیر کی تاریخ مین
اوسکا عاشق ہونا ایک امیر کبیر کی منکوحہ پر اور پھر اوسکو اپنے قابو مین لانا
بعد قتل کرنے اوسکے شوہر کے سبب بڑا ماجرا اور گناہ تصور کیا گیا ہے اسکا
یہ قصہ ہے کہ ایک شخص مسمیٰ خواجہ ایاز کسی عالی خاندان کا بگڑا ہوا قوم
تاتار سے تھا جب محتاج نان شبینہ ہوا تو اوسنے مع اپنی بیوی کے ہندوستان کا
سفر اختیار کیا اون ایام مین اوسکی عورت حمل سے تھی جسوقت یہ دونون
اوس دشت سے گذرتے تھے جو ہندوستان اور تاتار کی راہ مین واقع ہے
راستے مین ایک لڑکی پیدا ہوئی خواجہ ایاز اوسکا باپ نان افلاس مین
مبتلا تھے یہ سوچکر کہ اس لڑکی کی پرورش کیونکر کرینگے اور کہان اسکو

لیکن پھر مین گئی اور یہ بھی خیال کرکے کہ یہ لڑکی بڑی منحوس ہے جو ایسی
مفلسی مین پیدا ہوئی ہی اوسکو اوسی جگہہ جنگل مین چھوڑ کر قدم آگے
بڑھایا پر پیٹ کی آنچ بڑی ہوتی ہی محبت جوش کر آئی دو دو قدم پیچھے
مڑ مڑ کر دیکھتے تھے آخر کو مان کا قدم آگے نہ اوٹھا ایک جا شل ہو کے
کھڑی ہو کر زار زار رونے لگی اور روتے روتے وہین ریگستان کے
میدان مین گر پڑی اور مثل ماہی بے آب اوس بچی کو یاد کرکے تڑپنے لگی
مگر اتنی طاقت اوسمین نتھی جو پھر کر جاوے اور اوس بچی کو اوٹھا لاوے
خواجہ ایاز کا دل بھی یہ حالت دیکھکر اومنڈ آیا کہنے لگا کہ صبر کر مین جاتا
ہون اور بیٹی کو تمھارے پاس لے آتا ہون خیر جو قسمت مین لکھا ہی سو ہوگا
غرض اونھین پاؤن پیچھے پھرا جب وہان پونہچا جس جگہہ اوسکو چھوڑا تھا
کیا دیکھتا ہی کہ ایک کالا سانپ اوس لڑکی سی لپٹا ہوا ہی یہ بے اختیار
محبت کی جوش مین آگے بڑھا اور شور کیا وہ سانپ فوراً الگ ہو کر
ایک درخت کے کھوہ مین چلا گیا ایاز نے بچی کو صحیح وسلامت پایا
خدا کا شکر کیا جھپٹ کر گود مین اوٹھا لیا اور گلے لگا کر منہ چومتا ہوا
اوسکی مان کی پاس لایا تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک قافلہ مسافرونکا
ملا اونھون نے ان دونون کو بے سروسامان دیکھکر بطور خیرات کی کچھ خرچ
جمع کر دیا زن وشوہر خدا کا شکر بجا لائے قطع منازل کرتے ہوئے لاہور تک

پونہچے ایاز مرد زیرک اور صاحب سلیقہ اور عاقبت اندیش تھا جلد تر نوکر ہو گیا
رفتہ رفتہ چند روز مین ایسا بڑھا کہ اکبر پادشاہ کی عدالت مین میر بخشی کے
عہدے پر ممتاز ہوا اوسنے اس اپنی بیٹی نورجہان بیگم کی تعلیم مین بہت
کوشش کی چنانچہ وہ پڑھ لکھکر قابل ہوئی اوسکا حسن اور علم اور عادات
دیکھکر شاہزادہ سلیم کے ہوش باختہ ہو گئے مگر چونکہ اوس لڑکی کی
نسبت شیر افگن خان ترکمان سے ہو چکی تھی اسواسطے اکبر پادشاہ نے
شاہزادہ سلیم کی خاطر سے اوس نسبت کا چھڑانا بعید انصاف سمجھ کر اوس امر مین
دخل دینا مناسب نجانا یہانتک کہ نورجہان کا نکاح شیر افگن خان سے
ہو گیا شہزادہ سلیم منہ دیکھتا رہ گیا لیکن جبکہ جہانگیر تخت سلطنت پر
بیٹھا تو اپنے مقصد کے حاصل کرنے کی فکر مین پڑا کئی دفعہ شیر افگن خان کے
مار ڈالنے کی تجویز کی مگر وہ بھی ایسا شجاع اور بہادر تھا کہ پادشاہ کو
بھلا اوسے مروا ڈالنے کا حوصلہ نہ پڑا ایکدفعہ پادشاہ نے شیر کا مقابلہ شیر افگن خان
سے کروایا اور ایکدفعہ ایک مست ہاتھی اوسکے سامنے چھوڑ دیا شیر افگن خان
اپنی قوت بازو سے جو انسان کی طاقت سے باہر تھی اون دونون بلاؤن سے
سلامت رہا آخرکار جہانگیر نے ایک امیر کو جسکا نام قطب تھا صوبہ بنگالہ کا
اس شرط پر کیا کہ وہ شیر افگن خان کو کسی لڑائی مین قتل کر ڈالے اسپر بھی
چالیس قاتل جو اس صوبہدار نے شیر افگن خان کو قتل کرنے کو روانہ کیے تھے

اوسنے مارکر بھگا دیے آخر کو صوبہ بنگالہ فوج لیکر اوسپر چڑھا اس وقت بھی
شیر افگن خان نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا جو ایک ہاتھی پر سوار تھا مع
چند اور بہادروں کے اپنے ہاتھ سے مارا پر جس وقت چار طرف سے تیروں کی بوچھاڑ
اوسپر ہونے لگی تب لاچار ہوکر مارا گیا ؛

نورجہان جسکے دل میں پادشاہ کی بیوی بننے کا شوق تھا اور حکومت
کی تشنہ تھی چھٹے سن جلوسی جہانگیر میں اپنے خاوند کے مرنے پر پادشاہی محل میں
داخل ہوئی مگر پادشاہ کو اوسکے خاوند کو مروا ڈالنے کی ایسی ندامت تھی
کہ چار برس تک اوس عورت کی خبر کبھی نہ پوچھی جب چار برس کے بعد دفعتاً ایک روز
پادشاہ کی نظر نورجہان پر پڑی تو فوراً اوسکا عشق جوش کر آیا اور محبت
پیدا ہوئی ایاز یعنی نورجہان کا باپ وزیر اعظم ہوا اور اوسکے دونوں بھائی
بڑی بڑی عہدوں پر سرفراز کیے گئے اور انکو سلطنت میں اختیار کلی
اونھیں دیا گیا مگر جبتک کہ ایاز جیتا رہا تب تک اوسکی نیک ذاتی سے
کسی کو اپنی حق تلفی کی شکایت نہوئی بلکہ اوسکی وزارت میں ہر یک اپنی
حق کو پہونچتی تھی مگر ایاز کی وفات کے بعد بہت فتنے برپا ہوئے جنکا تدارک
بڑی دشواری سے ہوا چنانچہ شاہزادہ خرم معروف شاہجہان نے باغی ہوکر
پہلے اپنے بھائی خسرو کو قتل کیا پھر صوبہ دکن میں باپ پر لشکر کشی کی
اور شکست کھائی اور خود گرفتاری سے بچ کر کئی برس تک آوارہ پریشان پھرا کیا

نورمحل یا نورجہان اپنے باپ کے مرتے ہی سلطنت مین خلل رسانی لگی کرنے فرمانون پر نورجہان کے حکم ہوتے تھے آپ دربار کرتی تھی بادشاہ مشغول دیوانون کی اوسکی صورت پر عاشق و محو رہتا تھا جو فرمان کہ جناب نورجہان بیگم کے لکھے جاتے تھے اونپر یہ طغرا لکھا جاتا تھا حکم علیہ عالیہ مہد علیا نورجہان بادشاہ اور اوسکی مہر پر یہ شعر تھا شعر

نورجہان گشت بحکم الہ ۔۔۔ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ

اگرچہ خطبہ بیگم کے نام کا نہین پڑھا جاتا تھا مگر روپیہ اشرفی کو سکہ نورجہان کا بیشمار ضرب ہونا شروع ہو گیا تھا شعر

بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ۔۔۔ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر

اور جہانگیر کا سکہ ہر ایک شہر مین مختلف تھا چنانچہ اکبر نگر مین سنہ ہجری مین یہ سکہ رائج کیا شعر

ہمی زر را ساخت نورانی بہ رنگ مہر و ماہ ۔۔۔ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور جب بعد وفات اکبر بادشاہ کے آگرہ مین تخت پہ بیٹھا تو یہ سکہ جاری ہوا شعر

سکہ زد با آگرہ شاہی بہ صد مہر و ماہ ۔۔۔ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

ایضاً

سکہ زد در شہر آگرہ خسرو گیتی پناہ ۔۔۔ شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور شہر لاہور مین درمیان سنہ ہجری کے یہ سکہ مضروب ہوا شعر

بنام شاہ جہانگیر سکہ لاہور	بدہر باد روان تا فلک بود دور

احمد آباد مین یہ سکہ ۱۰۱۸ ہجری مین طبع ہوا شعر

شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	سکہ زد در احمد آباد از عنایات اللہ

اور شہر برہان پور مین یہ سکہ اجرا کیا شعر

شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ	سکہ زد در شہر برہان پور شاہ دین پناہ

یہ سب روپیے جہانگیر کے سکہ کے مولف نے بچشم خود دیکھے ہین اور ایک روپیہ پر جو برہانپور کا سکہ ہے اس طور پر لکھا ہوا دیکھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ برہانپور

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی ضرب

شاہجہان جسوقت باغی ہوکر بادشاہ سے مخالف ہوکر لڑا تھا تو مہابت خان کی جوانمردی بہت کام آئی تھی اور اس لیے جہانگیر نے اوسکو اپنی عنایت سے سرفراز کیا تھا مگر نورجہان بیگم جو کسی کو نہ دیکھ سکتی تھی اور بادشاہ کے مزاج پر بالکل قابض تھی اوسنے مہابت خان جیسے خیرخواہونکو جدا کروادیا شاہجہان نے جو بغاوت کی تھی اوسکی وجہ صرف یہی تھی کہ وہ بڑا بیٹا تھا اور سلطنت کا مستحق تھا اور نورجہان بدل چاہتی تھی کہ کسی طرح میرزا شہریار جو اوسکے شکم سے تھا تخت پر بیٹھے مگر شاہجہان تمام بیٹون سے زیادہ لیاقت رکھتا تھا اور فتوحات دکن کی جو اوسنے کی تھین اونکے سبب سے اوسکی شہرت ہوگئی تھی

اور بڑا نام ہو گیا تھا اور بڑی قدرت اور قوت اوسکو حاصل ہو گئی تھی تخت کی
لالچ مین اس شاہزادہ شاہجہان نی اپنی بڑی بھائی خسرو کو جو ابتدای سلطنت
جہانگیر مین خلل انداز ہوا تھا اور اب بعد مدت کی اوسنی رہائی پائی تھی
اور بادشاہ کو اوسکی غرور و برخواست منظور تھی قتل کیا چنانچہ خسرو کی پیاری
بیوی ایک روز صبح کو جو اوسکے خیمے مین گئی تو کیا دیکھتی ہی کہ وہ خون مین
لوٹ رہا ہی اس عورت نے بڑی زور و شور سے واویلا کی تمام لشکر مین اوسکی
آواز سنکر دھوم پڑ گئی کہ کیا ہوا شاہجہان اوس جگہہ گیا اور بظاہر ایسا
غمگین الم اوسکی شکل تھا کیونکہ راجپوت لوگ مقابلہ پر سپہ گر باپ اور تمام آدمیونکو
ثابت ہو گیا کہ شاہجہان سے اوسکا ایسا اتفاق
جہانگیر کا اس نازک وقت مین صرف مہابت خان اوسکا سپہ سالار بڑا مددگار تھا
اس سردار نے اوسکو نہایت استقلال سے سلطنت پر قائم رکھا اور بسبب شجاعت
کی پادشاہ کا طرفدار ہو کر شاہجہان کو بارہا شکستین دین بلکہ جسوقت شاہجہان
فوج کی فراہم کرنے کے واسطے گجرات یا بنگالہ کو گیا تو اس بہادر آدمی نے
شاہزادہ مذکور کا ایسا تعاقب کیا کہ اوسکو ذرا فرصت نہ دی الغرض اس
پادشاہزادی کو مہابت خان ہی نے پست ہمت کر دیا تھا مگر جب بتوقع انعام
اور مرحمت سلطانی کی مہابت خان دار الخلافہ مین آیا نور جہان نے جو
پادشاہ کے حق مین بدی کا فرشتہ تھی مزاج جہانگیر کا مہابت خان سے برگشتہ کر دیا

اور یہ سمجھا دیا تھا کہ مہابت خان شاہجہان سے مل گیا ہے اور حضور والا کو تخت سے
اتارنے کا ارادہ رکھتا ہے جب یہ حال مہابت خان کو معلوم ہوا اپنی جان
بچانے کو اپنے قلعہ رنتھمبور کو مراجعت کر کے چلا گیا بادشاہ کی دربار سے
خفگی کے فرمان صادر ہونے لگے آخر کو وہ قلعہ مستحکم کہ جسکی حکومت پر
مہابت خان متعین تھا نورجہان بیگم کے کسی آدمی کو سونپا گیا اور مہابت خان
کی نام حکم پہنچا کہ جلد اپنی تئیں حضور سلطانی میں حاضر کرے اگرچہ مافی الضمیر
بادشاہ کا اس حکم سے ظاہر نہ تھا لیکن مہابت خان اپنی بیگناہی کی بھروسہ پر
بے اندیشہ حضور [illegible] لا اله الا الله محمد رسول الله [illegible] راجپوت [illegible]
ہمراہ تھے اور بادشاہی لشکر کابل کو جاتا تھا جب [illegible]
ہوا کہ فوج شاہی جہلم دریا سے اتر گئی اور نورجہان بیگم ہمراہ اپنے بھائی
آصف خان کے جو وزیر اعظم تھا دریا پار چلی گئی ہے صرف بادشاہ مع چند
امیروں کے خیمہ میں رہ گئے اوسوقت مہابت خان نے یہ دلیری کی کہ
راجپوتوں کو لیکر آگے بڑھا اور پل کا بندوبست کر کے تھوڑے سے
سواروں کو لیکر بادشاہ کے خیمہ میں گھس گیا اور اسنے کچھ نہ تھا کہ بادشاہ دشمن کے
قبضہ میں [illegible] مہابت خان نے [illegible]
بادشاہ کو نہانے کے خیمے میں پایا بادشاہ نے مہابت خان کو دیکھتے ہی کہا
کہ مہابت خان تمہارا کیا ارادہ ہے اوسنے جواب دیا کہ دشمنوں کی سازش سے

جو بندی کی خون کی پیاسی ہین حضور کی حمایت مین آیا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ یہ
فوج سلح تمہارے ساتھ کسواسطے ہی اوسنے جواب دیا کہ میری جان کی حفاظت
اور کینہ کا بدلا چاہتی ہی جہانگیر نی کہا کہ مجکو تیری جان مارنیکا خیال ہرگز
نہین تھا اور کلمات نوازش آمیز فرمانے لگے مہابت خان نی بادشاہ کو راجپوتونکی
پہرہ مین سپرد کردیا نورجہان بیگم نی چولا بدلا اور گئی تھی جسوقت یہ خبر پہنچی کیسی غصہ
ہوئی اور کیسی گھبرا گئی کہ بیان کرنا اوسکا بیفائدہ ہی غرضکہ بعد مشورے کے
یہ صلاح ٹھہری کہ مہابت خان پہ بادشاہ کی رہائی کے واسطے حملہ کرنا چاہیے اور اگرچہ
دریا سے اوترنا مشکل تھا کیونکہ راجپوت لوگ مقابلہ پر تھے پھر بھی نورجہان نے
فوج کا دل بڑھانے کے واسطے سب سے اول ہاتھی دریا مین ڈالدیا اور چار
ترکش تیرون کی خالی کیے اس بیگم کے چار فیلبان بھی مارے گئے اوسکی بیٹی کے
بھی بازو پہ زخم لگا جبکہ فوج شاہی کنارے پر آگئی راجپوتون نے پے در پے
حملے کرکے اونکو شکست دی پھر فوج کثیر بسرکردگی بہادر امیرون کے اوسطرف
سے آگئی اور مہابت خان کی پچھلی فوج پہ حملہ کیا یہ فوج اگرچہ قریب بادشاہ کے
خیمے کی پہونچ گئی تھی اور تیرباران ہورہا تھا مگر صرف بادشاہ نے ڈھالین ڈالدی
تھین اسلیے وہ بچ رہا تھا آخرکار مہابت خان نے فتح پائی نورجہان لاہور
کی طرف بھاگ گئی مگر بادشاہ نے اوسکو خط لکھکر لشکر مین بلوایا مہابت خان
نے نورجہان کو قتل کرنیکا ارادہ کیا اور بادشاہ سے بھی جبراً اوسکے قتل کا

دستخط کرکے پاس عقلمند بیگم نے یہ کہا کہ اب تو مین ماری جاؤنگی مجھکو میرے
مالک حضرت ظل الہی سے ملنے دو مہابتخان نے اجازت دی مگر اس شرط پر کہ میرے روبرو
ملاقات ہووے چنانچہ پادشاہ کے خیمے مین وہ داخل ہوئی اور اپنے خاوند کے
روبرو خاموش کھڑی رہی جہانگیر بھی اوسکے حسن اور خوبصورتی اور غم کو دیکھکر
رونے لگا اور لاچار ہوکر مہابت خان سے منتین کر کر اپنی بیوی کی جان بخشی
کروائی غرضکہ مہابتخان نے اوسکی جان بخشی کی بعد ازان مہابتخان
پادشاہ کو کابل مین لے گیا اور نہایت ادب سے پیش آیا اور تمام جاہ و حشمت شاہی
قائم رکھا آخرکار بعد عفو کرانے قصور کے اپنا اختیار سب چھوڑ دیا پادشاہ کا
شغل سابق اختیار ہوگیا پر اوسنے ایسی حرکت نہ کی تھی جو چین سے بیٹھنا اوسکو
نصیب ہوتا پادشاہ جہانگیر کا مزاج تو البتہ ایسا تھا کہ وہ اوسکے جرم کو معاف
کردیتا اگرچہ دل مین رنج رہتا لیکن نورجہان کے دل مین جو بغض تھا وہ بغیر مقتول
ہونے مہابتخان کے ہرگز رفع نہیں ہوسکتا تھا تب مہابت خان بھاگا
نورجہان نے فورا اوسکا مال ضبط کیا اور یہ اشتہار دیا کہ جو کوئی شخص مہابتخان کا
سر کاٹ کر لاویگا بڑا انعام سرکار سے پاویگا تمام ضلاع مین اوسکی تلاش
ہوئی آصف خان وزیر اعظم جو بھائی خود پادشاہ تھا اپنی بہن نورجہان کے
ظلم اور ان حرکات ناشائستہ سے جو وہ پادشاہ کو بہکا کر کروالی تھی بہت
ناراض تھا پر لاچار تھا ایک روز شام کے وقت جب اندھیرا ہوگیا آصف خان کی

اوسکی نوکروں نے اطلاع دی کہ ایک غریب آدمی کچھ عرض کرنا چاہتا ہی اوسکی دل مین رحم آیا
سامنے بلوایا جب اوسنے دیکھا کہ وہی شخص مہابتخان ہی جو ابھی مالک تمام
ہندوستان کا تھا اوسکو خلوت مین لے گیا اور آصف خان نے خود اپنی بیجا
ظلم اور جہانگیر کی بیوقوفی کا اقرار کیا تب مہابتخان نے یہ صلاح بتلائی
سب سے بہتر تدبیر انتظام ملک کی واسطے یہ ہی کہ شاہجہان تخت نشین کیا جاوے
آصف خان نے تامل کی بعد اس امر کو پسند کیا اور اوسی وقت سے خط کتابت
شاہجہان سے شروع ہوئی لیکن چند موانع کی باعث سے اس تجویز کا اظہار
نہوسکا اسی عرصہ مین بادشاہ کو دمہ کی بیماری بسبب اقامت ملک کشمیر کے
بہت بڑھ گئی اور نوین تاریخ ماہ نومبر سنہ ۱۶۲۷ع کو مطابق سنہ ۳۶ ہجری کے
انتقال کیا اوسکی تاریخ وفات یہ ہی؛

تاریخ وفات جہانگیر بادشاہ

شہنشاہ جہان شاہ جہانگیر — کہ دست عدل وی بر آسمان رفت
چو نورالدین محمد بود نامش — ازان از رفتنش نورجہان رفت
ازین ماتم سرا چون رخت بربست — جہان غمگین شدہ او ازجہان رفت

چو تاریخ وفاتش جست کشفی
خرد گفتا جہانگیر ازجہان رفت

شہر لاہور مین شاہدرہ مین مدفون ہوا اسی بادشاہ کی وقت مین سر طامس رو
سفیر جیمس اول شاہ انگلنڈ دربار شاہی مین حاضر ہوا اور اوسکو سورت مین کوٹھی
بنانی کی اجازت ملی تھی یہ بادشاہ نیک مزاج اور رحم دل تھا مگر ایسا متلون المزاج
تھا کہ اوس سے انتظام ایسی بڑی سلطنت کا ہو نہو سکتا تھا سر طامس رو صاحب
لکھتا ہی کہ اگر یہ بادشاہ بد مزاج ہوتا تو بہتر ہوتا بہ نسبت اور لوگون کے حد و نیہ
اور دوست فقیرون سے بہت خوش تھا اور باونسے صحبت گرم رکھتا تھا ۔

شاہجہان بادشاہ

جہانگیر ابن اکبر کو دو لڑکے تھے شاہجہان اور شہریار اوسکی وفات کے بعد باقی
اگرچہ بر وقت وفات کے جہانگیر نے یہ وصیت بسبب بہلانے نورجہان بیگم کے
کی تھی کہ شہریار جو نورجہان کی لڑکی سے منسوب تھا اور یہ لڑکی شیر افگن خان سے
تھی بعد اوسکے والی تخت و تاج ہو پر مہابت خان اور آصف خان وزیر
اعظم نے اگرچہ وہ بھی بھائی نورجہان بیگم کا تھا شہریار کو ذیحق نہ سمجھکر تدبیر
واسطے تخت نشینی شاہجہان کی کی اور شہریار قتل ہو چکنے شاہجہان سے کہ وہ
اون ایام مین دکھن مین تھا شکست کھا کر اسیر اور اندھا کیا جا چکا تھا
جبکہ شاہجہان تخت سلطنت پر بیٹھا تو اوس سے نہایت عمدہ تدبیرین
انتظام سلطنت کی نسبت وقوع مین آئین ۔

شہریار کو اور پھر اوسکی اولاد کو قتل کیا اور تیمور کی اولاد مین سب مردون کو
یہان تک کہ بچون کو بھی زندہ نہ رکھا سب کو چن چن کر
قتل کیا +

باوجود اس احتیاط کی رقیب سلطنت ایک اور شخص ظاہر ہوا یعنی ایک شخص مسمی بہ
لودھی جو اپنے تئین افغانی خاندان سے بتلاتا تھا جس وقت کہ شاہجہان دکن
مین ہر سر فساد تھا اس امیر کو پادشاہ جہانگیر نے اوسکے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا تھا
وہ جہانگیر کی وفات کی خبر سنکر شاہجہان کی تخت نشینی کا مانع ہوا شاہجہان
نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اگر تو متابعت کریگا تو تیرے حق مین اچھا ہوگا وہ
راضی ہوگیا اور اوسکو صوبہ مالوا عطا ہوا بعد ازان حسب الحکم شاہجہان کے
دارالخلافہ مین آیا اور دربار مین گیا وقعت سابقہ کو بدستور نپایا بلکہ اہلکاران
شاہی کو تدبیر گرفتاری مین پایا یہ دیکھکر اوسکے بیٹے عظمت خان نے دربار مین
تلوار کھینچ لی اور لودھی اپنے مکان کو جلد بھاگ آیا ایک سو آدمی اوسکی ہمراہ تھے
سب اوس مکان مین محصور ہوگئے مگر چونکہ دشمنون مین گھر گیا تھا اور موت کا
سامنا تھا اس لیے طرح طرح کی خدشے اوسکی خیال مین گذرتی تھے ۔ اسی عرصہ مین
گھر سے آواز رونے کی آئی لودھی فورًا اندر گیا دیکھا تو تمام عورتین خون مین
لوٹ رہی ہین معلوم ہوا کہ ان عورتون نے بپاس عزت اور ناموس کے
بدین خیال کہ مبادا دشمنون کی ہاتھ مین اسیر اور قید ہو جائین اپنے ہاتھ سے

اپنے اپنے شکم مین خنجر مار لیے لودھی یہ دیکھکر گویا دیوانہ ہوگیا — الغرض وہ دونون
بیٹون کو ہمراہ لیکر گھوڑے پر سوار ہوا اور نقارے بجواتا ہوا مکان سے نکلا اور
پکار کر کہتا جاتا تھا کہ ظالم بادشاہ کو ان نقارون سے اطلاع دیتا ہون کہ مین
جاتا ہون اور دوبارہ آنکر اوسکی جان پر مصیبت برپا کرونگا اگرچہ اوسکا
تعاقب فوراً کیا گیا پر وہ لشکر کو اپنے پاس نہ آنے دیتا تھا افسوس کہ دریاے چنبل جو کہ کم
برسات کے باعث سے طغیانی پر تھا اوسکا سد راہ ہوا مگر پھر بھی اوسنے بہادری
کی کہ فوج کے قریب آتے ہی گھوڑے دریا مین ڈالدیے اور اگرچہ عظمت خان اوسکا پیارا
بیٹا اور اوسکے ہمراہی مارے گئے مگر وہ پار ہوگیا اور دکھن مین جاکر اوسنے
علم سرکشی افراختہ کیا اور علاوہ جمع کرنے اپنے رفیقون کے حاکم گولکنڈہ اور
بیجاپور کو بھی بادشاہ سے باغی کردیا کیونکہ یہ لوگ شاہجہان سے آزردہ خاطر
بہت تھے — شاہجہان ایسا ڈر گیا کہ اوسکو بدون جنگ کرنے کے اور کچھ چارہ
نسوجھا اور چونکہ تمام فوج پر اوسکو بھروسا بہت تھا اسلیے علیحدہ علیحدہ
فوج بسر کردگی ارادت خان اور اور سردارون کے مختلف مقامون پر واسطے
تنبیہ مفسدون کے روانہ کی مگر فوج بادشاہی پر ہرگز غالب نہوئی سب نے شکست پائی
آخرکار شاہجہان نے آصف خان کو تمام فوج کا سپہ سالار مقرر کیا آصف خان کا نام
سنتے ہی دشمن پراگندہ ہوگئے پھر لودھی قسمت آزمائی کے ارادے سے لڑا تاہم آخرکو
شکست کھائی گولکنڈہ کا بادشاہ مطیع ہوگیا اور چونکہ لودھی کی طرفداری کی

بھی شرط ہو گئی تھی ایسی وہ اپنی ملک سے نکل گیا اور اگرچہ بادشاہ نے تمام سے
بند کر دیے تھے مگر وہ شجاعت سے اپنے رفیقوں کی مالوہ میں پہنچا۔ شاہجہان نے
فوراً عبداللہ کو مع دس ہزار سوار کے لودھی کی تعاقب کے واسطے متعین کیا لودھی
اس باعث سے کہ اوسکو اتفاق حملوں کا اثنای راہ میں پڑتا تھا بہت شکستہ حال
ہو گیا تھا جب اوسنے دیکھا کہ فوج کثیر قریب آ گئی ہے اور اوسکا بڑا بیٹا بھی مارا گیا
صرف تیس ۳۰ آدمی ساتھ رہ گئے ہیں اور سب بھی گھر گئی ہیں تب دشمن پر حملہ کیا ناگہان
ایک گولی اوسکی چھاتی میں ایسی لگی کہ جانبر نہوا اور ہمراہی بھی اوسکے ساتھ
اوسی کھیت میں کام آئے۔ مہابت خان سپہ سالار اور آصف خان وزیر اعظم
شاہجہان کے دربار میں پیش پیش تھے اور بادشاہ نے اون دونون کے مشورے پر بعضی دفعہ
ظلم اور ستم ہی سے نہیں دست کشی کی بلکہ اور بہت اچھے کام کیے چنانچہ راجہ بندیل کھنڈ
کی جان بخشی کی اور پھر اوسکو اوسی کی ملک پر بحال کر دیا اگرچہ بادشاہ مذہب
اسلام میں متعصب نتھا مگر ابتدا میں ہندؤن کی بیہودہ باتین دیکھکر اون سے
بہت برہم ہوا اور اونکو سخت ایذا دی جب دیکھا کہ ہندو لوگ اپنے بتون کی
پرستش اور واہیات رسومسے باز نہیں آتے لاچار ہو کر مسلمان اور ہندو
دونون کو یکسان سمجھنے لگا اور پھر سبکو اپنا ندی اسکے وقت میں ہند کی
سلطنت بہت درست ہو گئی تھی قندہار اور بلخ پر بھی اوسنے چڑھائی کی اگرچہ
بسبب انتظام شاہ عباس کی کامیاب نہوسکا مگر ملک دکن کے راجہ اور نواب کی

بنسبت سابق کی اوسکے زیادہ مطیع تھی ہندوستان مین شاہجہان بادشاہ نے
بڑی بڑی رونق اور مکانات بنائی چنانچہ دہلی نو کو شاہجہان آباد خطاب دیکر
اپنا مسکن مستقر کیا اور قلعہ سنگ سرخ کا ایسا تحفہ بنوایا کہ پادری ہیبر صاحب
فرماتے ہین کہ مین نے اپنی زندگی مین ایسا تحفہ قلعہ کہین نہین دیکھا۔ جامع مسجد
جو اس شہر مین بنوائی نہایت عالیشان ہی اوسکے برابر تمام ہندوستان مین
کہین کوئی مسجد نہین ہی روضہ تاج محل جو آگرہ مین اس بادشاہ نی اپنی پیاری بیوی
کی واسطے بنایا تھا تمام عمارتون سی عمدہ ہی یہ روضہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے
اور ایک سو نوی گز مربع مین بنا ہی بڑی قیمتی پتھر اوسمین لگے ہوئی ہین قطر گنبد کا
۳۲ گز ہی اور گرد اوسکے بڑا دلچسپ باغ بنا ہوا ہی اس روضہ کی تعمیر مین ۶۵
لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہی بیس (۲۰) برس تک شاہجہان کی سلطنت امن سے رہی
جب آصف خان اور مہابتخان جو رکن اعظم اوسکی سلطنت کی تھی مر گئے
تو بادشاہ کو امور سلطنت مین زیادہ مصروف ہونا پڑا اور اوسنی تمام خلق کو
اپنی سی راضی کیا۔ اس بادشاہ کی چار بیٹے بڑے خوش نصیب اور قابل حکمرانی
کی تھی ان لڑکون مین اور باپ مین باہم بدرجہ کمال ارتباط تھا اونکو بڑی بڑی
عہدہ پر بادشاہ نی مقرر کر دیا تھا مگر جبکہ وہ جوان ہوئی تو اون مین بڑی
دشمنی پیدا ہوئی کیونکہ اونمین سی ہر ایک [illegible] تخت کا رکھتا تھا۔ دارا شکوہ
بڑا بیٹا بادشاہ کو بہت عزیز تھا ہمیشہ بادشاہ کی ساتھ رہتا تھا اوسکی واسطے

ولیعہدی کی تجویز تھی یہ لڑکا اگرچہ نیک اور علم دوست اور عیش و عشرت سے
متنفر تھا پر عاقبت اندیش نتھا اور اوسکے مزاج مین جلدی بہت تھی +
دوسرا بیٹا شجاع عباس رحمدل اور دلاور تھا ملک بنگالہ پر حکومت کرتا تھا +
تیسرا مراد جلیل القدر اور دلیر اور جنگجو تھا یہ بادشاہزادہ گجرات مین حکمرانی کرتا تھا +
چوتھا بیٹا ان سب بھائیون بلکہ باپ سے بھی الگ ایک خصلت رکھتا تھا
اس شاہزادہ کا نام اورنگ زیب تھا وہ نرم مزاج تھا مگر سرد مہر تھا اور اگرچہ
بیدار مغز اور صاحب احتیاط تھا لیکن ساتھ ہی اسکے پرفن تھا اور توڑ جوڑ
مین لگا رہتا تھا اسبات مین اوستاد تھا کہ باطن مین کچھ تھا ظاہر مین کچھ اگرچہ
تیز ہوش اور زیرک تھا لیکن تیرہ باطن تھا ہمیشہ اس فکر مین رہتا تھا کہ
دشمن موافق ہون اور دوست پیدا ہون مگر باوجود ان سب باتون کے
شجاع تھا اور فن سپاہگری مین ہوشیار اور خوبصورت اور وجیہ تھا اور شرفاء
واہل دربار سے الطاف اور مہربانی سے پیش آتا تھا اوسکی تقریر دلپذیر اور فصیح
تھی مگر جملہ امور مین نمائش اوسکے مزاج مین اس درجہ تھی کہ اوسکو مذہب کے
معاملات مین بھی ریا کا ظن کیا گیا ہے اور اگرچہ اوسنے مذہب کو اپنی تدبیر
ملکی کا ایک آلہ بنایا ہو لیکن حقیقت مین وہ اپنے مذہب مین صادق تھا اور متعصب
بھی تھا حتی کہ ایک مرتبہ ترک دنیا کا اظہار کیا اور تمام زندگی بھر اپنے
مذہب پر ایسا قائم رہا کہ بعض اوقات ایسے معاملات مین بھی کہ جو اوسکی

غرض کہ نہایت منافی تھا اپنے مذہب کے عقائد کا پابند رہا نماز اور تلاوت قرآن
مین مصروف رہتا تھا اور مباحثہ مذہبی کیا کرتا تھا طبیعت مین اوسکی انکسار تھا
اور بخشش مین تحمل اور مصیبت مین تسلیم اوسکی خو تھی سب سے زیادہ علامت
غلو مذہب کی یہ تھی کہ بت پرستی اور کفر کو وبا اور اپنی مذہب کے فروغ دینے مین
ہمیشہ دل سے ساعی رہتا تھا باوجود اسکے حریص و طماع ایسا تھا کہ اپنی مطلب کے
استعمال مین مذہب و اخلاق کا لحاظ نرکھتا تھا — اور چونکہ اوسنی مدت تک
دکن کی فوج پر سپہ سالاری کی تھی تو وہ بہ نسبت اپنی بھائیون کے زیادہ تجربہ کار
اور فن سپاہگری مین بڑا قاعدہ دان ہو گیا تھا — اس اثنا مین شاہجہان
ایسا بیمار ہوا کہ بحس و حرکت کئی دن تک پڑا رہا — دارا شکوہ جو ولیعہد ہونے
اس بیماری کے حسب الحکم اپنی باپ کے بادشاہ ہوا اور سلطنت کا کاروبار کرنی لگا اوس
بھائیون سے اس طرح پیش آیا جس سے رشک اور خیال برائی کا صاف پایا جاتا تھا
کیونکہ اوسنی حکم قطعی دیا تھا کہ کسی طرح کا خط یا اخبار اونکے پاس کوئی روانہ نکرے
اور اون تمام امرا کو جو اونکے خیرخواہ تھے جلاوطن کر دیا ان حرکتون سے اوسکے
بھائیون کے دلون مین جو پہلے ہی سے اوس سے رنجیدہ تھے کینہ کی آگ زیادہ
بھڑک گئی اور اب توقف کرنے کا کوئی عذر نرہا باوجود اسکے بندوبست
سڑکون کے اونکو اپنے باپ کی بیماری کی خبر برابر پہونچتی تھی بلکہ اوسکے
مرنے کا شک بھی پڑ گیا تھا اونھون نے بھی ایسا طور اختیار کیا جس سے

یہ ثابت ہوتا تھا کہ اپنی جان کی محافظت کرتے ہین مرزا شجاع جو بنگالہ مین تھا اوس نے وہان سے حرکت کی اور دار الخلافہ کو چلا۔ اوسکی تھوڑی دنون کے بعد مرزا مراد نے گجرات سے تمام حقیقت حال اورنگ زیب کو لکھی اور اوسکو لکھا کہ ہم تم دونون مجتمع ہوکر دارا شکوہ پر چڑھائی کرین اس رای کو اورنگ زیب نے بھی پسند کیا اس عرصہ مین بادشاہ نے صحت کلی پائی دارا شکوہ نے نہایت فرمانبرداری سے امور سلطنت سے دست بردار ہوکر پھر اختیار سلطنت اپنی باپ کو دیدیا۔ اور مرزا شجاع کو لکھا گیا کہ چونکہ تمنے فوج کشی بخیال مرنے شہنشاہ کی تھی اب لازم ہی کہ ایسی باتون سے تم دست بردار ہو لیکن چونکہ اوسی حرص و طمع امید آرزوی سلطنت و ملک گیری بہت تھی اس خبر کو اوسنے غیر معتبر خیال کیا بلکہ شہنشاہ نے اپنے ہاتھ سے جو نامے لکھے تھے اونکو بھی اوسنے جعلی تصور کیا اسلیے مرزا سلیمان ابن دارا شکوہ نے گنگا کے کنارے پر اوسکو جا کر شکست دی اور وہ بھاگ کر مونگیر کے قلعہ مین متحصن ہوا سلیمان کی فوج نے اوس قلعہ کا محاصرہ کرلیا ایک اور طرف کہ جنوب کیطرف یہ ہوا کہ اورنگ زیب نے فوج جمع کرکے حسب الطلب مرزا مراد کے بہت جلد کوچ کیا پر شاہزادہ مراد کو ایسے کلمات لکھے جنسے اوسکو یقین ہوا کہ اورنگ زیب میرا مطیع رہیگا چنانچہ اورنگ زیب نے یہ لکھا کہ مین صرف تم ہی کو لائق تخت ہندوستان کا جانتا ہون اور رعایا بھی تمھاری بادشاہ ہونے سے خوش ہی اور مین تمھاری مدد کرونگا و ہر میری دل کی یہ تمنا ہی کہ گوشہ عبادت مین

بیٹھکر اپنی زندگی یاد الٰہی مین بسر کرون یہ لکھا دیکھکر مراد فریب مین آگیا
دونون بادشاہزادون نے فوج لیکر کوچ کیا نربدا ندی کے کنارے پہنچے بعد عبور
دریای مذکور کے جسونت سنگھ راجپوت کو جو بادشاہ کی طرف سے ایک فوج کثیر سوارون
کی لیے ہوے مقابلہ کو گیا تھا شکست فاش دی +

شاہجہان یہ واردات سنکر بہت حیران و ہراسان ہوا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا
کہ انجام کار اوسپر کچھ مصیبت پڑیگی یہ سوچ کر شہنشاہ نے ارادہ کیا کہ داراشکوہ کیطرف
ہوکر مین بھی میدان جنگ مین جاؤن پر داراشکوہ کی بدقسمتی کے سبب سے
وہ باز رہا اور سلیمان ابن دارا کو حکم ہوا کہ شجاع سے صلح کرکے اس دشمن خوفناک پر
چڑھائی کرو اور داراشکوہ کو حکم دیا کہ تاوقتیکہ سلیمان شکوہ نہ آجاوے دشمن سے
لڑائی کا ارادہ نہ کرنا داراشکوہ ایک لاکھ سوار لیکر دریای چنبل کے کنارے سے
جہان سے آگرے کو بآسانی مراجعت ہوسکتی تھی مورچہ بندی کرکے پڑا رہا اورنگ زیب
اور مراد جب قریب آئے تو شاہی فوج دیکھکر بہت متعجب ہوے مرزا مراد نے صلاح دی کہ مورچال
توڑ دو اورنگ زیب نے عاقبت اندیشی اور ہوشیاری سے یہ بات بعید جانی
اوسے معلوم ہوا کہ ایک راہ پہاڑون مین سے سیدھی آگرے کو جاتی ہے اسلیے اپنے
لشکر کو وہین جگہہ چھوڑکر فوراً آگرے کو روانہ ہوا مرزا شجاع کو اب سوای چھوڑنے
دارالخلافت کے یا رہنے کے چارہ نہ تھا اوسکی گرم مزاجی نے اوسکو آمادہ جنگ کیا
غرضکہ لڑائی ہوئی اور دونون طرف کی فوج بھاگ جانے کے بعد اورنگ زیب کے پاس

ایک سو سوار رہ گئی اور دارا کی پاس ایک ہزار اوسوقت اورنگ زیب
مایوس ہو گیا تھا اتفاق سے بسبب صلاح ایک نمک حرام امیر کی دارا شکوہ ہاتھی پرسے
اوترکر گھوڑی پر سوار ہو گیا فوج مین تہلکہ پڑ گیا اسلیے ساری فوج متفرق و
پراگندہ ہوئی دارا کی سپاہ بھاگ گئی اور اوسکو شکست ہوئی تفصیل اسکی
یہ ہی کہ ان دونون شاہزادون کی فوج کی دو حصہ تھی ایک حصہ پر مرزا مراد -
دوسری پر اورنگ زیب حکمران تھا جس فرقہ کا سپہ سالار مراد تھا اوسپر دارا نے
بڑھی تیزی اور زور سے حملہ کیا یہانتک کہ صف سپاہ کی ٹوٹ گئی اور مرزا مراد
زخمی ہوا بلکہ اوسکی جان پر خطرہ تھا اورنگ زیب نے یہ چالاکی کی کہ اوسی عرصہ مین
بڑھی سینہ زوری سے مقابلہ کرکے اوس فوج کو جو اوسکی مقابل تھی بھگا دیا اور اوسیوقت
دوسری طرف کی فوج کی مدد کو گیا اور فتح پائی اب دونون شاہزادون کی فوج
مل کر آگرہ کو آئی اور چونکہ مراد زخمی ہو گیا تھا اسلیے اورنگ زیب کو خوش طالعی سے
تمام فوج کا اختیار حاصل ہو گیا پہلے ہی پہل اوسنے سلیمان شکوہ کی پاس ایلچی
بھیجکر اوسکو اپنے سے ملا لیا بعد ازان اپنے باپ شاہجہان کو قابو مین لانے کی
فکر مین ہوا مگر یہ امر اوسکو بہت نازک اور دشوار معلوم ہوتا تھا کیونکہ قلعہ
بہت مضبوط تھا اور اس خبر کے سننے سے کہ شہنشاہ کو اورنگ زیب نے قید کر لیا ہے
لوگ بہت بپھر جاتے اور فساد پڑ جاتا اور شاہجہان ایسا بھی نہ تھا کہ اوسکی فریب مین
آجاتا غرضکہ فریب سے باپ کو قابو مین کرنی کی تجویز کی ایک ایلچی شاہجہان

کیجہ سستی مین واقع کیا اوسنے پادشاہ کی خاطر جمع کی اور محبت اور سعادتمندی کا
اظہار کیا شاہجہان سمجھ گیا کہ سبب اوسکا فریب ہی غرضکہ شہنشاہ نے فرمایا کہ اگر اوسکی
دل مین کچھ فریب نہین اور سعادتمند لڑکا ہی تو کسواسطی یہان آکر حاضر نہین ہوتا
اورنگزیب نے سنکر اپنی بیٹی محمد کو بھیجا اوسنے جاکر دیکھا کہ قلعہ مین سپاہی سوار
کمینگاہ مین اورنگزیب کی گرفتاری کے واسطے کہڑے تھے اسلیے محمد نے عرض کی
کہ اس سپاہ کی یہان جمع ہونے سے شک پڑتا ہی اگر سپاہ نرہی تو میری والد حاضر ہون
پادشاہ نے سپاہ کو حکم دیا کہ چلی جاؤ پس اس طرح سے محمد مرزا نے قبضہ قلعہ آگرہ پر کر لیا
شاہجہان بہت عجز و انکسار کرتا رہا کچھ نہوا +

اب صرف مرزا مراد سے اورنگزیب کو فیصلہ کرنا باقی رہا سو اوسکی یہ صورت ہوئی کہ اوسکو
کہلا بھیجا کہ آج کی شب کو آپکی ضیافت ہی مرزا مراد خوشی سے آیا اورنگزیب نے
خوب ناچ اور راگ رنگ کروائی اور بڑی دہوم سے ضیافت کی تیاری کی مرزا مراد
جب بدمست ہوگیا اور یارے مزے کی رات کو اوسی جگہہ پڑ کر سو رہا اوسوقت حسب الحکم
اورنگزیب کے اوسکو باندھ لیا اور حکم دیا کہ اگر وہ میری تابعداری مین ذرا بھی
قصور کرے تو فوراً مار ڈالو غرضکہ وہ بھی مقید ہوگیا اب کیا ہو سکتا تھا +

چونکہ اورنگزیب پہلے سے بڑا عالم اور متقی تھا اور روزہ اور گوشہ نشینی اور نفرت
دنیا کا بہرتا تھا اور ارادہ حج کا مشہور کر رکھا تھا اسواسطے اب یکایک دعوی
شہنشاہی کا کرنا خلاف انصاف کی پاکر اس امر کا طالب ہوا کہ لوگ اوسکو سمجھا دین

کہ آپ خلق اللہ کے انصاف اور رعایا پر رحم کرنے کے لیے ارادہ حج کا دور کیجیے اور پادشاہت اختیار کیجیے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعد تھوڑے اعراض او سکا سکے اپنی دلی مطلب کے بر لانے کو مستعد ہو گیا اور تخت نشین ہوا اگرچہ اوسنے تمام عمر اپنے باپ کو قید مین رکھا پر ہمیشہ اوسکی عزت کرتا رہا +

حال اورنگ زیب کا اور زوال سلطنت مغلیہ کا

سنہ ۱۶۵۸ء مین اورنگ زیب جسکا لقب عالمگیر تھا تخت ہندوستان پر جلوس فرما ہوا اور یہ خیال کیا کہ جبتک دارا شکوہ اور مرزا شجاع کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے نہ مٹجائیگا تب تک میری سلطنت مستقل نہوگی کیونکہ دارا شکوہ کو خود شاہجہان نے تخت پر بٹھادیا تھا اور اوسکی اوصاف حمیدہ ایسی تھیں کہ رعایا کی طبیعت اوسکی طرف بہت مائل تھی اسلیے اورنگ زیب نے اول اوسی شاہزادی کی استیصال کی فکر کی دارا شکوہ لاہور کو مراجعت کر گیا اور وہان پہونچکر اوسنے دشمن کی جمعیت سے زیادہ فوج جمع کر لی مگر بدین سبب کہ اوسکی فوج نئی تھی اور اورنگ زیب کی سپاہ آزمودہ کار تھی مقابلہ کرنا مناسب نجانکر دریای سندھ کی پار چلا گیا اور اس سفر مین بہت تکلیف اوٹھائی اور اوسکی فوج کے آدمی رفتہ رفتہ کم ہو گئی یہانتک کہ بہت تھوڑی آدمی تنگ حلال اوسکی ہمراہ رہے اسی اثنا مین اورنگ زیب کو یہ خبر پہنچی کہ مرزا شجاع اوسکا دوسرا بھائی بنگالہ سی فوج لیکر اوسکے مقابلہ کو چلا ہی اسلیے

دارا شکوہ کا تعاقب چھوڑ کر بنگالہ کیطرف لڑنے کو چلا الہ آباد میں اوسکو دیکھا کہ
بڑی بھاری فوج لیکر پڑا ہی جسونت سنگہ راجپوت کہ اورنگ زیب کے ہمراہ اثنائے
راہ میں ہو گیا تھا اوس سے جدا ہو کر اوسکے عقب میں حملہ آور ہوا اورنگ زیب کو
بڑی دقت واقع ہوئی سامنے دشمن سے مقابلہ تھا اور عقب میں ایک اور دشمن
ناگہانی پیدا ہوا اوس وقت بادشاہ حیران ہوا پر بڑی دلاوری سے اپنے ہاتھی پر
جما ہوا بیٹھا رہا اسی کارزار میں اورنگ زیب کے ایک سردار نے بڑھکر میرزا شجاع کے
ہاتھی کو زخمی کیا اور جانب مخالف سے ایک امیر نے اپنا ہاتھی آگے بڑھا کر
اورنگ زیب کے ہاتھی کے پاس لا کر ایسی ٹکر لگوائی کہ بادشاہ کا ہاتھی گھٹنوں کے بل
بیٹھ گیا بادشاہ حواس باختہ ہو کے چاہتا تھا کہ ہاتھی سے اوترے اتنے میں ایک سردار
میر جملہ نے جو عہدہ وزارت پر معزز تھا پکار کر کہا کہ ہاتھی سے نہ اوترنا اس وقت
آپکا ہاتھی سے اوترنا گویا تخت سے اوترنا ہے یہ سنکر اورنگ زیب کو خاطر ڈھارس
ہوئی اور ہاتھی کے پیر میں زنجیر ڈلوا دی پر وہی غلطی جو دارا سے ہوئی تھی
اور اورنگ زیب بھی جسکو کرتے بچ گیا تھا مرزا شجاع سے وقوع میں آئی
یعنی ہاتھی سے اوترکر گھوڑے پر سوار ہوا فوج نے ہودہ خالی پاکر ہمت ہار دی
اور بھاگنا شروع کیا میدان اورنگ زیب کے ہاتھ آیا شجاع بنگالہ کو بھاگ گیا
اور قلعہ مونگیر میں متحصن ہو گیا اس اثنا میں خبر آئی کہ دارا شکوہ نے دوبارہ دریائے
سندھ سے عبور کیا ہے اور بعد قطع کرنے ریگستان اور مشقت زحمت بسیار گجرات آیا اور

صدمے کے گجرات مین داخل ہوگیا اور صوبہ دار گجرات کو جسکی بیٹی مراد سے منسوب تھی اپنا رفیق اور ہمدم بناکر فوج کثیر ہمراہ لیکر راجپوتانہ کو روانہ ہوا اور قریب اجمیر کے جو دار الخلافہ اوسکا تھا ایک مقام مستحکم حاصل کیا اسلیے مرزا شجاع کا تعاقب چھوڑکر بادشاہ وہان جلد پونہچا اور اوسکا لشکر ایک زمین بلند پر پڑا ہوا دیکھکر اوتر گیا اور فوراً تیاری لڑائی کی کی دارا کو سخت سست لکھنا شروع کیا تاکہ میدان مین آکر لڑائی شروع کرے پر اوسنے کچھ خیال نکیا تب ایک فریب اورنگ زیب نے اور کیا وہ یہ تھا کہ دو سردارون کی طرف سے اسمضمون کا خط لکھوایا کہ ہمسے بڑا قصور ہوا جو آپ کی رفاقت سے جدا ہوئے اگر دروازہ قلعہ کا آپ فلان وقت پر کھلا رکھین تو ہم مع اپنے رفیقون کے حضور مین حاضر ہوکر جو حکم ہو بجا لا دین ہرچند اوسکو عقلمند لوگون نے صلاح دی کہ اسمین فریب پایا جاتا ہی مگر دارا شکوہ اپنی نادانی کے سبب سے نہ سمجھا بلکہ برخلاف اونکے اوسکے دماغ مین یہ سمایا کہ ان سردارون کے ملنے سے فوج کی کثرت ہوجائیگی چنانچہ اوسنے وقت معین پر دروازہ کھولدیا سردار مذکور داخل ہوئے اور اونکے پیچھے تمام فوج بادشاہی اندر گھس گئی اوسوقت اوسکو معلوم ہوا کہ یہ فریب تھا مگر پھر بھی بہت شجاعت اور مردانگی سے لڑا اور آخرکار ناکامیاب ہوا اور تھوڑے آدمیون کے ہمراہ گجرات کیطرف بہ یہ خیال کہ وہان پھر اوسکو پناہ ملیگی بھاگا لیکن حاکم گجرات نے اوسکو پناہ ندی اور مرہٹون نے جو اوسکی باقیماندہ سپاہ تھی اسکا تمام اسباب لوٹ لیا

اب دارا دوسرا سامان گلستان کی جانب بھاگا اور جسقدر ہمایون بادشاہ پر
تکلیفین گذری تھین اوس سے زیادہ اوسکو برداشت کرنی پڑین غرضکہ چند ہمراہی
لیکر ٹھٹھہ مین پہونچا اور یہان سے اگر چاہتا تو ایران کو جہان اوسکی بہت
خاطرداری اور تواضع ہوتی چلا جاتا مگر اوسوقت اوسکی پیاری بیوی نادرہ بانو
جان بلب ہو رہی تھی اور اوسکی مفارقت حالت نزع مین گوارا نکی قریب اس
موضع کی سردار جیون خان کا مقام ریاست تھا اوسنے چاہا کہ وہ بہیرو سالم
مہمان نوازی کا طریق بجالائے یہ سردار بڑا ظالم اور خونریز تھا اور اوسکے
قتل کے لیے شاہجہان بادشاہ نے دو دفعہ حکم دیا تھا مگر داراشکوہ کی شفاعت
سے دونون دفعہ اوسکی خطا معاف ہوکر جان بچ گئی تھی اس توقع پر دارا کو
خیال تھا کہ وہ مجھسے کچھ حسن سلوک کریگا مگر بجائے اسکے اوس محسن کش نے
اسکا تعاقب کیا جبکہ دارا اپنی بیوی سے رخصت ہوکر چاہتا تھا کہ کسی طرف کو
نکلجاوے سپاہیون نے اوسکو آگھیرا اور پکڑ کے خانجہان کے حوالہ کیا وہ دارا کو
بکمال ذلت و خواری دہلی مین لایا اور عالمگیر کے سپرد کرکے لاہور کی طرف
روانہ ہوا راہ مین خانجہان کو کسی نے قتل کرڈالا بادشاہ نے چند قاتلونکو
تجویز کرکے حکم دیا کہ داراشکوہ کا سر کاٹ ڈالین چنانچہ ایسا ہی ہوا +
اب صرف ایک بھائی مرزا شجاع بادشاہ کی نظرون مین خار تھا اور صرف
اوسکی جانب سے ایک خطرہ اوسکو تھا کیونکہ اوسنے رخصت پاکر بہت فوج

جمع کر لی تھی اسواسطے بادشاہ نے اپنے بیٹے شاہزادہ محمد سلطان کو ہمراہ میر جملہ اپنے
وزیر کے شہر شجاع کے مقابلہ پر روانہ کیا یہان عجب ماجرا گذرا مرزا محمد سلطان ایام
طفلی مین اپنے چچا مرزا محمد شجاع کی لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا اور اس فساد کے سبب سے
جو اوسکے باپ اور چچا مین تھا اگرچہ اوسکا عشق فرو ہو گیا تھا مگر ایک خط جب
اوس لڑکی نے اپنے باپ کی سفارش مین مرزا محمد سلطان کو لکھا تو خط کے پڑھنے سے
عشق کی آگ پھر بھڑک اوٹھی اسلیے وہ فوراً اپنے چچا سے جا ملا مرزا شجاع نے
اوسکی بڑی خاطرداری کی اور اپنی لڑکی سے اوسکی شادی کردی اور بعد رسوم
شادی اور خوشی کی لڑائی مین مصروف ہوئے چونکہ مرزا محمد سلطان کو یہ گمان
تھا کہ مجھکو دیکھکر تمام سپاہ اورنگزیب کی میرے ہمراہ ہو جاوے گی اسلیے
وہ سب سے اول صف مین کھڑا ہوا اور جب اوسنے دیکھا کہ دشمن کی سپاہ اوسکی
طرف بڑھی تو اوسنے نادانی سے یہ خیال کیا کہ یہ لوگ ہم سے شریک ہونے کو آتے ہین
مگر جسوقت اونھون نے سخت حملہ کیا اوسوقت اوسکی آنکھین کھلین اور چچا
اور بھتیجے دونون خوب لڑے مگر چونکہ بنگالہ کی فوج بزدل تھی اور میر جملہ کی
فوج کارآزمودہ تھی میدان جنگ میر جملہ کے ہاتھہ آیا اب اس شاہزادہ
محمد سلطان کو بڑا خوف ہوا اور سمجھا کہ باپ کے فریب سے اب مین نہ بچ سکونگا
اسی اثنا مین اورنگزیب نے ایک خط مرزا محمد کے نام اسطور پر لکھا گویا اوسکے
خط کا جواب دیتا ہے اور اوسمین مضمون تھا کہ تم اپنے سسر کی رفاقت چھوڑدو

اور اوس خط کو اس طرح پر روانہ کیا کہ شجاع کی ہاتھ آجاوی چنانچہ ایسا ہی ہوا
شجاع نے جب وہ خط پڑھا تو اوسکو شک پیدا ہو گیا کہ وہ اپنی باپ سی ملا ہوا ہے
ہر چند اوسنی اظہار صداقت اور صفائی کا کیا پر اوسکو ایسا شک پیدا ہوا کہ
پھر اوسکا رفع ہونا محال ہو گیا اور اورنگ زیب کا بھی اوس خط کی لکھنے سے
یہی مطلب تھا سو وہ بن پڑا چنانچہ مرزا شجاع نے حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کو لیکر
بنگالہ سے چلے جاؤ ❊

اب مرزا محمد سلطان کو کوئی جگہ امن کی نظر نہ آئی کیونکہ تمام ہندوستان میں
عملداری اوسکی باپ اورنگ زیب کی تھی ناچار اوسنی اپنی باپ کی طرف رجوع کی
اور اوسنی فوراً گرفتار کرکے گوالیار کی قلعہ میں اوسکو قید کیا جہاں وہ سات برس کے
بعد رنج و مصیبت اوٹھا کے فوت ہوا اور مرزا شجاع اراکان کو بھاگ گیا
وہاں کی راجہ نے اوسکو مع اوسکے عیال و اطفال کے دغا سی پکڑ کے مار ڈالا
شاہجہان نے زوال سلطنت کے بعد آٹھ برس قید رہا مگر عالمگیر نے
اوسکی عزت و توقیر قید میں بھی بہت کی اور اوسکی سخت و سست باتوں کی برداشت
بہت کی جب اوسکو خبر ہوئی کہ میری باپ شاہجہان کے مرنے کا وقت قریب ہے تو اوسکو
اتنی جرأت نہوئی کہ وہ باپ کے سامنے جاوے اسلیے اپنے بیٹے شاہ عالم کو بھیجا
مگر وہ اوسکے پہونچنے سے پہلے ہی مر چکا تھا شاہجہان کی وفات
سنہ ۱۶۶۶ عیسوی میں ہوئی ❊

تاریخ وفات شاہجہان بادشاہ

تاریخ نقاش چون گہر سفت	جمالِ خلد با شاہِ جہان گفت

سلیمان شکوہ جو دارا شکوہ کا بیٹا اور اورنگ زیب کا بھتیجا تھا وہ اپنی
جان بچانی کو کوہ ہمالیہ مین پھرتا تھا اوسکو راجہ سری نگر نے حسب الحکم
اورنگ زیب کے پکڑ کر ۳ جنوری سنہ ۱۶۶۱ع مطابق گیارھوین جمادی الاول
سنہ ۱۰۷۱ ہجری مین دہلی کو روانہ کر دیا اوسوقت اوسکو ہاتھی پر سوار کرکے
شہر مین تشہیر کیا بعد ازان بادشاہ کے سامنے لائے پاؤن کی بیڑیان کاٹ ڈالی لیکن
ہاتھون مین ہتھکڑیان پڑی ہوئی تھین حضار دربار اوسکا یہ حال دیکھکر
رونے لگے اور اورنگ زیب نے بھی رنج کی شکل بظاہر بنالی سلیمان شکوہ نے عرض کی
کہ اس تکلیف اور عذاب سے کہ ہر روز مجھکو بیفائدہ دوائین پلائی جاتی ہین یہی
بہتر ہے کہ ایک دفعہ ہی مین قتل کیا جاؤن بادشاہ نے نرم آواز سے فرمایا کہ تمہین تسلی رہے اچھا
سلوک کیا جائیگا مگر یہ عہد پورا انھون نے پایا تھا کہ سلیمان شکوہ اور اوسکا بھائی
سپہر شکوہ اور مراد کا چھوٹا لڑکا یہ سب گوالیار مین تھوڑے ہی عرصہ
مین مر گئے اور بادشاہ کا بیٹا سلطان محمد جو کہ اوسی قیدخانے مین محبوس تھا
کئی برس تک بند رہا لیکن آخر کار اوسکو حکم رہائی کا مل گیا ؞

مرزا مراد کا یہ حال ہوا کہ سلیمان شکوہ کے مقید ہونے کے چند مہینے بعد اس بادشاہ [illegible]

قلعہ کی شہر پناہ سے ایک رسی لٹکا کر بھاگ جانے کا ارادہ کیا تھا اور ایسا ہی ہوا
نیچے ایک ہندو عورت رہتی تھی اوس سے اوسنے اجازت بھی نہیں لی تھی [illegible]
جسوقت کمند پر کود کر وہ نیچے اوترا وہ عورت ایسی چلائی کہ نگہبانون کو خبر ہو گئی
اور اونکو معلوم ہو گیا کہ وہ بھاگنا چاہتا ہے اورنگ زیب نے خبر پا کر دل میں خیال کیا
کہ جبتک میرا بھائی مراد زندہ رہیگا تب تک مجھکو بیشک بڑا خطرہ ہے آخر اوسکو
پھر قید کیا اور ایک ایسا لڑکا تلاش کیا جسکے باپ کو مرزا مراد نے بحالت حکومت
گجرات کی قتل کیا تھا اوسکو سمجھایا کہ تو مرزا مراد پر خون کا دعوی پیش کر چنانچہ
ایسا ہی ہوا اور اوسکے مقدمہ کی تحقیقات کے بعد قصاص کا حکم دیا اور مرزا مراد کو
اپنے روبرو طلب کر کے قتل کروا ڈالا اب کچھ اندیشہ اس بادشاہ کو نہ رہا سب
بھائیون اور بھتیجون کو اپنے باپ شاہجہان کے طور پر قتل کر کے ہندوستان کا
خود مختار بادشاہ ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں شاہ عباس بادشاہ ایران سے
ایک دفعہ کچھ بے لطفی ہو گئی تھی اوسکا باعث میر منشی کا قصور تھا جس نے غلطی سے
نامہ پر لکھا تھا کہ شہنشاہ جہانگیر کی طرف سے یہ نامہ والی ایران کو پہنچے
شاہ عباس یہ دیکھتے ہی برہم ہوا اور فورًا آمادہ جنگ ہو گیا ہر چند اس امر سے
اورنگ زیب کو بڑا تردد ہوا مگر بہت استقلال سے کام کیا اور اپنے امرا اور وزرا
بہت آشتی کی اور سب عہد و اقرار کیے لیکن اسی اثنا میں شاہ عباس
بقضائے الٰہی فوت ہو گیا اور اوسکی جگہ شاہ صفی اوسکا پوتا تخت نشین ہوا

نے اپنا ملک سے انتظام پایا اور اسلیے غیر ملک پر عزم کیا پھر جانبین مین
صلح ہوگئی — اسی بادشاہ کی عہد مین ایک عورت مسماۃ بستا سیہ نے جادو اور دہشت
اور خلق اپنا دکھلا کر میوات کے ضلع سے بیس ہزار آدمی کا لشکر جنمین جوگی اور فقیر
اور بیراگی اور ستی شامل تھے جمع کرکے اس بادشاہ پر چڑھائی کی اور آگرہ تک
فتح کرتی ہوئی چلی آئی اور یہ مشہور ہوگیا کہ اس عورت نے ایسی قسم کا کھانا تیار
کیا ہے کہ جب اپنے لشکر کو کھلا دیتی ہے بوقت جنگ وہ دکھلائی نہین دیتے
اور وہ ساحرہ ہے اسلیے اورنگ زیب کی لشکر پر خوف چھا گیا ہر چند اورنگ زیب
سپاہ کو سمجھاتا تھا پر وہ اعتقاد باطل انکے دل سے نہ جاتا تھا اسلیے اوسنے چند تعویذ
لکھوا کر اپنے جھنڈون پر لٹکوائے اور سپاہ کو کہدیا کہ اب اوس عورت کا جادو
کچھ اثر نہ کریگا اسطرح خوف اونکے دل سے دور ہوا اور دشمن پر اونکی سپاہ غالب
آئی اور سبکو تہ تیغ کیا — اسی کے عہد مین ایک فساد کابل مین برپا ہوا مگر اوسنے
اپنی حکمت سے جلد دفع کر دیا اگرچہ اوس ملک کو اپنے قبضہ مین رکھ سکا اوسکو
گولکنڈہ اور بیجاپور کے مسخر کرنے کی بڑی آرزو تھی اگرچہ بادشاہان سابق
اور خود اورنگ زیب نے بھی کئی بار ان شہرون کو فتح کیا تھا اور لشکر وہان کا
تباہ کر دیا تھا مگر پھر بھی اونکو بہت ور حاصل نہ تھا چند در چند فساد اور دقتون
کے باعث سے یہ مہم ملتوی رہی پھر سنہ ۱۶۸۶ع یعنی بائیسوین سال جلوس مین
اورنگ زیب نے لشکر شاہی کو تین حصہ کرکے تسخیر دکھن کو روانہ کیا اول شاہزادہ

جو ولیعہد تھا گولکنڈہ کو جاکر محاصرہ کیا بعد ازان بادشاہ نی خود مع تمام فوج کی
بیجاپور پر چڑھائی کی آخرکار قحط کے باعث سی بہت سی شرائط اور اقرار کی بعد
وہان کی رعایا نی اطاعت منظور کی سکندر علی شاہ جو وہان کی سلاطین مین
پچھلا بادشاہ تھا مقید ہوا بعد ازان گولکنڈہ پر چڑھائی کی اور سات مہینے کی
محاصرہ کی بعد کئی لڑائیون مین فریب و دغا سی اس شہر کو فتح کیا اور اس شہر کی
حاکم ابو الحسن کو بہت ذلت اور رسوائی سی قتل کیا جسکی بعد کوئی بڑا حاکم باقی
نہ رہا اسی اثنا مین ایک نئی قوم ہندوستان مین قوت پکڑنی لگی یعنی مرہٹی اسی
بادشاہ کی عہد مین غالب ہوئی یہ قوم گجرات سی کنارا اٹک تک کوہی مین بستی
تھی اونمین سی ایک شخص سیواجی بڑا صاحب حوصلہ پیدا ہوا سیواجی مسلمانون
سی بڑا عناد اور دشمنی رکھتا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ اورنگ زیب عالمگیر نے
ہندوون کو بزور شمشیر مسلمان کرنا شروع کردیا تھا اسلیے مرہٹے اور بہت سی
قومین اونکی دشمن جان ہوگئی تھین اور یہی امر سلطنت مغلیہ کی ضعف کا باعث ہوا
سیواجی کی ہمراہ پہاڑی قوم بہت تھی جو جنوبی کوہستان مین رہتی ہین
یہ لوگ شہرون کو لوٹتے اور روپیہ جمع کرتے تھے کہ بیجاپور کی حاکم نی اونکی مطیع کرنی
کیواسطے ایک لشکر جرار افضل خان کو دیکر سیواجی پر چڑھائی کرنی کو روانہ کیا
سیواجی نی یہ کہلا بھیجا کہ مجھی اطاعت منظور ہی لیکن ایک ملاقات آپ سی تنہا
کرنا چاہتا ہون اوسنے منظور کیا سیواجی نی اپنی سپاہ گھات مین چھپادی

اور کہدیا کہ جسوقت بگل کی آواز سنو فوراً دشمن کی فوج پر آپڑنا افضل خان
پندرہ ہزار آدمیون کو جنکو وہ اپنے ساتھ لایا تھا الگ کرکے تنہا مقام معین پر
گیا سیواجی بھی دمین تا ہوا چار طرف سے ہوشیار ہو کر ایک ایک قدم پر
پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا ہوا اوس مقام معین پر پہونچا جاتے ہی افضل خان سے بغلگیر ہوا
اور وہین افضل خان کے پیٹ مین خنجر مارا افضل خان نے تلوار نکالی اور
سیواجی کے سر پر ماری مگر چونکہ اوسکی پگڑی کے نیچے خود تھا اسواسطے وہ
بچ گیا اور وار خالی گیا اوسنے دوسرا خنجر مارا خان مذکور کا کام تمام ہو گیا
جب فوج کا سردار مارا گیا لشکر متفرق ہو گیا اس فتح سے بہت سی لوٹ
مرہٹون کے ہاتھ آئی اور سیواجی کا بڑا نام ہوا اور اوسنے ملک مین بہت
دور تک لوٹ مار کی یہانتک کہ بیجاپور کے قریب تک اوسنے تمام ملک لوٹ لیا
کئی دفعہ حاکم بیجاپور نے اسپر چڑھائی کی مگر وہ مغلوب ہوے آخر کار صوبہ بہار پر
متصرف ہو گیا اور پچاس ہزار پیادے اور سات ہزار سوار رکھنے کی طاقت اوسکو
حاصل ہو گئی بعد ازان اورنگزیب نے ایک فوج بسرکردگی شایستہ خان کے
روانہ کی اوسنے کئی لڑائیان ہارین مگر ایک خاص موقع پر گھر جانے کے سبب سے
شایستہ خان کا بیٹا مارا گیا اور ایک انگلی اوسکی بھی کٹ گئی اور وہ
کھڑکی سے کودتے ہوے زخمی ہوا بعد ازان اوسنے مراجعت کی درخواست
کی اور چندروز مرہٹون سے لڑائی موقوف رہی ۰

سیواجی نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور مرہٹون کا لشکر یکایک سورت مین
گھس گیا اہل انگلنڈ اور ڈچ اپنی اپنی کوٹھیون کے اندر رہے اور یہ فوج مرہٹہ کی
تین دن تک لوٹتی پھری جواہرات بیش بہا اور اجناس قیمتی ایک کرور روپیہ کے
انکی ہاتھہ آئی اورنگزیب یہحال دیکھکر بہت افروختہ ہوا اور ایک بڑی فوج
بسرداری راجہ ناہر اوسکی تنبیہ کو روانہ کی وہ اوسکو دہلی مین پکڑ لایا اور یہ شرط
کی کہ تیرا اعزاز و اکرام بدستور قدیم کیا جائیگا مگر یہان وہ مقید ہوگیا اور پھر
ایک فریب کی چال چلا یعنی وہ اور اوسکا بیٹا دونون دو ٹوکرون مین
بیٹھہ گئے اور اونکے اوپر مٹھائی رکھکر چلوائی اور انکو باہر لائی اس طور پر
مخلصی پاکر متھرا پونہچا اور وہان سے جگناتھ کو گیا اور حسب دستور سابق
قزاقی اختیار کی عالمگیر نے جو اوسکی گوشمالی مین دیر کی اسکی دو وجہین ہین
ایک تو یہ کہ شیوا ایسا دغا باز اور مکار تھا کہ عالمگیر کو اس سے نفرت ہوگئی تھی
اور دوسری وجہ یہ تھی کہ اوسوقت شاہ ایران کے مقابلہ کی تجویز ہو رہی تھی
اور پٹھانون کے فسادون کو فرو کرنے مین بھی بادشاہ مصروف تھا اس سبب سے
سیواجی کو جو فرصت ملی تو اوسنے تمام اضلاع مغربی کو لوٹکر تباہ کردیا
اور سورت کو پھر دوسری دفعہ غارت کیا اور اگرچہ تیسری دفعہ اوس شہر
مین داخل نہوا لیکن بہت سا روپیہ وصول کرکے لے گیا قلعہ سنگھ تو جو بلاد مین
واقع ہے اپنے قبضے مین کرکے اپنا لقب راجہ مقرر کیا اور سکہ بھی اپنے نام کا

جاری کردیا اور اپنے برابر سونا تول کر برہمنون کو دیا اور ہمیشہ دان پن کرنے لگا
اس سے اوسکا نام اور زیادہ ہوگیا۔

پھر سیواجی نے گولکنڈہ پر بارہ ہزار سوارون سے حملہ کیا وہان کی رعایا نے بہت سا روپیہ
دیکر شہر کو تاراج ہونے سے بچایا اور سیواجی نے شہر مذکور مین شاہانہ دربار کیا
اور گولکنڈہ کا راجہ مشہور ہوا اور [illegible] اور بیدر بیجاپور مین اپنی فوج
متعین کی اور مدراس اور سرنگاپٹم تک سب ملک فتح کرلیا پھر بیجاپور پر حملہ کیا
مگر غالباً اسکا غصہ کہ ترپن برس کی عمر مین گھٹنے کی سوزش مین مبتلا
ہوکر بتاریخ پنجم اپریل سنہ ۱۶۸۰ع مین وفات پائی اگرچہ اورنگ زیب اوسکی
وفات کی خبر سنکر خوش ہوا مگر ملاطفت و کرم شاہانہ کو کام فرمایا اور اوسکی
دلاوری اور جرات کی تعریف کی۔

سیواجی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا سنبھاجی گدی پر بیٹھکر کچھ
دنون تک مغلون سے مقابلہ کرتا رہا آخر کو پکڑا گیا اور مسلمان ہونے سے
انکار کیا اس لیے سنہ ۱۶۸۹ع مین قتل کیا گیا اوسی سال اورنگ زیب نے اراکان اور
چاٹگام کو فتح کیا اوسکے بعد بیجاپور اور گولکنڈہ فتح کرکے پٹھانون کی
بغاوت کا مزہ اونکو چکھایا اور ستارا تک جو مرہٹون کی جائے حکومت تھی
اپنے قبضہ مین لایا لیکن مرہٹے پھر بھی بڑھتے جاتے تھے اور ہر طرف لوٹتے
پھرتے تھے اور اورنگ زیب اونکے ہاتھ سے بہت تنگ تھا۔

القصہ بعد مراجعت کی مہم بیجاپور و دکھن سے احمد نگر مین پہونچکر اورنگ زیب نے
قیام کیا عمر اوسکی اوس زمانہ مین قریب ۹۰ سال کی تھی اور ضعف قوی بسبب
امراض مزمنہ کے مستولی ہوتا جاتا تھا اوس زمانہ مین دو لڑکے اوسکے ایک اعظم شاہ
الملقب عالیجاہ و محمد کام بخش پسر خورد اوسکے ہمراہ تھے بادشاہ نے ان لڑکون کو
کسی مشورہ کے لیے طلب کرکے اپنے ساتھ رکھا تھا مگر باہمی نفاق کی خبر پا
دفع فساد کے لیے محمد کام بخش کو بتاریخ ۱۷ ذیقعدہ ۱۱۱۸ ہجری خدمت
صوبہداری بیجاپور و حیدرآباد کی عطا فرمائی اور اعظم شاہ کو فتنہ و فساد دور
دور کرنے کے واسطے اوجین کو روانہ کیا۔ سیر المتاخرین مین لکھا ہے کہ
بادشاہ نے کام بخش کو حکم دیا کہ بعجلت تمام دکھن مین پہونچے اور اعظم شاہ کو
تین دن بعد اوسکے روانہ کیا اور حکم دیا کہ پانچ کوس سے زیادہ کسی دن نہ چلے
اور ہر منزل پر دو روز مقام کرے اوسی مہینے مین ۲۸ تاریخ کو بادشاہ نے
رحلت کی تمام لشکر مین ہنگامہ برپا ہوا بدمعاشون نے دست غارتگری دراز کیا
اور رعایا کی امن و عافیت مین خلل واقع ہوا اگرچہ اورنگ زیب شجاع
متقی دانا اور معاملات ملکی و مالی و جنگی مین بہت کار آزمودہ تھا مگر اوسکی
عین حیات ہی مین سلطنت کی استحکام مین فرق آچکا تھا اس امر سے حیرت
ہوتی ہے کہ اوسکی سلطنت کا انتظام اچھا کیون نہین ہوا ظاہرا وجہ اسکی
یہی معلوم ہوتی ہے کہ اوسکا دل اچھا نہین تھا اور رعایا سے اوسکی بدگمانی

کے باعث شوق سے خدمت کرتے تھے عہدہ دارون کی نسبت تحقیقات ہوتی تھی
ایک دوسرے پر نگران رکھا جاتا تھا تاہم کبھی کبھی بادشاہ کے ساتھ اوسکے ملازمون نے
اتنی وفاداری نہ کی ایسی بری طرح سے خدمت کی جسطرح عالمگیر کے ملازم اوس سے
کرتے تھے مذہبی معاملات مین وہ بڑا متعصب تھا اور ہندوؤن سے دلی تنفر اور
عناد قلبی رکھتا تھا اس تعصب کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو اوس سے باغی ہو گئے اور سلطنت
مغلیہ کے استحکام مین تزلزل کی بنا اسی وجہ سے اوسکے عہد مین پڑی اگر دربار
مین کوئی رسم اس قسم کی جاری تھی کہ اوس سے ہندوؤن کے مذہب کی پابندی
پائی جائے تو موقوف کر دی جاتی تھی مگر باوجود تعصب کے مذہب کے باب مین
وہم اس بادشاہ کی طبیعت مین نہ تھا ہندوؤن سے تو اوسکو قلبی نفرت تھی
مگر اوسنے مسجدون وغیرہ پر روپیہ بہت سا صرف نکیا دین کے خادمون کو
بدل نہین مانتا تھا اور فقیرون اور درویشون کی ساختہ بزرگی سے نفرت کرتا تھا
القصہ فوراً بروز وفات بادشاہ زینت النسا بیگم دختر اورنگ زیب نے
باستعجال تمام قاصد محمد اعظم شاہ کے پاس روانہ کیا اور اوس حادثہ کی اطلاع اوسکو دی اور
لکھا کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہان پہونچ جاؤ۔ یہ خبر سنتے ہی فوراً اعظم شاہ
لشکر شاہی مین داخل ہوا چند روز اورنگ زیب کی وفات کا غم کیا اور
مراسم ماتمداری ادا کرکے دسوین تاریخ ذی الحجہ بروز عید قربان تخت پر
جلوس کیا لشکر اور رعیت کی استمالت و دلداری کرنی شروع کی خزانہ جو لشکر مین تھا

اوسپر قابض ہوا امراکو حکم دیا کہ دربار عام مین باریابی ہر ایک پر اوسکے رتبہ کے
موافق نوازش کی آصف الدولہ اسد خان بہادر بدستور بعہدہ وزارت پر
معمور ہوا اور اوسکا بیٹا ذوالفقار خان جیسا کہ سابق مین سپہ سالار تھا
اوسی طرح برقرار رہا محمد معظم ملقب بہ بہادر شاہ جو اعظم شاہ سے بھی بڑا تھا اوس
زمانہ مین بہ صوبہ داری کابل مین تھا۔ محمد معز الدین جہاندار شاہ خلف اکبر
بہادر شاہ ملتان مین بعہدہ صوبہ داری معمور تھا۔ اور عظیم الشان خلف
دوم بہادر شاہ بنگالہ کا صوبہ دار تھا۔ سلطان معظم شہر کابل مین اور اوسکا
بڑا بیٹا عظیم الشان بنگالہ سے عالمگیر کی شدت بیماری کا حال سنکر اکبر آباد کی طرف چلا
اور جب اثنائی راہ مین سلطان معظم بہادر شاہ نے سنا کہ بادشاہ کا انتقال ہوگیا
تو اوسنے اول تاریخ ماہ محرم روز سہ شنبہ ۱۱۱۹ ہجری مین اوسی مقام پر
جلوس فرمایا اور محمد اعظم کو لکھا کہ چونکہ ملک دکھن وسیع ہے لہذا تمکو مناسب
ہے کہ بموجب وصیت والد کے اوسپر اکتفا کرو اور ملک ہند کی سلطنت میرے تفویض کرو
اور جنگ سے صلح بہتر ہوتی ہے اور اس سے فوائد بیشمار ظاہر ہوتی ہین اعظم شاہ
چونکہ اپنے بھائی کو کچھ نہ سمجھتا تھا اوسنے صرف اسی قدر جواب دیا کہ دو بادشاہ
در اقلیمی نہ گنجند یہ سنکر معظم شاہ نے اپنے بھائی پر چڑھائی کی محمد معز الدین
حاکم ملتان بہت لشکر اور سامان فراوان لیکر بمقام لاہور اپنے والد کی خدمت
مین حاضر ہوا اور وہاں سے ملکر دونون اکبر آباد کو گئے اور بنگالہ کی طرف سے

عظیم الشان بھی جو فوج جرار اور بہت سا خزانہ اور سامان لیکر آیا تھا اکبرآباد
مین پہنچا بعض تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آٹھ کرور روپیہ لیکر آیا اور
اوسکو اثنای راہ مین ایک کرور روپیہ سے زیادہ ہاتھ آیا اور مختار خان صوبہ دار
اکبرآباد کو جو شاہزادہ بیدار بخت کا خسر اور اعظم شاہ کا خیرخواہ تھا پکڑ کر
قید کیا اور تمام خزانہ اور اسباب سلطنت پر جو اکبرآباد مین بافراط موجود تھا
قابض ہو گیا مگر قلعہ اوسکے ہاتھ اسواسطے نہ آیا کہ قلعہ دار نے یہ عذر کیا کہ شاہ
عالمگیر کے تین بیٹے سلطنت کے وارث ہین ابھی کسی نے اون مین سے کوئی تخت پر
نہین بیٹھا جبکہ ایک شخص اون مین سے تخت نشین ہو جاویگا اوسوقت قلعہ
اوسکا ہوگا بالفعل مین قلعہ کسیکو سپرد نہین کرونگا چونکہ عظیم الشان کو
سوای قلعہ گیری کے اور امور کا انتظام بھی ضرور تھا اس سبب اس
مشکل کیطرف اوسنے کچھہ توجہ نکی یہانتک کہ اوسکا باپ معظم شاہ اوس خزانہ کو
دیکھکر نہایت خوش ہوا کیونکہ اوسکی سپاہ بسبب قلت روپیہ کے اور ضرورت
خرچ کی بہت تنگ تھی اور اوسنے نہایت شکر خدا کا کیا بسبب
خاطر سپاہ کی ضرورت رفع کی اعظم شاہ نے خبر آنے معظم شاہ بادشاہ کی
سنکے بقصد مقابلہ اپنے مقام سے کوچ کیا اور پہلے گوالیار مین آکے
اسد خان کو مع دیگر امرا ساتھ لیکے دھولپور مین آیا اور بہادر شاہ کو
اوسکے دھولپور جانے کی خبر سنکے خود بھی اوس طرف کوچ کیا اور مقام جاجو

کی قریب قیام کا قصد تھا ہنوز خیمی بھی نہ ایستادہ ہوئی تھی کہ بیدار بخت
پسر اعظم شاہ مع چند امرای نامدار مثل ذوالفقار خان وغیرہ کی آپڑا دکھنی لوگ جو
اوسکی ساتھ تھی اونھون نے لوٹ مار شروع کی اور خیمون مین آگ لگا دی۔
لوگون نی عظیم الشان خلف بہادر شاہ کو اس دست درازی کی خبر کی وہ بھی
مع اپنی فوج کی مستعد مقابلہ و کارزار ہوا ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا قریب
تھا کہ عظیم الشان کی طرف شکست ہو مگر بہادر شاہ اور جہاندار شاہ عین موقع پر
کمک کی لیے پہونچ گئی۔ آخر کو اعظم شاہ کی دونون لڑکی اوس لڑائی مین
کام آئی اس حادثہ سی جہان اعظم شاہ کی نظر مین تیرہ و تار ہو گیا اور اوسنی قصد کیا
کہ خود بھی جسطرح ہو میدان کارزار مین جا کی مر جائی۔ بڑی شجاعت
اور استقلال سی فوج مین ہاتھی پر سوار لڑتا رہا مگر چونکہ موت اوسکی قریب تھی
اور اقبال تنزل پر تھا بہت ہمراہی اور رفیق اور بہادر اوسکی طرف کی
ماری گئی آخر کو مخالف کی فوج سی کسی شخص کی بندوق کی گولی اوسکے
ماتھی پر لگی اور فوراً ہاتھی سی گر کر جان بحق تسلیم ہوا۔ بہادر شاہ نے
بعد حصول فتح اپنی بھائی کی لاش کو دیکھا اور بکمال افسوس سی اوسے
دفن کرا کی خود بلا دغدغہ تخت شاہی پر جلوس کیا۔

محمد معظم بہادر شاہ بادشاہ

سنہ ۱۷۰۷ عیسوی سے سنہ ۱۷۱۲ عیسوی تک

اس بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے چاہا کہ اوسکی قلمرو میں امن و صلح رہے اور کوئی کسی پر ظلم نکرنے پائے
چنانچہ اسی لیے اوسنے راجپوتوں سے بھی ایک اقرارنامہ اس مضمون کا لکھوا لیا کہ وہ بادشاہ
کے تابعدار رہیں گے اور کچھ فساد اور لوٹ اوسکے ملک میں نکرینگے اگرچہ یہ باتیں صرف اونکے علم
تھی مگر پھر بھی اوسنے اپنے ملک کے اچھے اچھے زرخیز صوبوں کو مرہٹوں کی لوٹ اور بربادی سے
بچایا اور اونکو چوتھ لکھدی یعنی ملک کے خراج سے چوتھائی آمدنی اونکو دینی منظور
کرلی تاکہ رعایا اس سبب سے اور مرہٹوں کے ظلم اور لوٹ مار سے آرام و چین حاصل ہو
دوسرے موقع پر اس بادشاہ نے یہ بھی دکھلا دیا کہ میں فن جنگ میں بھی مہارت
کامل رکھتا ہوں اور جنگ کرنے سے بھی عاری نہیں ہوں اور یہ طاقت
اس بادشاہ نے بمقابلہ سکھوں کے دکھلائی قوم سکھ کا ظہور بابر شاہ کے وقت میں
ہوا تھا اوس وقت میں یہ نیا فرقہ مشہور ہوا تھا اس فرقہ کا بانی گرو نانک
رحمدل اور عقیل و نرم مزاج آدمی تھا اوسنے اپنے دل میں یہ منصوبہ باندھا کہ ہندوستان
میں دو قوموں کے بہت آدمی بستے ہیں مسلمان اور ہندو کوئی عبادت ایسی تجویز
کرنی چاہیے جس میں یہ دونوں قومیں شامل ہو جاویں چنانچہ اوسنے
دونوں مذہبوں کی کتابوں سے وہ مسائل اور اعتقادات جو دونوں کے نزدیک

مسلم تھے چن کر ایک اپنا گرنتھ بنایا اور اپنے تابعین کو اوسکے مسائل سکھلائے
اور وحدانیت اور جبر اور سزا کا پانا ثابت کیا یہ مسائل ایسے دونون فرقون کے
معتقد علیہ تھے صرف وہی اوسنے لیے تاکہ اس سے کوئی انکار نکرے ایسے
بہت لوگ جانبین کے اوسکے مذہب کو ماننے لگے مگر چونکہ اکبر بادشاہ کے وقت تک سکھ
یہ قوم کچھ طاقت نرکھتی تھی اور مشغول فقیری کی تھی اور رعایا کی مانند رہتی تھی
اسواسطے ایام سلطنت اکبر بادشاہ میں کوئی انسے متعرض نہوا مگر جب اورنگ زیب نے
جہاد پر کمر باندھی اور ان لوگون کو تکلیف دی تو اوسوقت سے یہ قوم خاندان
سلطنت کی سخت دشمن ہوگئی چنانچہ اورنگ زیب نے تیغ بہادر کو جو اوسکے زمانہ
میں اس قوم کا گرو تھا پکڑوا کر مروا ڈالا گرو گوبند سنگھ نے جو گرو تیغ بہادر کا
بیٹا تھا اپنی تمام عمر اس خون کا عوض لینے میں صرف کی اور اوسکی قوم کے
لوگ فقیری ترک کر کے سپاہی اور شہسوار ہوگئے اور بڑے دلاور اور سخت لوٹیرے
ہوگئے پھر اورنگ زیب کی کارآزمودہ فوج کے سامنے انکی کیا حقیقت تھی ایک ہی
لڑائی میں متفرق ہوگئے اور گوبند کے دو بیٹے پکڑے گئے اور قتل کیے گئے
اور اوسکو جلاوطن کردیا وہ اسی غم میں مرا چونکہ جسکا بیڑا اوٹھایا اوسکے تابعین کو
یہ حوصلہ تھا کہ متفق ہوکر لڑیں اور بدستور کوہستان میں چھپے ہوئے
انتظار کرتے تھے کہ اورنگ زیب کے مرنے کی اونکو خبر پہنچی اور سب
اونکو صوبجات شمالی کے قریب آگئے اور فساد اوٹھایا اوسوقت انکا سردار بندہ نامی

ایک سکھ تھا جو گرو گوبند سنگھ کا چیلا اور گدی نشین تھا اور جسنے اپنے تئین
اپنا نام بھی گرو گوبند سنگھ رکھا تھا اوسنے سرہند پر قبضہ کیا اگرچہ اوسنے
سنا کہ شاہ عالم مجھپر چڑھائی کرکے چلا ہے اوسی وقت ابر کے قلعہ مین جو کوہ ہمالہ
مین واقع ہے بھاگ گیا بادشاہ نے وہ قلعہ بھی لیلیا پر بندہ جان بچا کر پہاڑون
کی راہ سے بھاگ گیا ۔

تمام بادشاہان سابق سے شاہ عالم نرم دل اور لائق بادشاہ گذرا ہے وہ بڑا فیاض تھا
اور ہمیشہ مہمات عظیم کو سر کرنے کی کوشش کرتا تھا اگرچہ یہ بادشاہ بڑا دیندار
مسلمان تھا اور بہت خوب اسلام کی حقیقت اوسکی روح اور خون مین پہونچ گئی
تھی مگر پھر بھی اوسنے اپنے ایام حکومت مین ہنود اور بادشاہون کی طرح مذہب کے
لوگون کو بسبب تعصب کے نہین ستایا یہ بادشاہ شہر لاہور مین سنہ ۱۷۱۲ع مین فوت ہوا ۔

معز الدین جہاندار شاہ

۱۷۱۲ع سے ۱۷۱۳ع تک

بہادر شاہ کی وفات کے بعد اوسکے چارون بیٹون مین تخت کے واسطے باہم لڑائی
ہوئی مگر چونکہ بڑے بیٹے معز الدین کا طرفدار نواب ذوالفقار خان تھا جو کہ
اوسوقت مین ایک بڑا طاقتور رئیس تھا اس سبب سے معز الدین کو فتح
ہوئی اور باقی تینون بیٹون کی شکست ہوئی اور لڑائی مین مارے گئے

معزالدین جب تخت پر بیٹھا تو اوسنے اپنا لقب جہاندار شاہ مقرر کیا مگر بڑا
نالائق پادشاہ نکلا سید عبداللہ اور سید حسین نے جو قوم کے سید اور
آپس مین بھائی تھے فرخ سیر کو جو بہادر شاہ کا پوتا تھا پادشاہت کیواسطے
برانگیختہ کیا فرخ سیر نے ملک بنگالہ مین علم بغاوت بلند کرکے جہاندار شاہ اور نواب
ذوالفقار خان کو شکست دی اور وہ دونون مارے گئے اور فرخ سیر ہندوستان کا
پادشاہ ہوگیا جہاندار شاہ نے صرف ایک برس بادشاہت کی ✤

فرخ سیر

سنہ ۱۷۱۳ع سے سنہ ۱۷۱۸ عیسوی تک

اس پادشاہ کے وقت مین سیدون کا بڑا زور ہوگیا تھا چنانچہ فرخ سیر کو
سید عبداللہ اور سید حسین جنھون نے اوسکو تخت دلوایا تھا اپنا غلام تصور
کرتے تھے اور اپنی مرضی کے موافق تمام قلمرو مین احکام جاری کرواتے تھے
اور بڑی قوت پکڑی تھی اس پادشاہ کے وقت مین [illegible] نام سکھ پھر پہاڑ سے
نیچے اوترا اور دریای اٹک کے کنارے پر [illegible] نے اوسکو
شکست دی اور مار ڈالا سید عبداللہ اور سید حسین کی حکومت [illegible] اور امرا
کو رشک ہوا اور آپس مین اسکا چرچا پھیلا اور تمام امرا اون سیدون کی
حکومت و اختیار سے جلنے لگے اور پادشاہ کو بھی اونکی تابعداری ناگوار

معلوم ہوئی اور اوسنے چاہا کہ اب اونکی اطاعت نہ کرے مگر بادشاہ کی یہ
سازش اونپر کھل گئی اسلیے اونھون نے بادشاہ ہی کو مار ڈالا پھر ان سیدون نے
اورنگزیب کے بڑے پوتے کو تخت پر بٹھایا مگر پانچ مہینے کی حکومت کے بعد وہ
مرگیا پھر اونھون نے اوسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا جس نے صرف تین ہی
مہینے بادشاہت کی بعد ازان روشن اختر کو جو بہادر شاہ کا پوتا تھا
تخت نشین کیا اور اوسکا لقب محمد شاہ مقرر کیا گیا ؞

محمد شاہ بادشاہ

سنہ ۱۷۱۹ء سے سنہ ۱۷۴۸ء تک

اس بادشاہزادہ نے پہلے پہل تو بلا عذر سیدون کی خاطرداری اور عزت
بدستور قدیم کی مگر آخر کو اونکی قتل کے درپے ہوا کہ اس عرصہ مین ان دونون
بھائیون یعنے سید عبد اللہ اور سید حسین اور نظام الملک حاکم مالوہ مین
کچھ نااتفاقی ہوگئی اور یہ صلاح ٹھہری کہ بادشاہ مع سید حسین کے اوس سرکش
حاکم مالوہ پر چڑھائی کرین چونکہ سید حسین کے مار ڈالنے کی یہ سازش پہلے ہوچکی
تھی اسلیے اوسکو راہ مین چاکر نے مار ڈالا سید عبد اللہ نے یہ خبر پاکر ایک نیا
بادشاہ قائم کردیا اور اپنے بچاو کی صورت پیدا کرلی مگر اوسکو شکست ہوئی
اور قید کیا گیا ؞

محمد شاہ نے ابھی بہت دنون حکومت بھی نہ کی تھی کہ اوسکی نالیاقتی ظاہر
ہوگئی اور یہ دریافت ہوا کہ وہ بادشاہت کے لائق نہیں ہے کیونکہ اوسکی اوضاع
اور اطوار ایسے خراب تھے کہ اوسکی دو بڑے لئیق وزیر ایک نظام الملک اور دوسرا
سعادت علیخان اوس سے منحرف ہوگئے اور مستقل حاکم ہوگئے نظام الملک نے تو
اپنی حکومت ملک دکھن مین قائم کرلی اور سعادت علیخان نے ملک اودھ مین
علاوہ برین اس نازک وقت مین مرہٹون نے بھی سر اوٹھایا اور ملک کو لوٹ لیا
اور سلطنت لینے کے واسطے لڑائیان لڑے چنانچہ صوبہ مالوہ اور گجرات کو لوٹ کر آگرے
کے دروازے تک چلے آئے یہ حال دیکھکر سعادت علیخان نواب اودھ نے کوچ کیا
اور اوسنے مرہٹون کو ایسا مغلوب کیا کہ اگر بادشاہ اوسکو نہ روک دیتا تو وہ
مرہٹون کا زور بالکل توڑ دیتا مگر بادشاہ نے اوسکو حکم دیا کہ آپ مرہٹون سے
نہ لڑیں کیونکہ بادشاہ اپنے وزیر خاص کو مع سردارون کے اونکے مقابلہ کے واسطے
روانہ کریگا یہ حکم پاکر سعادت علیخان اپنے وطن ذلیل ہوکر پھر گیا مرہٹون کو
جو فرصت ملی اونھون نے دہلی پر حملہ کیا اور بہت سا مال لوٹکر مالوہ کو چلے گئے
اور سوا اسکے تمام قلمرو مین کئی جگہہ لوٹ مار کرنی شروع کردی ❊

علاوہ برین ایک اور بڑا حادثہ ہندوستان مین واقع ہوا جسکا حال
بیان آیندہ بھی ظاہر ہوگا ۔ ملک فارس مین جبکہ خاندان صفوی کو زوال ہوا
تو وہان افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان کو جو کہ پارس کا دارالسلطنت تھا

چھین لیا اور شاہ حسین کو جو اوس ملک کا بادشاہ تھا قتل کر ڈالا اور اوسکی اولاد کو
مار ڈالا اوسکی نسل مین سے ایک لڑکا سمی طہماسپ باقی رہا تھا اس لڑکے نے گڈریون
مین جاکر پناہ لی اونھون نے اوسکی بڑی حمایت کی اون سردارون مین سے
کئی شخص خود بخود حاکم ہوگئے تھے ایک سردار کا نادر نام تھا اوسنے بدل نام
طہماسپ قلیخان رکھا اور اپنی کوشش اور لیاقت سے سپہ سالار ہو کر پھر اصفہان کو
افغانون سے لے لیا اور اوس ملک سے اونھین نکالدیا اور سپاہ کی رضا و رغبت سے
بادشاہ بن گیا اور نادر شاہ اپنا لقب مشہور کیا ۞

نادر شاہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور کابل اور قندھار کو مطیع کرکے
ہندوستان کی حدود پر آ پہونچا اتفاق سے اوسکے ملک کا کوئی آدمی
ہندوستان کو بھاگ آیا تھا نادر شاہ نے ایک قاصد روانہ کیا اور کہلا بھیجا
کہ یہ آدمی میرے حوالہ کیا جاے وہ قاصد جسوقت جلال آباد مین پہونچا تو وہانکے
باشندون نے اوسکو قتل کر ڈالا اور اس ظلم کا انصاف محمد شاہ بادشاہ ہند
نے کچھ نکیا اسلیے نادر شاہ نے اٹک دریا سے اوتر کر ایسا جلد کوچ کیا کہ چار روز کا
راستہ دلی تک رہ گیا اور محمد شاہ کو اوسکے آنے کی خبر تک نہوئی غرضکہ
جھٹ پٹ فوج تیار کی گئی اور نواب سعادت علیخان لڑنے کو بڑھے پر انھون نے
بالکل شکست پائی اور اسیر ہوئے تب نواب سعادت علیخان نے ایک عہدنامہ
نادر شاہ کو اس مضمون کا لکھدیا کہ دو کرور روپیہ لیکر اپنے ملک کو پھر جایئے

نادر کا ارادہ تھا کہ پھر جائے مگر محمد شاہ کی بیوقوفی سے نظام الملک مع محمد شاہ کے نادر شاہ کے
قبضہ مین آگئے اسلیے نادر شاہ آگے بڑھکر دہلی مین آیا اور تخت دہلی پہ بیٹھکر بادشاہ
دہلی ہوگیا دو روز تک تو بڑا انتظام اور چین رہا دوسرے روز رات کو افواہ اوڑا
کہ نادر شاہ مارا گیا یہ خبر سنکر ہندوون نے اوسکی کئی سپاہی مار ڈالے جب نادر شاہ نے یہ حال سنا تو
اوسکو ایسا غصہ آیا کہ اوسنے قتل عام کا حکم دیا رات کو یہ حکم دیا تھا دوپہر تک دہلی کے
کوچون مین خون کی ندیان بہگئین تب حکم دیا کہ اب قتل موقوف ہو اوسیوقت
قتل عام موقوف ہوگیا اور پینتیس دن تک شہر کے لوٹنے کا حکم جاری رہا اس عرصہ
مین جو لوٹ کا مال جمع ہوا تھا تین کروڑ بیس لاکھ روپیہ کا تھا جس مین سے
قریب نصف کے تو ہیرے اور باقی جواہرات تھے یہ سلطنت مغلیہ کی برسون کی
کمائی تھی نادر شاہ نے ہندوستان کو اپنے قبضہ مین رکھنے کی کچھ خواہش نہ کی بلکہ
کابل اور قندھار اور اون صوبجات کو جو دریاے اٹک کی مغرب کیطرف واقع ہین
اپنے قبضہ مین رکھنا مناسب جانا محمد شاہ کو پھر تخت پر بٹھا کر سنہ ۱۷۳۹ء مین ہندوستان
سے کوچ کیا اور اپنی فوج کا کوئی سپاہی ہندوستان مین نہ رکھا ہندوستان سے کوچ کرنے
کی تاریخ سے آٹھ برس کے بعد نادر شاہ بمقام مشہد خراسان مین مارا گیا اور اوسکا
ملک کئی حصون مین منقسم ہوگیا احمد ابدالی جو قوم کا افغان اور ایک افسر ان
نادر شاہ سے تھا یہ حال دیکھکر گھر کو گیا اور وہان جاکر اپنے شہر کا بادشاہ بن بیٹھا
جب اوسنے دیکھا کہ میرا ملک بخلل میرے قبضہ مین رہیگا اور کچھ اندیشہ نہین ہے اوسوقت

اوسکو بھی نادر شاہ کی جہات کا لالچ آیا چنانچہ ۱۷۴۸ء میں اوسنے دریای اٹک سے عبور کر کے شہر سرہند کو آکر غارت کیا اور وزیر کو جو اوس سے لڑنے کو گیا تھا شکست دی اور وہ لڑائی میں مارا بھی گیا اس واقعہ کے بعد محمد شاہ بادشاہ مرگیا اور اوسکا بیٹا احمد شاہ بجای اوسکے تخت پر بیٹھا ٭

احمد شاہ بادشاہ

۱۷۴۸ء سے ۱۷۵۴ء عیسوی تک

اس بادشاہ کی عہد میں دربار میں بڑا ہنگامہ اور فساد رہا کرتا تھا کیونکہ احمد شاہ بادشاہ اور اوسکی وزیر صفدر جنگ میں خانگی رنجش ہمیشہ چلی جاتی تھی چونکہ صفدر جنگ وزیر نے ایک خواجہ سرای شاہی کو جسکو بادشاہ بہت چاہتا تھا مار ڈالا تھا اسلیے بادشاہ اوس سے بہت ناراض تھا چنانچہ اوسنے باعانت امیر الامرا غازی الدین خان کے جو نظام الملک کا پوتا تھا صفدر جنگ کو اپنے دربار سے نکلوا دیا اور غازی الدین کو وزارت دی غازی الدین پہلے وزیر سے بھی بدتر نکلا اسلیے بادشاہ نے اوسکے نکلوانے کی بھی تجویز کی مگر غازی الدین نے بمدد ہلکر ملہار مرہٹہ کی احمد شاہ کو پکڑ کر قید کیا اور اوسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور جہاندار شاہ کی ایک بیٹے کو جسکا خطاب عالمگیر ثانی مشہور ہے تخت پر بٹھادیا ٭

عالمگیر ثانی

۱۷۵۴ء سے ۱۷۵۹ عیسوی تک

اس پادشاہ کی وقت مین تمام قلمرو مین تہلکہ پڑ گیا تھا افغانون نے پنجاب پر حملہ کرکے ملتان اور لاہور پر قبضہ کر لیا اور اوسی نواح مین سکھونکی بھی طاقت اور تعداد بڑھنی شروع ہوگئی اور جاٹون اور روہیلون نے جابجا لوٹ مچادی اور مرہٹی بھی ڈاکہ مارتی پھرتی تھی یہانتک کہ روہیلکھنڈ کی شہر بھی اونھون نے لوٹ لیے ایسے وقت مین غازی الدین نے پھر پنجاب کے فتح کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ ایک عورت کو جو قوم کی پٹھانی تھی اور جسکو احمد شاہ ابدالی لاہور کی حکومت سپرد کر گیا تھا غازی الدین نے گرفتار کر لیا یہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پھر تیسری دفعہ ہندوستان پر چڑھ آیا اور بڑا لشکر لایا اور دہلی مین پہونچکر ۱۷۵۶ء مین اوس شہر کو ایسا غارت اور برباد کیا جیسا کہ نادر شاہ کی ہاتھ سے ۱۷۳۹ء مین ہوا تھا عالمگیر ثانی نے احمد شاہ ابدالی سے درخواست کی کہ کوئی شخص بطور محافظ کی [illegible] یہان مامور کر دیجیے تاکہ غازی الدین جو میر اور وزیر ہی آپکے جانے کے بعد مجھ سے بد نہ پیش آئے چنانچہ اوسنے عالمگیر کی حفاظت کیواسطے قوم روہیلہ کا ایک سردار دہلی مین متعین کر دیا تاکہ وہ غازی الدین کی قوت کو بڑھنے نہ دے غازی الدین نے احمد شاہ ابدالی کی جانے کی بعد مرہٹون کی مدد سے فوراً پادشاہ کو بھی پکڑ لیا اور دارالسلطنت پر بھی اپنا قبضہ کر لیا اور پادشاہ کو مار کر جمنا مین اوسکی لاش پھینک دی مگر اوسوقت اوسکو اپنی جان بچانی دشمنون سے مشکل ہوگئی اور

ہر ایک طرف کا فتنہ و فساد رفع کرسکا اس لیے جاٹون مین جاکر اونھون نے پناہ لی
اب افغانون اور مرہٹون مین لڑائی ہوئی مرہٹون نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے
اور کوئی اونکا حریف نہین دکھائی دیتا تو اونھون نے ملک کا دعوی کیا اور چاہا
کہ ہم ہندوستان کے مالک بنجاوین چنانچہ سکھون سے مدد لیکر دہلی اور آگرہ اور
ملتان اور لاہور اونھون نے فتح کرلیے اور افغانون کو مار کر دریای اٹک کے
پار اوتار دیا یہ خبر سنتے ہی چوتھی دفعہ احمد ابدالی بڑا لشکر لیکر ہندوستان پہ
حملہ آور ہوا اور پانی پت پر ایک جنگ عظیم احمد شاہ ابدالی اور مرہٹون سے
ہوئی جس مین مرہٹون نے شکست پائی اسی ہزار آدمی مرہٹون کا مارا گیا اور
وناست ہیا اونکا سپہ سالار میدان مین کام آیا افغانون کی طرف شجاع الدولہ
صوبہ دار اودھ اور حافظ رحمت خان اور دوندی خان روہیلے تھے اور دوسری
لڑائی سکندرہ کے قریب ہلکر سے ہوئی اوسنے ایسی تباہی اور مصیبت اوٹھائی
کہ اوس میدان سے چند ہمراہیون کے ساتھ وہ خود تو بچ کر بھاگ گیا مگر
سب فوج میدان مین کام آئی ابھی یہ سال پورا نہونے پایا تھا کہ مرہٹون نے
ایک فوج ایک لاکھ چالیس ہزار آدمی کی جمع کی اور اوس فوج کا افسر شیو دیو راے
مرہٹا پیشوا کا بھتیجا تھا اوسنے وزیر سے ملکر اور جاٹون کو ہمراہ لیکر دہلی کی طرف
کوچ کیا احمد شاہ ابدالی دریای جمنا سے پار ہوکر دشمن کے مقابلہ کو گیا اگرچہ اوسکی
فوج دشمن کی فوج کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھتی تھی پر مرہٹون کو جو

سامنے آوین مگر پانی پت کی مورچون پر اونھون نے اگر اپنے تئین چھپایا احمد ابدالی
نے اونکا تعاقب کیا پر کچھ فائدہ نہوا پھر میدان کی لڑائی ہوئی مرہٹون کی فوج
متفرق ہو گئی اور بائیس ہزار قیدی اور پچاس ہزار گھوڑے اور بہت مال غنیمت کا
احمد ابدالی کی ہاتھ آیا نوین ماہ جنوری سنہ ۱۷۶۱ع کو احمد شاہ ابدالی نے دہلی کو چھوڑ کر ولایت کو
کوچ کیا اور عالمگیر ثانی کے بڑے بیٹے عالی گوہر کو جسکا لقب شاہ عالم تھا اور جسکو
غازی الدین نے بروقت مارڈالنے عالمگیر ثانی کے سنہ ۱۷۵۹ع مین تخت پر بٹھا دیا تھا
برای نام بادشاہ کر دیا۔

شاہ عالم ثانی

سنہ ۱۷۵۹ع سے سنہ ۱۸۰۶ع عیسوی تک

شاہ عالم مرہٹون کی مدد سے پھر دہلی پر قابض ہوا لیکن تھوڑے روز کے بعد
غلام قادر ایک روہیلے نے بادشاہ کی آنکھین نکلوا ڈالین اور جب سیندھیا مرہٹون
کے سردار نے دہلی کو فتح کیا تو اوسنے شاہ عالم کو قید مین رکھا اور جبکہ سنہ ۱۸۰۳ع مین
دہلی انگریزون کے قبضہ مین آئی تو اونھون نے ایک لاکھ روپیہ ماہواری تنخواہ
بادشاہ کی مقرر کر دی چنانچہ اوس تاریخ سے اس خاندان مین بادشاہون کی جان
بچی جانا کو اس ملک کی ترقی ہوئی آبادی بڑھ گئی علم ہندوستان مین پھیل گیا
پھیلناک دستے ہو گئین مرہٹون اور جاٹون اور روہیلون اور سب دشمنون کی

سرکوبی ہو گئی سرکار کمپنی بہادر کی عملداری کا خاتمہ ہوئی اور جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
دام ملکہا کی حکومت کے شروع ہونے تک یعنی ۱۸۵۸ء تک گدی نشینان مغلیہ
کو ایک لاکھ روپیہ ماہواری بخشش تنخواہ جاری رہی شاہ عالم ثانی نے اکیس
برس تخت پر بطور یادگار شاہان سابق گزارا ۔

اکبر شاہ ثانی

۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء تک

اوسکا نام ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ہے یہ بیٹا شاہ عالم ثانی کا تھا ۔ تاریخ
ماہ رمضان سنہ ۱۱۷۱ ہجری مطابق ۱۷۵۷ء کے شب چار شنبہ کو پیدا ہوا
اور اپنے باپ شاہ عالم کی وفات کے بعد ۵ رمضان ۱۲۲۱ ہجری مطابق
۱۸۰۶ء روز چار شنبہ کو تخت نشین ہوا اکتیس برس ۵ مہینے اکیس دن صرف اوسی
قلعہ کی حکومت کی بروز جمعہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مطابق
۱۸۳۷ء کو وفات پائی مدت عمر اس بادشاہ کی ۷۹ سال ۳ ماہ اکیس یوم
وفات کے بعد قطب صاحب واقع جنوب دہلی میں مدفون ہوا اگرچہ اس بادشاہ
کے وقت میں کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کے حدود تک بخوبی ہو گئی تھی اور
فوجداری اور دیوانی صاحبان انگریز بہادر کے سپرد تھی الا حدود شاہجہان
قلعہ کا بادشاہ خود فیصلہ کرتے تھے اور لقب بادشاہی اور سکہ شاہی اور چھتر

اور تخت اور قلعہ بدستور سابق اوسکے قبضہ مین رہا +

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

سنہ ۱۸۳۷ع سے سنہ ۱۸۵۷ عیسوی تک

یہ آخر بادشاہ خاندان تیموری کا ہی جسپر اس خاندان کا نام بھی تمام ہوگیا اوسکی تاریخ پیدایش لفظ ابو ظفر سے نکلتی ہی سنہ ۱۱۸۹ ہجری مین پیدا ہوا تھا اوسکو شعر گوئی مین بہت دخل تھا چنانچہ اوسکے اکثر شعر ہندوستان مین ہر ایک آدمی کی زبان پر جاری ہین محفل رقص و سرود مین اوسکی غزلین اکثر گائی جاتی ہین اور محفل حال و قال صوفیان مین اوسکے شعرون پر رقت آتی ہی اس بادشاہ کی تمام عمر کتب تصوف کے مطالعہ اور شعر کہنے اور عیاشی مین صرف ہوئی یہ بادشاہ علم موسیقی مین بھی مہارت کامل رکھتا تھا اور اپنے وقت مین گویا برای نام بادشاہ تھا سرکار کمپنی نے اس خاندان کا نام قائم رکھنے کو کئی تجویزین بہت خوب کی تھین ایک تجویز یہ تھی کہ اس خاندان مین بڑا بیٹا گدی نشین ہوتا رہی اور علاوہ آمدنی (پیتول) شاہی تنخواہ ایک لاکھ روپیہ ماہواری بھی برابر جاری رکھی جاوی بلکہ تجویز تھی کہ چونکہ بادشاہ قرضدار ہی سوا لاکھ روپیہ اوسکو ماہواری دیکر قرض اوسکا ادا کیا جاوی اور سرکار کا ارادہ تھا کہ بادشاہزادونکو تعلیم علم کی جاوے

چنانچہ ایک رئیسہ شاہی مقرر ہونے والا تھا قسمت نے جو گردش کھائی تو فوج
انگریزی بسبب تکرار کی جو انکی افسرون سی کارتوسون کاٹنی کی بابت واقع ہوئی
جسکا حال مفصل خاتمہ حکومت کمپنی بہادر مین لکھونگا منحرف ہو کر
اس بادشاہ کی پاس جا کر جمع ہوئی انگریزون نے دہلی کا محاصرہ کر لیا کئی
لڑائیان ہوئین انجام کار سپاہ مفسد کچھ ماری گئی کچھ بھاگ گئی اس سببی
اس بادشاہ کو انگریزون نے کلکتہ مین لیجا کر مقید رکھا اوسکی بیوی زینت محل اور
مرزا جوان بخت اوسکا چھوٹا بیٹا بھی اوسکے ہمراہ تھا یہ بادشاہ سنہ ۱۲۷۹ ہجری
مطابق ۱۱ - تاریخ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع کو فالج کی بیماری سے فوت ہوا سلسلہ خاندان تیموری
تمام ہوا یہ تاریخ کسی شاعر نے اس بادشاہ کے جلوس اور وفات کی کہی

تاریخ جلوس و وفات سراج الدین ابو ظفر

سراج دین ابو ظفر سا قمر وہ ہوئی جنت ہوا روانہ
کہ جسکی باعث ہجر خوشی سی چمکتا تھا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہوا ہی یہی مطابق اوسکو
۱۲۵۳ھ
سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجھا ہی چراغ دہلی
۱۲۷۹ھ

فقط

تیسرا حصہ

اس مین حکومت انگریزی اور سلطنت شاہان لندن کا بیان ہے

باب اول

عملداری سرکار کمپنی بہادر کی سنہ ۱۸۵۸ عیسوی تک

باب دوم

ختم ہونا حکومت کمپنی بہادر کا اور ہوجانا سلطنت ملکہ معظمہ و الا جاہ کا آئین و کیفیت با فرمانروای لندن کا

باب اول

ابتدای حکومت انگریزی سرکار کمپنی بہادر کی

سنہ ۱۶۰۰ عیسوی سے سنہ ۱۸۴۴ عیسوی تک

اگرچہ بہت سی لڑائیاں اس ہندوستان مین ہو رہی ہین مگر اونمین بعضے ایسی ہین کہ جنکے وقت مین کوئی حادثہ قابل یادداشت نہین گذرا اس لیے اونکا ذکر چھوڑکر صرف مشہور گورنر جنرل جنکا حال یاد رکھنا تاریخ کے سلسلہ کے واسطے ضروری ہے بیان کیا جاتا ہے ۞

وارن ہسٹنگز صاحب لارڈ کارنوالس صاحب سر جان شور صاحب
لارڈ مارننگٹن صاحب لارڈ منٹو صاحب مارکوئیس آف ہیسٹنگز
لارڈ ایمہرسٹ لارڈ ولیم بینٹنگ لارڈ آکلنڈ لارڈ النبرا
لارڈ ہارڈنگ لارڈ ڈلہوسی لارڈ کیننگ لارڈ الجن صاحب کا
ذکر کیا جاتا ہے — ابتدا مین چند سوداگران باشندگان انگلستان نے
ملکہ الیزبتہ صاحبہ سے جو اون ایام مین تخت شاہی انگلنڈ پر جلوس فرما
تھین ایک سند سوداگری کی بدین مضمون حاصل کی کہ یہ لوگ پندرہ برس تک
ہندوستان مین سوداگری کرین اور سوا انکے کوئی شخص باشندہ انگلنڈ کا اس امر کا مجاز
نہو کہ وہ بھی وہان جا کر سوداگری کرے یہ لوگ سنہ ۱۶۰۰ء مین سند لے کر
ہندوستان کو آئے اور بعد انقضا چند مدت کے پھر سند حاصل کی غرضکہ اسیطرح
انکا کام جاری تھا کہ سنہ ۱۶۹۳ء مین چند اور شخص بھی متفق ہوکر بادشاہ انگلستان
سے ملتجی ہوئے کہ ہمکو بھی سند ہندوستان کی سوداگری کی مرحمت ہو چنانچہ
اونھون نے بھی سند پائی دوسری کمپنی جب وارد ہند ہوئی تو ان دونون مین
رشک اور نا اتفاقی ایسی بڑھی کہ ایک کمپنی دوسری کمپنی کی تخریب کی
درپے ہوئی مگر بعد غور اور فکر کے اونکو یہ بات دریافت ہوئی کہ متفق
رہنے سے اسکام کی رونق زیادہ ہوگی اور کوئی دشمن ہم پر زور نہ پاسکے گا
اسلیے سنہ ۱۷۰۲ء مین دونون کمپنیان مل کر متفق ہوگئین چنانچہ اسیطور انکا

لقب ہونا ایسٹ انڈیا کمپنی (یعنی تجار کمپنی ہند) مقرر ہوا
سنہ ۱۶۱۲ء میں باجازت نورالدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ کے اس کمپنی تجار
نے سورت احمدآباد کھمبائت میں چند کارخانجات تجارت کے مقرر کیے اور باجازت
راجہ مدراس کے ایک قلعہ درمیان مدراس کے تعمیر کرایا اوسکا نام قلعہ سینٹ جارج
رکھا جب چارلس دوم بادشاہ انگلستان کی شادی سنہ ۱۶۶۱ء میں شاہ پرتگال کی
بیٹی کیتھرائن سے ہوئی تو بادشاہ پرتگال نے اپنی بیٹی کو جہیز میں چارلس دوم کو
جزیرہ بمبئی عنایت کیا اوسنے یہ جزیرہ کمپنی بہادر کو مرحمت فرمایا
اسلیے کمپنی تجار ہند نے بمبئی کو اپنا دار الحکومت کر لیا پھر سنہ ۱۶۸۹ء میں کمپنی تجار
ہند نے بامید آنکہ کچھ زمینداری اور ریاست اس ملک میں حاصل کرنی
ضرور ہے اور اس خیال سے کہ فتح لوگون نے بہ نسبت سوداگری کے ملکیت میں
زیادہ حاصل کیا ہے ولایت میں تابعی اور تعریف حاصل کی تھی شاہزادہ
عظیم الشان ابن عالمگیر جو بادشاہ فرخ سیر کا باپ تھا اور ان ایام میں
بنگالہ کا صوبہ دار تھا اور اوسے روپیہ کی ضرورت تھی کلکتہ اور اوسکے مضافات
کی زمینداری خریدی اس وقت میں انگریزون کی کوٹھی کلکتہ میں اور ہوگلی
چندر نگر میں اور سورت کی جگہ میں تھی ان تینون کوٹھیان دریا ہوگلی کے
کنارے پر تھیں پھر سنہ ۱۷۱۵ء میں کمپنی تجار ہند نے بارادہ حصول مرام
سفارت ایک ایلچی مع تحائف اور نذر بحضور شاہ فرخ سیر بادشاہ دہلی کے

اوس ایلچی کی ہمراہ ایک ڈاکٹر مسمی ہملٹن صاحب جو فن طبابت مین بڑی مہارت
رکھتا تھا وارد دارالسلطنت شاہ ہند ہوا یہان آکر اوسنی یہ خبر سنی کہ بادشاہ
سخت بیمار ہی اور اوس بیماری کی باعث سی بادشاہ کی شادی جو راجہ جودھپور
کی لڑکی سی قرار پائی تھی جسکا بادشاہ نہایت مشتاق اور عاشق تھا ملتوی
ہوگئی اور ہندوستانی حکیم بادشاہ کی بیماری سی ناچار ہین ہملٹن صاحب
نی علاج کی درخواست کی اور باشتیاق تمام منظور ہوئی آخرکار صحت کے بعد
بادشاہ بہت خوش ہوئے اور ارشاد کیا کہ اس علاج کے عوض جو تم مانگو مین دون
ہملٹن صاحب نے اپنی غرض ذاتی پر توجہ نکرکے اپنی قوم کی بھلائی اور خوش اقبالی
مقدم سمجھکر عرض کی کہ حضور یہ جو کمپنی تجار انگلنڈ بادشاہ کی قلمرو مین سوداگری
کرتے ہین بندہ صرف یہ چاہتا ہی کہ اونکی اجناس کا محصول معاف ہوجاوے
اور کچھ زمین بکار سکونت ہو تاکہ اپنی حفاظت کی واسطی مکانات تعمیر کرکے سپاہ
اور ہتھیار رکھین چنانچہ یہ درخواست فوراً منظور ہوئی اسلیے انگریزون نے
ایک قلعہ کلکتہ مین تعمیر کرکے اوسکا نام فورٹ ولیم رکھا اور زمینداری اپنی
بہت بڑھائی فرانسیس لوگ پانڈیچری پر قابض تھے اونکی گورنر مسٹر ڈوپلی
نے چاہا کہ نظام الملک مظفر جنگ کو پورا صوبہ دار دکھن کا اور اوسکی رشتہ دار
حیدر علی کو نواب کرناٹک کا بناوین انگریزون نے اون دونون کو اپنی خلاف
پایا اور ناصر جنگ ابن نظام الملک کو اپنی سی ملاکی اوسکو کمپنی کا نواب بنانا چاہا

اور نواب محمد علی جو کرناٹک کا نواب تھا اوسی کو اپنی جگہہ پر بحال رکھنا چاہا
چنانچہ اس باعث سے کئی لڑائیاں فراسیسون اور انگریزون مین ہوئین
جنکا انجام یہ ہوا کہ فراسیسون نے شکست پائی اور اونکے کارخانہ جات
تباہ اور برباد ہو گئے ✤

جسوقت نواب سراج الدولہ کہ حریص اور عیاش اور ظالم تھا اپنے
نانا الہ وردیخان صوبہ دار بنگالہ کے بعد مسند نشین صوبہ داری بنگال کا ہوا
تو اوسنے بطمع زر کلکتہ پر حملہ کیا انگریز تاب مقابلہ نہ لا کر جہازون پر
چڑھکر بھاگ گئے پر ایک سو چھالیس آدمی جو قلعہ مین رہ گئے تھے اونکو سراج الدولہ
نے گرفتار کرکے حکم دیا کہ انکو بحفاظت رکھین ہندو لوگ جو پہرے والے تھے
اونھون نے بسبب غلط فہمی کے ایسے ایک تنگ و تاریک مکان مین جہان ہوا
ہوا بھی نہ جاتی تھی اونکو بطور اسباب کے بھر دیا اور صبح تک اونکو اوسی مشقت
اور گرمی مین بند رکھا اسلیے صبحکو ایک سو کیئس آدمی مردہ نکلے جب خبر وحشت اثر
اون انگریزون کو پونہچی جو مدراس مین تھے اونھون نے کرنیل کلایو صاحب بہادر
اور میر بحر واٹسن صاحب کو کلکتہ کی فتح کرنے کے واسطے روانہ کیا چنانچہ
کلایو صاحب بہادر نے پھر کلکتہ کو فتح کیا اور چندر نگر بھی فراسیسون سے
چھین لیا اور نواب سراج الدولہ سے صلح ہو گئی مگر چونکہ کلایو صاحب بہادر کو
نواب سراج الدولہ کے اقرار اور عہد کا اعتبار کامل نتھا اسلیے اوسنے

میر جعفر سے جو الہ وردی خان کا بہنوئی تھا سازش کر کے نواب سراج الدولہ پھر چڑھائی کی اور بمقام پلاسی ۲۳ جون ۱۷۵۷ء مین جنگ کر کے فتح پائی اب انگریزون نے میر جعفر کو ملک بنگالہ کا صوبہ دار مقرر کیا مگر بسبب اسکے کہ وہ نالائق نکلا پھر اوسکو معزول کر کے قاسم علیخان اوسکے داماد کو صوبہ دار بنایا قاسم علیخان نے اول تو رام نراین صوبہ دار پٹنہ کو قید کیا اور اوسکا مکان اور خزانہ لوٹا اور پھر اوس بیگناہ کو قتل کروا ڈالا ٭

چونکہ سرکار کمپنی کے اجناس پر محصول معاف تھا اسلیے وہ انگریز بھی جو کمپنی کے ملازم تھے اپنے مال اور اسباب کا محصول نہ دیا کرتے تھے اور اگر کبھی نواب کے نوکر اونسے تقاضا کرتے تھے تو اونکو پکڑ لیجاتے تھے اور اونکی بری گت بناتے تھے یہ حال دیکھکر نواب نے کئی بار کلکتہ کو لکھا پر کچھ جواب نپایا اسلیے نواب نے تنگ ہوکر ہندوستانی سوداگرون سے بھی محصول لینا معاف کردیا یہ بات انگریزون کو ناگوار گذری کیونکہ اونکا اسمین نقصان تھا اسلیے نواب کو اونھون نے لکھا کہ ہندوستانی سوداگرون سے محصول لینا معاف نکرو نواب نے کچھ جواب دیا اور یہ امر لڑائی کا باعث ہوا فوراً جنگ برپا ہوئی نواب نے شکست پاکر شجاع الدولہ صوبہ دار اودھ سے پناہ لی انگریزون سے میر جعفر کو پھر مسند حکومت پر بٹھا دیا ۱۷۶۵ء مین نواب قاسم علیخان نے چڑھائی کی اور نواب اودھ شاہ عالم بادشاہ دہلی کو اپنی کمک پر

چڑھا کر لایا یہ لڑائی مقام بکسر پر ہوئی انگریزوں نے فتح پائی اور شاہ عالم بھی انگریزوں کے بس میں آ گئے ۔

وارن ہیسٹنگز اول گورنر جنرل

سنہ ۱۷۷۴ عیسوی سے سنہ ۱۷۸۵ عیسوی تک

یہ صاحب اول گورنر جنرل ملک بنگالہ کو مقرر ہو کر سنہ ۱۷۷۲ء میں ولایت سے ہندوستان میں آئے انھوں نے نواب حیدر علی اور ٹیپو کو شکست دی مرہٹوں کو مغلوب کیا نواب [illegible] بنارس کا [illegible] اسی گورنر جنرل کے وقت میں [illegible] شہر [illegible] وقت میں کمپنی بہت کم طاقت تھی [illegible] گورنری اور [illegible] ۔

لارڈ کارنوالس دوم گورنر جنرل

سنہ ۱۷۸۶ عیسوی سے سنہ ۱۷۹۳ عیسوی تک

اس گورنر جنرل کے [illegible] ٹیپو سلطان [illegible] نظام حیدرآباد اور انگریزوں [illegible] کیا ۔ اور نواب لکھنؤ سے [illegible]

عہدنامہ لکھوایا۔ کئی لڑائیاں سلطان ٹیپو سے اوسکے وقت مین ہوئین
انگریزون کو فتح ہوئی ۔ سرنگاپٹم دارالسلطنت ملک ٹیپو کو محصور کیا
سلطان ٹیپو نے نصف ملک اور تین کروڑ دو لاکھ روپیہ سرکار کمپنی کو
دیکر اور اپنے دو لڑکے بطور اوّل انگریزون کو سپرد کیے صلح کی اور
راجہ پٹیالہ اور نظام الملک جو انگریزون کی رفاقت مین تھے اونکو بھی کچھ
ملک دیا۔ اس گورنر جنرل کے وقت مین قوانین مالی اور ملکی
ایجاد ہوئے یہ صاحب ۱۷۹۳ء مین انگلستان کو تشریف لے گئے۔

سر جان شور سوم گورنر جنرل

۱۷۹۳ عیسوی سے ۱۷۹۸ء تک

جبکہ لارڈ کارنوالس گورنر جنرل ولایت کو چلے گئے تو سر جان شور صاحب ہندوستان کے گورنر ہوئے اونھون نے اپنے وقت مین [illegible] اور لڑائیون اور جھگڑون سے صلح رکھی۔

لارڈ مارنگٹن چہارم گورنر جنرل

۱۷۹۸ عیسوی سے ۱۸۰۵ عیسوی تک

یہ صاحب [illegible] آخر کو مارکوئیس ولزلی ہی مشہور تھی جبکہ یہ ہندوستان کو روانہ ہوئے۔

ممتاز ہوئے تو ٹیپو سلطان نے پھر سر اوٹھایا اور اوسنے فساد برپا کرکے انگریزون کے مقابلہ پر آیا فوج انگریزی نے اوسکو شکست دی اور سرنگاپاٹم کو فتح کیا اور ٹیپو مارا گیا پر اوسکے خاندان کیلیے سرکار کمپنی نے کچھ وظیفہ مقرر کر دیا اور میسور کی ریاست وہان کے قدیم راجہ کو دیدی۔ اور نواب اودھ سے پھر اوسنے عہدنامہ لکھایا گیا۔ اسی عہد مین راجہ سیندھیا اور راگھوجی بھونسلا راجہ برار سے کئی لڑائیان ہوئین دونون راجاؤن نے شکست پائی۔ اسیوقت مین دہلی اور آگرہ اور صوبہ اوڑیسہ جس مین کہ مندر جگناتھ کا واقع ہے انگریزون نے مرہٹون کے قبضے سے چھوڑایا اور خود اوسپر حاکم ہوئے اور تمام مشرقی حصہ گنگا کا اور مغربی حصہ گجرات کا احاطہ سلطنت کمپنی بہادر مین داخل ہوا۔ ایک لڑائی راجہ ہولکر سے بھی ہوئی جس مین انگریز فتحیاب ہوئے مگر بعد صلح کے راجہ ہولکر کو اوسکا ملک سرکار نے دیدیا سنہ ۱۸۰۵ء مین لارڈ لیک صاحب نے بھرتپور کا محاصرہ کیا اگرچہ چار دفعہ بھرتپور پر چڑھائی کی پر ایک دفعہ بھی کامیاب نہوئے*

کارنوالس گورنر سابق

سنہ ۱۸۰۵ عیسوی سے سنہ ۱۸۰۵ء تک

سنہ ۱۸۰۵ء مین کارنوالس صاحب پھر گورنر جنرل مقرر ہوکر ہندوستان مین

آئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد اونھون نے انتقال کیا اور بجاے اونکے سرجارج بارلو صاحب قائم مقام مقرر ہوئے +

لارڈ منٹو پنجم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۰۷ء سے سنہ ۱۸۱۳ء عیسوی تک

سنہ ۱۸۰۷ء مین لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان کو مقرر ہوکر آئے اونکے وقت مین جزیرہ موریشس اور جاوا جو کہ فراسیسون اور ہالنڈیون کے قبضہ مین تھے مفتوح ہوکر قبضہ سرکار کمپنی بہادر مین آئے +

مارکوئیس آف ہیسٹنگز ششم گورنر جنرل ہند

سنہ ۱۸۱۳ء سے سنہ ۱۸۲۳ء تک

یہ صاحب ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ء کو گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر کلکتہ مین وارد ہوئے اونکے ایام حکومت مین راجہ نیپال سے لڑائی ہوئی اور اوسکا تھوڑا سا ملک زیر حکومت انگریزی آیا - پیشوا باجی راؤ اور راجہ ناگپور دونون برسر پرخاش ہوکر انگریزون کے مقابلہ کو میدان مین آئے جنگ عظیم دونون سے ہوئی آخرکو دونون راجہ پکڑے گئے اور مقید ہوئے اور اونکا ملک سرکار کمپنی بہادر کے قبضہ مین آیا اترس کا

قلعہ اسی عہد مین مفتوح ہوا۔ پنڈارون سے بھی انھین گورنر جنرل کی تین
لڑائی ہوئی اور وہ قوم متفرق ہو گئی۔ شہر دہلی مین ایک بلوہ بسبب مقرر کرنے
محصول کے بکھیڑا کی ہوا اور اسکا بانی مفتی محمد عوض تھا اسی وقت مین
۵ اپریل سنہ ۱۸۱۶ع کو اس بلوہ کو دفع کیا آخر ایک لڑائی ہوئی جسکے سبب سے
دو ہزار آدمی جانبین کے مارے گئے۔ راجہ ہولکر کے سردارون نے بھی سامان
لڑائی کا کیا پر آخر کو ہار گئے اور ملک بھی اپنے ہاتھ سے کھو بیٹھے اور جب
صلح قرار پائی تو سرکار انگریزی نے ملک پونا اور کچھ مرہٹون کا ملک
تو رہنے دیا پر باقی ملک کے سب علاقے سیواجی کی اولاد کو جو ملک ستارا کے
حاکم تھے بخش دیے اور بجای آپا صاحب جو ناگپور کو جو قید سے بھاگ گیا
تھا قدیم راجہ کے پوتے کو مسند ریاست پر بٹھا دیا ان تدبیرون سے اکثر
اضلاع ہندوستان زیر فرمان کمپنی بہادر کے اسی گورنر کے عہد مین ہو گئے۔

لارڈ آمہرسٹ گورنر جنرل

سنہ ۱۸۲۳ عیسوی سے سنہ ۱۸۲۸ع تک

یہ صاحب سنہ ۱۸۲۳ع مین گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے انکے وقت
مین برہما کی لڑائی ہوئی وجہ اسکی یہ تھی کہ باشندگان اراکان یعنی قوم
بنظر ظلم اور تعدی حاکم برہما کے اپنا ملک چھوڑ کر سرکار کمپنی بہادر کی

عملداری مین آبسے تھے اسیلیے راجہ برہما اور حاکم اراکان انگریزون سے ناراض ہوگئے اور جزیرہ شاہ پوری پر جو کمپنی بہادر کے قبضہ مین تھا برہما کی فوج سے حملہ کیا انگریزون نے اونکا مقابلہ کیا یعنی کیا یہ لڑائی ۱۸۲۴ء مین ہوئی سرکار کمپنی کی فوج رنگون کو فتح کرکے آوا تک جا پہونچی اسلیے والی برہما نے آسام اور اراکان اور تناسرم کے صوبے سرکار کمپنی بہادر کے حوالے کیے اور ایک کروڑ روپیہ نقد دیا تب صلح سرکار سے ہوئی اسی گورنر کے وقت مین قلعہ بھرتپور فتح ہوا تھا

لارڈ ولیم بینٹنک ہشتم گورنر جنرل

۱۸۲۷ء عیسوی سے ۱۸۳۶ء عیسوی تک

بعد ازان لارڈ ولیم بینٹنک گورنر ہوئے اونھون نے ایک رسم بد یعنی ستی ہونا ہندوستان سے یک قلم موقوف کردیا صرف راجہ کورگ نے سرکشی کی تھی اوس نے شکست پائی اور قید ہوا اور ملک اوسکا سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھ آیا پھر یہ صاحب استعفا دیکر ولایت کو چلے گئے اور تا تجویز ثانی اونکی مقام پر سر چارلس مٹکاف صاحب عہدہ گورنری ہندوستان پر مامور ہوئے اونھون نے ہندوستان کے اخبار نویسون کو اجازت دی کہ جو بات واقع مین ظلم یا بے انتظامی کی کسی حاکم یا خود گورنمنٹ سے ہو وہ

بشرطیکہ صحیح ہو درج اخبار کردیا گیا اس وقت تک زن معطل ہوئی آزاد ہین۔

لارڈ آکلینڈ ہم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۳۶ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک

۴- جولائی سنہ ۱۸۳۶ء کو لارڈ آکلنڈ صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر آئی اس عہد مین شاہ چین سے خصومت کی بنیاد پڑی اور بسبب اسکے کہ افواہ عام تھا کہ روسی لوگ ہندوستان پر حملہ کرین گے اور اس خیال سے بھی کہ حقدار کو حق ملے جنگ افغانستان شروع ہوئی چنانچہ اس لڑائی کا مختصر حال اس مقام پر لکھا جاتا ہی-

جنگ افغانستان

شاہ شجاع کو جو ملک کابل و افغانستان کا بادشاہ تھا فتح خان نے تخت سے اوتار کر محمد شاہ برادر شاہ شجاع کو تخت پر بٹھایا اور خود تمام کار و بار سلطنت کا فاعل مختار و متصرف ہو گیا اسی اثنا مین ایک اور واقعہ یہ ہوا کہ حاکم ہرات شاہ ایران سے پھر گیا اور اوسنے محصول سالانہ بھی ادا نہ کیا اسلئے شاہ ایران نے ہرات کا محاصرہ کیا محمد شاہ بادشاہ جدید کابل کو جب یہ خبر پہنچی کہ میرے بھائی پر شاہ ایران نے چڑھائی کی ہے

اوسنے ایک فوج جرار سرکردگی فتح خان اپنے وزیر عظم کے ایرانیون کے مقابلہ پر
روانہ کی بعد مقابلہ سخت کے شاہ ایران نے شکست کھائی اور اوسکی
فوج پارس کو مراجعت کر گئی چونکہ فتح خان وزیر کابل طامع اور حریص
اور بدباطن تھا اوسنے ہرات مین داخل ہوکر بادشاہ کے بھائی کو گرفتار کیا
اور اوسکے مال و خزانہ پر قابض ہوکے بطمع زر کثیر محلسرا مین گھسکر سب
عورتون کو بے پردہ کر کے جواہرات و زیور کی تلاش کی شاہزادہ کامران
ولد محمد شاہ والی کابل کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی کہ اس وزیر نامعقول نے
میری چچا کی ایسی بعزتی کی کہ جسکے سننے سے شرم آتی ہے تب اوسنے موقع
پاکر اوس وزیر بدتدبیر کو قید کیا اور اوسکی آنکھین اوس جرم کی باداش مین
نکلوا ڈالین اور محمد شاہ والی کابل نے بعد پانچ یا چھ مہینے کے اوسکو قتل کیا
محمد عظیم خان جو بڑا بھائی فتح خان وزیر مقتول کا تھا یہ خبر سنکے منحرف ہوگیا
اور اوسنے ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو پھر تخت پر بٹھلاؤن مگر بسبب اسکے
کہ ایکدن شاہ شجاع نے محمد عظیم کے کسی دوست کو پالکی مین بیٹھے ہوے
دیکھا تھا اور بسبب بے ادبی کے اوس سے بہت ناراض ہوا تھا محمد عظیم نے
پھر اوس سے ناراض ہوکر ارادہ کیا کہ کسی اور شخص کو تخت پر بٹھاوے
ایوب شاہ برادر شاہ شجاع عظیم خان کے لشکر مین گیا اور کہا کہ مجھکو کابل کا
بادشاہ کر دو مین صرف اپنے نام کا سکہ اور خطبہ پڑھوانا چاہتا ہون

بادشاہ بنا دو اور حکومت خود کرو چونکہ اوسکی مرضی کی موافق یہ شخص ملگیا اسلیے اوسنے اوسکو تخت پر بیٹھا دیا مگر سنہ ۱۸۲۳ء مین بعد انتقال محمد عظیم خان کے اوسکے بیٹون اور بھائیون مین کئی لڑائیان ہوئین انجام کار اونھون نے ملک آپس مین تقسیم کر لیا پر ملک ہرات شاہ محمد کی قبضہ مین رہا چنانچہ اوسکا بیٹا کامران وہان کا بادشاہ بدستور سابق رہا ❊

ایوب شاہ یہ حال دیکھکر کابل سے بھاگا اور رنجیت سنگہ کے پاس آیا جسنے اوسکا کچھ روزینہ مقرر کر دیا یہ حال دیکھکر دوست محمد خان اپنے برادر زادہ پر غالب آکر حاکم کابل ہو گیا شیر ولی خان قندھار پر قابض ہوا سلطان محمد خان پشاور پر صوبہ بلخ اور کشمیر شاہ بخارا نے چھین لیا بکمال بدعملی اور بے بندوبستی ہو گئی ❊

چونکہ دوست محمد خان بکمال ظلم اور زیادتی کرتا تھا اور جس شخص کے پاس کچھ مال یا اسباب پاتا تھا تہمت لگا کر چھین لیتا تھا اسلیے رعیت اوسسے بہت بیزار تھی یہ حال رنجیت سنگہ نے دیکھکر پشاور پر ... مین ایک ور اوسکو اپنی سلطنت مین ملا لیا اسی اثنا مین دوست ... سے محصول سالانہ ہوا کہ پنجاب پر حملہ کرے اور رنجیت سنگہ کا ارادہ ... اہ بادشاہ جدید کرنے کا ہوا دوست محمد خان کو انہون سے مدد لینے کی ... ہائی کی ہے

اور اونکو روسیون سی اور شاہ شجاع الملک جو اصل مین مالک سلطنت کا تھا
وہ بہت مظلوم تھا اوسکی مدد کرنی بھی سرکار کو ضرور تھی اسی کو زر حملہ
بہادری کے واسطے حملہ کابل کے فوج جمع کی اور بہت سی تکلیفات اوٹھا کر فوج
انگریزی قندھار مین پونہچی اور بدون مقابلہ کے شہر مین داخل ہوئی
کیونکہ سردار لوگ شہر چہوڑ کر بہاگ گئے تھے شہر قندھار مین شجاع الملک
شاہ افغانستان مشہور کیا گیا سلامی توپون کی سر ہوئی اور بعد
تخت نشینی کے ہر ایک نی نذر گذرانی ✽

۲۱ — جولائی کو سپاہ انگریزی قریب قلعہ غزنی کے پونہچی چونکہ قلعہ شکن توپ ہمراہ فوج
انگریزی کی ہمراہ نہ تہین اسلیے سرکاری فوج نے ارادہ حملہ کا کیا
تین بجے رات کو انگریزون نی قلعہ پہ حملہ کیا اور بارود کی تہیلیان
دروازون مین لٹکا کر اوڑائین بارود کی تہیلیان اوڑتی ہی قلعہ
کے دروازے گر پڑے فوج انگریزی داخل قلعہ ہوئی افغان بڑی
بہادری سی لڑے لیکن بڑی خونریزی کے بعد قلعۂ مذکور جو کہ تمام ایشیا
دیکھا تھا اور بہت مشہور اور مضبوط تھا باسانی تمام فتح ہوگیا ✽
پھر اوس سے نار اوبل پہ چڑھائی ہوئی ۶ — تاریخ اگست کو کابل مین پونہچے
امیر دوست محمد خان اپنا اسباب وغیرہ چھوڑ کر ہزارہ کے پہاڑون مین جو
بادشاہ کر و وہ علاقہ مین بہاگ گیا اوسی وقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نی

وفات پائی اہلی سکھون کی فوج جو کابل کو گئی تھی فی الحال شکستہ ہوگئی ٭
غرضکہ بعد فتح کابل اور قندھار اور تخت نشینی شاہ شجاع کی فوج انگریزی نے
درۂ خیبر اور پشاور سے ہندوستان کو مراجعت کی قوم افغان نے یہ مشہور کیا
کہ شاہ شجاع نے اپنی قوم کو فرنگیون کے ہاتھ بیچا ہی اور اوسنے اپنے
ملک کے آدمیون سے دغا کی اور دین محمدی چھوڑکر عیسوی مذہب اختیار
کرلیا ہی چنانچہ اسی باعث سے سید حسین حاکم قلعہ کونا نے پادشاہ کو
ایک خط گستاخانہ اس مضمون سے لکھا کہ روسی لوگ اس طرف کو
آنے والے ہین ہین اونسے جا ملونگا یہ خط دیکھکے سر ڈبلیو میکناٹن صاحب
نے جو ایک حصہ فوج کا لیکر ہندوستان کو مراجعت کیا چاہتے تھے
اوس باغی کی سزادہی کے واسطے کرنیل چیرڈ صاحب کو روانہ کیا
اس سپاہ نے راہ مین بہت تکلیف اوٹھائی بارش بشدت فوج پر ہوئی
اور برف اسقدر پڑی کہ سپاہیون کی ٹانگین بالکل سُن ہوگئین
غرضکہ بعد برداشت کرنے تکلیفات بیشمار کے فوج انگریزی ۱۸ ماہ
جنوری سنہ ۱۸۴۰ع کو قلعہ کونا پر پونہچی اور اس قلعہ کو جو باغی سید حسین کا
مسکن تھا فتح کیا ٭
اگرچہ دوست محمد خان حکومت کابل سے بالکل مایوس ہوگیا تھا مگر چونکہ
تمام رعیت شاہ شجاع الملک سے ناراض تھی اسلیئے دوست محمد خان نے

مسلمان حاکمون سے اسباب پر سازش کی کہ انگریزون کو ملک افغانستان سے
نکالدینا چاہیے شاہ بخارا نے سب سے زیادہ اپنی تئین معین مددگار دوست محمد خان کا
ظاہر کرکے اوسکو لکھا کہ میرے پاس تم چلے آو اور مطلب اوسکا یہ تھا کہ جب
دوست محمد خان اوسکے پاس آجاوے تو جواہرات اور زیور جو اوسکے خاندان کے
پاس ہے چھین لیوے مگر چونکہ دوست محمد خان عقیل تھا تن تنہا اوسکے پاس گیا
اسلیے شاہ بخارا اوس سے بہت ناراض ہوا اور اوسکو قید کر لیا مگر بعد چند روز
کے دوست محمد خان نے پہرہ والون کو رشوت دیکر قید سے نجات پائی
اور کابل کو بھاگ آیا +

جبکہ دوست محمد خان شاہ بخارا کے پاس مقید تھا اوسوقت بلوچون اور
انگریزون مین کئی لڑائیان ہوئی تھین مگر انگریزون کی فتح ہوئی پر تشنگی
اور گرمی نے فوج انگریزی کو ناچار کر دیا تھا القصہ دوست محمد خان نے قید سے
رہائی پاکر اور کابل مین آکر فوج جمع کی قلعات جسکو جنرل ولشائر صاحب نے
فتح کیا تھا محراب خان کے لڑکے نے چھین لیا قوم بلوچ ہر طرف منحرف ہوکر
انگریزونکی تخریب کے درپے ہوئی دشمنون نے خبر آمد و رفت بالکل بند کردی
اگرچہ کئی لڑائیان چھوٹے چھوٹے سردارون سے جو دوست محمد خان کے
طرفدار تھے ہوئی تھین پر جبکہ یہ خبر پہنچی کہ خان موصوف نے مقام سیغان مین
فوج جمع کی ہے اوسوقت کرنیل سالر صاحب تھوڑی فوج لیکر مقام بامیان کو گئے

روانہ ہوئے اور ایک لڑائی ہوئی جسمین ڈاکٹر لارڈ اور تین افسر مارے گئے اور بہت سے مجروح ہوئے ٭

اگرچہ دوست محمد خان کا ارادہ بالکل بھاگنے کا ہو گیا تھا پر شام کو سر ولیم مکناٹن صاحب سے اسنے پناہ لی اسلیے خان موصوف کو پہلے پشاور کو اور وہان سے ہمراہ تو بیون اور باقی خاندان کے لودھیانہ کو بھیجدیا اب ہر حصے ملک کے آثار اچھے اور بندوبست بھی ہوتا جاتا تھا پر ایک ناگہانی بلوے دوسری نومبر ۱۸۴۱ء کو شہر کابل مین ہوا یہ تحقیق نہین ہوا کہ باعث اس بلوے کا کیا تھا بعضے کہتے ہین کہ مسلمانون نے بسبب اختلاف مذہب یہ بغاوت کی تھی — بعضے کہتے ہین کہ شاہ زمان اسکا بانی تھا بعضے بیان کرتے ہین کہ شاہ شجاع الملک خود شریک تھا اور افواہ یہ ہے کہ اکبر خان بیٹا دوست محمد خان کا اس بلوے عام کا بانی تھا اسکا حال یہ ہے کہ ان باغیون نے سر الیگزینڈر برنس صاحب اور تین اور افسران انگریزیکو جو کہ دربار شجاع الملک سے پھر کر آتے تھے اثنای راہ مین مار ڈالا اور بعد ازان بازار اور مکانات افسران انگریزی اور خزانہ شاہی کو غارت کیا اوس وقت سے آخر ماہ دسمبر تک فوج انگریزی پٹھانون سے لڑتی رہی اور اکثر فتحیاب ہوئی لیکن جبکہ انکو سب باتون سے تکلیف پہنچی اونھون نے یہ ارادہ کیا کہ افغانونکی پناہ مین آوین اسلیے سر ولیم مکناٹن صاحب مع اور چار افسرن کے اکبر خان کے پاس شرائط مصالحہ مقرر کرنے کے واسطے گئے پر اکبر خان نے صاحب موصوف کی تقریر سے ناراض ہو کر اونکو قتل کیا غرضکہ بعد منعقد ہونے عہد و پیمان کے

فوج انگریزی پانچوین جنوری سنہ ۱۸۴۲ع کو جلال آباد کی طرف روانہ ہوئی لیکن
افغانون نے فوج انگریزی پر ایسا حملہ کیا کہ اونکو مراجعت کرنا گویا ایک لڑائی
تھی اسلیے اس حالت مین انگریزون نے اپنی بیویونکو محمد اکبر خان کی پناہ مین شہر
کابل کے اندر بھیجنا مناسب سمجھکر اونکے سپرد کر دیا ۔

جبکہ اس بلوے کی خبر جنرل نات صاحب کو جو قندھار مین تھے پہونچی تو اونھون نے
کرنیل مکلارن صاحب کو مفسدون کی تنبیہ اور تادیب کے واسطے روانہ کیا اگر یہ فوج
کابل مین پہونچ جاتی تو یقین تھا کہ فوج انگریزی کو اسقدر تکلیف نہوتی اور
نہ اسقدر سپاہی تباہ ہوتی یہ فوج غزنی کے قریب پہونچی تو بسبب کثرت بارش
و شدت برف کے پھر قندھار کو مراجعت کی افغانون نے بعد فتح کرنے کابل
اور غزنی کے پھر قندھار پر حملہ کیا لیکن جنرل نات صاحب نے اونکو شکست دی
اکثر لڑائیون مین افغانون نے شکست کھائی پھر کئی نامور افسران انگریزی
ان لڑائیون مین کام آئے ۔

لارڈ النبرا صاحب دہم گورنر جنرل ہند

سنہ ۱۸۴۲ عیسوی سے سنہ ۱۸۴۴ عیسوی تک

جنگ کابل ابھی ختم نہونے پائی تھی کہ آخر ماہ فروری سنہ ۱۸۴۲ع مین لارڈ النبرا صاحب
گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہو کر وارد کلکتہ ہوئے اونکے عہد مین ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۲ع

مین ایک اور ایسا ہنگامہ کابل مین برپا ہوا کہ اوسمین شاہ شجاع بھی مقتول ہوا اور فوت
جنرل نات صاحب نے جو قندھار مین مقیم تھی غزنی کو پھر فتح کر کے تباہ اور برباد کر دیا
اور ایک جنگ عظیم کے بعد فوج انگریزی نے جانب ہند مراجعت کی پر اکبر خان نے
اون سب بیبیون کو جو اوسکے سپرد تھین اس شرط پر رہائی دینے کا اقرار کیا کہ اوسکے
باپ دوست محمد خان کو سرکار کمپنی بہادر رہا کر کے کابل کو بھجوا دے چونکہ سرکار کمپنی کو
افغانستان سے زیادہ علاقہ رکھنا آیندہ کو منظور نہ تھا اسلیے دوست محمد خان کو قید سے
آزاد کر کے کابل جانے کی اجازت دیدی چنانچہ وہ کابل مین آکر سابق دستور
اس جگہ کا بادشاہ ہو گیا اور اوسی جگہ اب تک حکومت کرتا رہا اب ٢٦ مئی
سنہ ١٨٦٣ع مطابق ٧ ذی الحجہ سنہ ١٢٧٩ ہجری کو بیمار ہو کر مقام ہرات مین
اوس شہر کے فتح کرنے کے بعد جو اوسکے قبضہ سے نکل گیا تھا راہی ملک بقا ہوا

جنگ سندھ

جبکہ انگریزون نے افغانستان پر حملہ کیا تھا تو وہ فوج انگریزی جو احاطہ بمبئی سے
کمک کو آئی تھی اوسکو امرای سندھ نے اپنی ملک سے راستہ دینے سے انکار کیا تھا اور
وہ عہد و مواثیق جو مابین سرکار انگریزی اور نواب سندھ کے سابق مین کبھی
ہوئے تھے اونکے ایفا مین بھی اونکو انکار تھا اسلیے سرکار کمپنی بہادر کی فوج نے
حیدرآباد سندھ اور کراچی پر حملہ کیا اور دونون شہرون کو فتح کر لیا

اس لڑائی مین انگریزون کی فتح ہونے سے امرای سندھ ایسے خائف ہوگئے کہ تین لاکھ روپیہ چار ہزار سپاہ انگریزی کو واسطے دینا منظور کر لیا اور نصف محاصل ملک کا بھی بطور خراج سرکار انگریزی کو دینا مان لیا چنانچہ لارڈ ایلنبرا صاحب بہادر نے سر چارلس نیپیر صاحب کو فوج انگریزی کا افسر اول مقرر کر کے اوس ملک کے انصرام اور انتظام کے واسطے روانہ کیا۔

اوسوقت مین میر رستم علی ایک امیر خیرپور کا جو سن رسیدہ اور تجربہ کار تھا اور سرگروہ بھائیون کا تھا اوس نے یہ چاہا کہ اپنے بیٹے کو اپنا ولیعہد اپنی حین حیات مین مقرر کر دے تاکہ وہ اوسکی وفات کے بعد اوسکا گدی نشین ہو یہ حال دیکھکر اوسکے بھائی علی مراد نے سر چارلس نیپیر صاحب بہادر کو لکھا کہ حسب دستور ملک سندھ کے مین مستحق گدی کا ہون آپ میری مدد فرمائین نیپیر صاحب نے جنکا ارادہ یہ تھا کہ اس ملک کے حاکم کو انگریزون کا تابعدار رکھین اوسکی مدد کا اقرار کر لیا اور میر رستم علی کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے بھائی کے پاس چلے جاؤ چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا پر چند روز کے بعد پچھتا کر مع اپنے خاندان اور ہمراہیون کے بھاگا اور قلعہ امام گڈھ مین اوسنے پناہ لی نیپیر صاحب بہادر نے تین سو آدمیون کے ہمراہ قلعہ مذکور کو فتح کیا اور میر رستم علی سے وہان کی حکومت چھین کر اوسکے بھائی کے حوالے کر دی اس سبب سے تمام بلوچ سرکار انگریزی سے ناراض ہو گئے اور درپے فساد ہوئے چنانچہ جانبین مین ایک سخت

لڑائی ہوئی جس مین ایک سو پچانوے سرکاری آدمی مجروح اور باسٹھ مقتول ہوئے پر کہتے ہین کہ طرف مخالف کے پانچہزار آدمی ضائع ہوئے ❊

علاوہ اسکے ایک اور لڑائی شیر محمد حاکم میرپور سے ہوئی تھی اس لڑائی مین بھی کئی نامور انگریزافسر مارے گئے تھے اور بہت سے مجروح ہوئے تھے غرض کئی لڑائیون کے بعد ملک سندھ انگریزون کے قبضہ مین آیا اور کمپنی کے دشمن بالکل پامال اور تباہ ہوگئے ❊

جنگ گوالیار

جبکہ دولت راو سیندھیا راجہ گوالیار ۱۸۴۳ع مین بلا اولاد مر گیا تو اوسکی رانی بیوہ نے سلطنت پر قبضہ کرکے پہلے تو اپنے خاندان سے کسی شخص کو مسند ریاست پر بٹھانا چاہا لیکن جب وہ اس ارادہ مین کامیاب نہ ہوئی تو لاچار ہوکر خاندان سیندھیا سے ایک لڑکا گود لیا اور جب وہ بالغ ہوا تو کاروبار سلطنت کا خود انجام دینے لگا کچھ تنازعہ اور فساد کے بعد اوس لڑکے نے جب اختیار کل حاصل کر لیا تو مہارانی صاحبہ آگرہ کو چلی گئین مدت تک اسبات کا جھگڑا رہا کہ مہارانی صاحبہ کے خرچ کے واسطے کسقدر روپیہ ماہواری مقرر ہونا چاہیے اور کونسا مکان اونکے رہنے کے لیے تجویز کرنا چاہیے یہ باتین ابھی تک فیصل ہونے پائی تھین کہ مہاراجہ گوالیار ۱۸۴۳ع مین ابھی نابالغ تھا مرگیا ❊

مہاراجہ متوفی کی بیوہ نے جسکی عمر تیرہ برس کی تھی بصلاح ارکان سلطنت بھاگیرتھ
کو جو عزیز قریب مہاراج کا تھا گود لیکر گدی پر بٹھایا کرنیل سپیر صاحب نے یہ
چاہا کہ داما صاحب کو جو ماموں راجہ متوفی کا تھا عہدہ وزارت کا عنایت ہو
چنانچہ بروز جلوس مہاراجہ بھاگیرتھ راو کے خلعت وزارت داما صاحب کو عنایت ہوا
پر اکیسوین مئی ۱۸۴۳ء کو رانی صاحبہ نے وزیر موصوف کی شکایت ریزیڈنٹ
صاحب بہادر کو لکھی اور چند روز کے بعد عہدہ وزارت سے اوسکو معزول کردیا
اور اوسکی جگہہ دادا خاصکی والا کو وزیر اعظم مقرر کیا وہ مہارانی صاحبہ کو ہر طرح کی
خراب صلاحین دینی لگا اسوقت حقیقت مین بالکل اختیار فوج کی ہاتھہ مین تھا
فوج جو چاہتی تھی سو کرتی تھی یہ فوج دارالسلطنت مین دولت راو کے
عہد سے رہا کرتی تھی اور وہ تعداد مین چودہ ہزار آدمی تھی - جب اس کی
خبر گورنر جنرل کو پہنچی کہ دربار گوالیار نے داما صاحب کو نکالدیا ہے اور ان
شخصونکو جو سلطنت انگریزی کی برخلاف عمل کرتے تھے اختیار حکومت کا
دیا ہے تو اونھون نے حکم دیا کہ قریب دریای چنبل کی فوج جمع کیجاوی اس عرصہ مین کہ
فوج وہان جمع ہوتی جاتی تھی گوالیار مین تنازع اور فساد بڑھتا گیا
مہارانی نے ریزیڈنٹ صاحب کو جو بمقام دھولپور خفا ہوکر چلے گئے تھے کئی بار
لکھا کہ تم یہان آؤ اونھون نے صرف یہ جواب دیا کہ جب تک دادا خاصکی والا گرفتار ہو
کر سپرد نہ کیا جائیگا یا جرمانہ دیکر شہر بدر نہوگا مین ہرگز شہر مین قدم نرکھونگا

اسی اثنا مین گورنر جنرل صاحب بہادر نے ارادہ کیا کہ گوالیار کیطرف کوچ کیجیے اور وہ
فساد جو مدت سے درمیان سلطنت انگریزی اور مہارانی صاحبہ کے رہتا ہی رفع کیجیے
سیندھیا کی فوج نے دادا خاصگی والہ کو قید کرکے انگریزون کے سپرد کر دیا اور ماہ
دسمبر مین گورنر جنرل صاحب بہادر بھی ملک سیندھیا مین جا پہنچے ایک
لڑائی مقام مہاراجپور مین درمیان انگریزون اور مرہٹون کے واقع ہوئی اگرچہ
اس لڑائی مین مرہٹے بہت بہادری اور دلاوری سے جم کر لڑے اور انگریزون کے
آدمی بہت ضائع بھی ہوئے پر آخر کو شکست کھائی +

سوای اوسکے دو اور لڑائیان ایک مقام چانداپرا اور دوسری موضع پنیر مین ہوئ
اور ان مین بھی مرہٹون نے شکست کھائی ان سب لڑائیون کے بعد رانی صاحبہ
نے صلح کی درخواست کی اور حسب مرضی انگریزون کے شرائط عہدنامہ مقرر ہوئے
اسوقت سے خاندان سیندھیا کی طاقت اور حشمت بالکل جاتی رہی اگرچہ راجہ
گوالیار جو بالفعل گدی پر ہین خاندان سیندھیا سے ہین اور اونہین کے نام سے
بالکل کاروبار سلطنت ہوتا ہی لیکن حقیقت مین ان مہاراج کو کچھ اختیار نہین
اور نہ کسی ایسے شخص کو جو خلاف مرضی انگریزون کی ہو نوکر رکھہ سکتے ہین غرض کہ
اب سلطنت گوالیار کی برای نام ہی ہے +

چونکہ کورٹ آف دائرکٹرس اس انتظام مین لارڈ النبرا صاحب سے ناراض ہوئے
اور اونھون نے ان لڑائیون کو جو گورنر جنرل اور امرای سندھ اور مہاراجہ گوالیار

مین ہوئی تھین بہت نامناسب جانا اسلیئے اونکو ملزم ٹھہراکر ولایت کو طلب کیا
اور اونکی جگہہ لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کو ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر کیا *

لارڈ ہارڈنگ یازدہم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۴۴ عیسوی سے سنہ ۱۸۴۸ عیسوی تک

۲۳ - جولائی سنہ ۱۸۴۴ع کو یہ صاحب بعہدۂ گورنری ہند کلکتہ مین وارد ہوئے
یہ گورنر نہایت عقیل اور مدبر اور کہنہ سال تھے اونکا دلی ارادہ یہ تھا کہ ہندوستان
مین جاکر سب رئیسون اور امیرون سے صلح و آشتی پیش آوُن گا اور کسی کی بربادی
کے درپے نہون گا مگر مشیت ایزدی یون تھی کہ حکومت سکھون کی نیست و نابود
ہونیکی بنیاد اس گورنر کی ہاتھ سے قائم ہوا سیلئے پنجاب کا ہنگامہ برپا ہوا جسکا
بیان آگے آتا ہے - اسی گورنر جنرل نے ایک قانون اس مضمون کا جاری کیا تھا
کہ طلبای مدارس جو سرکاری مدرسون مین پڑھکر تیار ہون اونکو اور لوگون پر
جو تربیت یافتۂ مدارس سرکاری نہون درباب اعطای عہدہای جلیل
ترجیح دینی مناسب ہے *

جنگ پنجاب

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ابتدا اور عروج کا بیان

چونکہ مقام بیان جنگ پنجاب کا ہی اسواسطے سلطنت پنجاب کے بانی یعنی مہاراجہ
رنجیت سنگھ کا مختصر حال بیان کرنا یہان مناسب ہی تاکہ طلبا کو اوسکی
اصل ونسل سے واقفیت پیدا ہو ایک شخص غریب کشتکار مسمی بیسو پنجاب کی
کسی گاون مین رہا کرتا تھا اوسکے بیٹے مسمی نودہ سنگھ کا بیاہ ایک زمیندار
مسمی گلاب سنگھ جھیٹھیہ کی بیٹی کیساتھ ہوا اوس سے تین لڑکے پیدا ہوئے
جبکہ نودہ سنگھ ۱۷۵۰ع مین مرگیا تو اوسکی بڑے بیٹے چڑت سنگھ نے اپنی بھائیون
دل سنگھ اور چودہ سنگھ کی اتفاق سے موضع گوجرانوالہ مین ایک گڑھی تعمیر کی
چونکہ چڑت سنگھ گوجرانوالہ کی گڑھی پر قبضہ رکھتا تھا اس سبب سے اور سردار
اوسکی تعظیم وتکریم کرتے تھے اور اوسکی خوش تقریری اور شیرین بانی سے
بھی خوش رہتے تھے بعد ازان مہان سنگھ کو خطاب سرداری کا ملا یہ شخص
مہاراجہ رنجیت سنگھ کا باپ تھا جبکہ مہان سنگھ نے وفات پائی مہاراجہ رنجیت سنگھ
کی عمر اوسوقت صرف بارہ برس کی تھی لیکن آثار خوش اقبالی اوسکی پیشانی
سے ظاہر تھی غرض کہ پانچ برس تک اوسکی ساس سدا کور اور اوسکی والدہ نے
کاروبار ریاست کو انجام دیا لیکن ۱۷۹۳ع مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اپنی
والدہ کو مار ڈالا اور خود ریاست پر قابض ہوا ۱۷۹۶ع اور ۱۷۹۷ع مین
شاہ زمان پسر شاہ تیمور متوفی حاکم کابل نے پنجاب پر حملہ کیا مہاراجہ رنجیت سنگھ
تاب مقابلہ کی نہ لاکر ستلج کے اس پار چلا آیا اور تاخت وتاراج کرنے لگا

شاہ زمان نی بعد فتح کرنے لاہور کی کابل کو مراجعت کی اور تین سکھ سرداروں
یعنی چیت سنگہ مہر سنگہ اور صاحب سنگہ کو لاہور کا حاکم مقرر کر گیا مہاراجہ رنجیت سنگہ
یہ خبر سنکر لاہور مین آیا اور اوس شہر کا محاصرہ کر کر ان تینون سرداروں سے
جو کہ نالائق اور بیوقوف اور عیاش تھے شہر لاہور چھین لیا *
جبکہ شاہ زمان کابل کو لوٹ گیا تھا تو اوسکی چند توپین دریا مین رہ گئی تھین
اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اون توپون کو دریا سی نکلوا کر شاہ موصوف کی
پاس بھجوا دیا تھا اسلیے وہ مہاراجہ رنجیت سنگہ سی ایسا خوش ہوا کہ اوسکو ایک سند
لاہور پر قبضہ کرنے کے واسطے عطا کی *
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور پر قبضہ کرکے چار طرف اپنی حکومت پھیلانی
شروع کی چنانچہ پشاور ملتان کشمیر امرتسر جو مسلمانون کی قبضہ
مین تھے لے لیے اور ہر لڑائی مین افغانون کو شکست دی اوسکی پاس
فوج بہت برجستہ و شائستہ تھی اور ایسا خوش اقبال تھا کہ اوس نے
کبھی شکست نہین کھائی یہ مہاراجہ بہت عقلمند اور مدبر اور صاحب اقبال
پنجاب مین گذرا ہی ۲۷ جون ۱۸۳۹ع کو اوسنے وفات پائی اور اوسکی
نعش مع چند رانیون کی جلادی گئی *
بعد مرنے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے اس ملک کا انتظام خراب ہو گیا
اور بڑی بے انتظامی پڑ گئی *

وزیر دھیان سنگہ نے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت سے مدار المہام سلطنت پنجاب کا
تھا اور حقیقت میں مثل اپنے آقا کے عقلمند اور مدبر تھا کھڑک سنگہ
پسر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو گدی نشین کیا پر یہ مہاراجہ بڑا کم ہمت اور بے عزم تھا
اور چونکہ وہ ایک نالائق شخص سے یعنی چیت سنگہ کی صلاح پر عمل کرتا تھا بلکہ اوسکو
امور سلطنت میں دخیل کیا چاہتا تھا اس سبب سے وزیر دھیان سنگہ اور کنور نونہال سنگہ
کھڑک سنگہ کے بیٹے نے بہت ناراض ہوکر باہم صلاح کی اور اوس مکان میں جہاں
کھڑک سنگہ اور چیت سنگہ دونوں سوتے تھے جاکے چیت سنگہ کو قتل کر ڈالا
اوسوقت سے کھڑک سنگہ برائے نام راجہ رہ گیا اور حقیقت میں کنور نونہال سنگہ
بالکل کاروبار سلطنت کے انجام دیتا تھا اور جبکہ ماہ نومبر سنہ ۱۸۴۰ء میں کھڑک سنگہ نے
وفات پائی تو لوگوں کو یقین تھا کہ کنور نونہال سنگہ اب رونق افروز گدی کے
ہوونگے اور موافق عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پھر بندوبست اس ملک کا
ہو جائیگا اور سب بدانتظامی رفع ہوگی لیکن لوگوں کے اندیشہ کے برخلاف
کچھ اور ہی بات ظہور میں آئی یعنی اوس روز جبکہ کنور نونہال سنگہ اپنے باپ کو
جلا کر آتے تھے قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تھے ہی ایک سنگی شہتیر قلعہ کے دروازہ کا
کنور نونہال سنگہ کے سر پر آپڑا جسکے صدمہ سے کنور موصوف بھی راہی ملک بقا ہوا
اوسکے بعد راجہ دھیان سنگہ وزیر مہاراج نے ایک قاصد اپنے بھائی
راجہ گلاب سنگہ کے پاس بھیجا اور دوسرا کنور شیر سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے بیٹے پاس

بھیجا

بھیجا اور کنور موصوف کو یہ لکھا کہ اگر آپ پنجاب کے راجہ ہوا چاہتے ہین تو ایکدن
رات کو لاہور مین تشریف لائیے سو وقت چند کنور جو والدہ کنور نونہال سنگھ
کی تھی خود سر حاکم ہونا چاہتی تھی اسلیے اوسکی یہ مرضی ہوئی کہ شیر سنگھ کو گدی نشین
نہونے دے اور خود کاروبار سلطنت پر حاوی رہے +
القصہ جب گلاب سنگھ لاہور مین آیا تو برخلاف توقع باشندگان شہر اور راجہ دھیان سنگھ
کی رانی صاحبہ کیطرف ہو گیا اور شیر سنگھ سے لڑنے کو تیار ہوا +
شیر سنگھ نے جب یہ سنا کہ رانی صاحبہ میری تخریب کے درپے ہین اوسنے اپنی
دار السلطنہ پٹیالہ کو مراجعت کی لیکن تھوڑے عرصے کے بعد بصلاح جنرل ونتورا صاحب
پھر لاہور مین آیا بہت دنتک شیر سنگھ اور گلاب سنگھ کی فوج سے چھوٹی چھوٹی لڑائیان
ہوتی رہین انجام کار وہ سکھ جو لاہور کے قلعہ پر متعین تھے اپنی پچھلی تنخواہ کے
نملنے کے سبب سے شیر سنگھ سے آملے اس طرح سے شہر لاہور پر شیر سنگھ کا قبضہ ہو گیا +
شیر سنگھ خود تو بڑا عیاش تھا پر تمام کاروبار سلطنت اوسکا وزیر کرتا تھا ایکروز
مہاراج شیر سنگھ سوارون کا جائزہ لے رہا تھا کہ اجیت سنگھ بہ بہانہ دکھلانے
ایک بندوق کے کنور شیر سنگھ کے پاس آیا اور اوسکو اوس بندوق سے ہلاک کیا
اور اوسی وزیر کا بیٹا شیر سنگھ کا بھی مارا گیا اس طرح سے اس سلطنت مین پھر بڑی ابتری
پڑ گئی وزیر دھیان سنگھ بھی انہی قاتلون کے ہاتھ سے مقتول ہوا چنانچہ
اوسکے بیٹے ہیرا سنگھ نے کیمپ مین جا کر مہاراجہ شیر سنگھ و اپنے باپ کے قتل کا حال ظاہر کیا

اور سپاہیون سے کہا کہ اگر تم میری شریک ہوگی تو مین تمھاری تنخواہ مین اضافہ کرون گا
فوج سکہ تخمیناً قریب پچاس ہزار کی تھی مجرد سننے اس بات کے خوش ہوئی اور اوسکے
ساتھ سر دینے پر مستعد ہوگئی چنانچہ ہیرا سنگہ نے فوج ہمراہ لیکر قلعہ لاہور پر حملہ کیا اور
بعد ایک خفیف لڑائی کے شہر پر قابض ہوگیا اور ان مخالفون کو جنھون نے
اوسکے باپ دھیان سنگہ وزیر کو اور مہاراجہ شیر سنگہ کو قتل کیا تھا تہ تیغ کر کے
اونکی نعشون کو کوچہ بکوچہ گھسیٹوایا ۔

دلیپ سنگہ بیٹا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا جسکو کہ مفسدون نے بعد قتل شیر سنگہ کے
تخت پر بٹھایا تھا سابق دستور تخت سلطنت پر قائم رہا اور ہیرا سنگہ اوسکا وزیر
ہوا لیکن جندا مہارانی لاہور کی اور اوسکا بھائی جواہر سنگہ اس ہیرا سنگہ سے حسد
رکھتے تھے اور ہمیشہ اوسکی تخریب کے ساعی رہتے تھے انجام کار فوج نے بھی اس
بہادر کا ساتھ نہ دیا اور وہ مع اپنے چند ہمراہیون کے قریب لاہور کے لڑائی مین
بھاگتا ہوا مارا گیا اب بجای اوسکے جواہر سنگہ وزیر اعظم ہوا لیکن یہ بڑا ہی
عیاش اور کم ہمت آدمی تھا ۔

فوج سکہ باضافہ تنخواہ ہر سپہ سالار سے ملجاتی تھی اور ہر انقلاب پر اضافہ
تنخواہ کی درخواست کرتی تھی چنانچہ عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ مین پیادونکی
تنخواہ آٹھ روپیہ تھی وہ جواہر سنگہ کے وقت مین بارہ روپیہ ہوگئی ۔
اسوقت مین پشورا سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے بیٹے نے سلطنت کا دعوی کیا

اور فوج کثیر جمع کرنے لگا اور ہر سپاہی سے کہا کہ مین بروقت کامیابی اپنے
مقصد کی ہر ایک آدمی کو کنٹھے طلائی قیمتی ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ کے عنایت
کرونگا جواہر سنگھ وزیر مہاراجہ دلیپ سنگھ کا یہ بات سنکر بہت گھبرایا اور
فوج سے کہا کہ تم باغی سے جاکر لڑو اونھون نے کہا کہ ہم رنجیت سنگھ کی لڑکی سے
ہرگز نہ لڑینگے بلکہ بعضے اونمین سے پشورا سنگھ کی مدد کیواسطے مستعد ہوگئے
جواہر سنگھ نے امداد فوج سے مایوس ہوکر کم ہمتی اور دغابازی کی اور ایک
خط رانی صاحبہ کیطرف سے کسی اپنے دوست کے ہاتھ پشورا سنگھ کے پاس
بدیں مضمون بھجوادیا کہ تمھارے واسطے آمدنی ایک لاکھ روپیہ کی اضلاع شمالی سے
تجویز ہوگئی ہے اسلیے تمکو چاہیے کہ دعوی سلطنت سے دستبردار ہو جاؤ +
جبکہ کنور پشورا سنگھ اس خط کو کہ ملک الموت کا پیغام تھا ملاحظہ کرنے لگا
قاصد نے تلوار نیام سے کھینچکر اوسے قتل کیا جو فوج کہ ایک مہینے کی رخصت لیکر گئی
تھی یہ خبر سنکر طیش مین آئی اور بلاطلب خود بخود لاہور مین آکر میگزین
وغیرہ پر قابض ہوگئی اور مقام میا میر پر جمع ہوکر جواہر سنگھ کی طلبی کی
اور کہلا بھیجا کہ اگر وہ حاضر نہوا تو قلعہ پر حملہ کیا جاویگا اوسوقت رانی جنداں صاحبہ
کو اپنے بیٹے دلیپ سنگھ کیطرف سے نہایت خوف ہوا تھا اسلیے اونھون نے اپنے
بھائی کو سمجھایا کہ تم فوج مین جاؤ اگر نہ جاؤگے تو سپاہ قلعہ پر چڑھ آویگی
چنانچہ وہ مع مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ہاتھی پر سوار ہوکر اور رانی صاحبہ کو بھی

ساتھ لیکر فوج کیطرف گیا وہان پہونچتے ہی فوج نے رانی صاحبہ کو ایک خیمہ
مین بٹھلا دیا اور راجہ صاحب کو ہاتھی سے اوتار کر اونکی مان کے پاس بھیجدیا اور
جواہر سنگھ سے پشورا سنگھ کے قتل کا باعث دریافت کیا یہ اجل رسیدہ کچھ جواب
باصواب نہ دے سکا اسلیے فوج نے اوسکو مع اوسکے رفقا کے کہ اوسکے ہم پیالہ و
ہم نوالہ تھے قتل کیا اب مقام غور ہے کہ بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کیسی ابتری
اور بے انتظامی اور خودسری ہوگئی تھی اور سردار لوگ کیسے بے ایمان اور عیاش
ہوگئے تھے۔ فوج کو اسقدر انعام دیا گیا کہ خزانہ خالی ہوگیا اور اوسوقت مین
امور ریاست کی ذمہ داری کرنا گویا اپنی موت کو آپ بلانا تھا +

جبکہ سلطنت کی یہ حالت تھی اور انتظام کی یہ صورت فوج سکھ جسکی تعداد
مین اسّی ہزار تھی مع دو ضرب توپ کے دریای ستلج سے عبور کرکے ماہ اکتوبر
سنہ ۱۸۴۵ع مین بطمع نہب غارت سرحد انگریزی پر حملہ آور ہوئی اور جبراً
سرداروں کو بھی اپنے ہمراہ لے گئی دسوین دسمبر سے دسوین فروری سنہ ۱۸۴۶ع تک
چار بڑی لڑائیان سکھون اور انگریزون مین ہوئین چنانچہ ایک لڑائی مین
تو یہ حال ہوا کہ سکھ اس بہادری اور جوانمردی سے لڑے اور اسقدر پای ثبات
میدان جنگ مین جمایا کہ دونون طرفون کو شکست کا خوف برابر تھا لیکن
بخوش اقبالی سے انگریزون کو فتح کلی نصیب ہوئی +

جنگِ اول لڑائی مقام مدکی مین ۱۸ - دسمبر سنہ ۱۸۴۵ع کو ہوئی

اور اوسمین سکھون کی شکست ہوئی اور اونکی چند ضرب توپ بہین انگریزون کے
قبضہ مین آگئین اور اس مین بہت سی افسران نامور انگریزی کام آئے
اور بہت سے مجروح ہوئے +

جنگ دوم دوسری لڑائی مقام پھیروشہر پر بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۸۴۵ء عیسوی
ہوئی اس لڑائی مین سکھون کی پاس کچھ اوپر سو ضرب توپ تھی اور اونکی
آتشباری سی بہت سی انگریزی سپاہی ضائع ہوئی اور چونکہ انگریزون کے
پاس چھوٹی چھوٹی توپین تھین تو وہ کچھ نکرسکے لیکن فوج سرکاری نے
یکبارگی اونپر حملہ کیا اور اونکے مورچون پر جا گری فوج انگریزی کو پہونچتے ہی
سکھ بکمال شجاعت اور مردانگی سے لڑی اور اس سبب سی انگریز اونکی توپون پر
قابض نہوسکے جسوقت کہ آدھی رات گذری سکھون نے ایک توپ ایسی موقع پر
لا کر لگائی کہ اوس سے بہت سی افسران فوج انگریزی مجروح و مقتول ہوئی لیکن
جبکہ فوج نے اونپر حملہ کیا وہ توپ چھوڑکر بھاگ گئی پراسپر بھی جب چاندنی
کے اوجالے سے دشمن کو انگریزی فوج منظر آتی تھی ایک آدھ باڑھ مارتی تھی
اسی طرح پر فوج انگریزی نے بڑی مصیبت سی یہ رات بسر کی صبح ہوتے ہی
انگریزون نے حملہ کیا اور فتح حاصل کی اس لڑائی مین ۷۳ ضرب توپ قبضہ
سپاہ انگریزی مین آئی تھوڑی دیر گذری تھی کہ سردار تیج سنگھ تیس ہزار
سوار سے فوج انگریزی پر حملہ آور ہوا اور اس بہادری سی لڑا کہ فوج انگریزکو

پس پاہو تا پڑا سکھون کی طرف سے برابر باڑھین پڑتی تھین اور چونکہ انگریزون کے پاس گولہ باروت وغیرہ نہین رہا تھا لہذا اونکی طرف سے ایک گولی بھی نکلتی تھی اسلیے کمانڈرن چیف صاحب نے لاچار ہوکر سوارون کو حملہ کرنے کا حکم دیا اور اونکے وسیلے سے سپاہی آگے بڑھے اور نتیجہ وسکا یہ ہوا کہ دشمن کی فوج بھاگ نکلی اور فتح انگریزون کو نصیب ہوئی +

جنگ سوم تیسری لڑائی مقام الیوال پہ بتاریخ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۴۶ء مین واقع ہوئی اسمین بہت سے عہدہ داران نامور انگریزی ضائع ہوئے اور اکثر مجروح ہوے گو کہ سکھہ اس لڑائی مین بھی کمال شجاعت سے لڑے لیکن موافق اپنی عادت کے میدان جنگ سے اس جلدی سے بھاگے کہ اونکے بہت سے آدمی دریای ستلج مین ڈوب کر مر گئے +

جنگ چہارم چوتھی لڑائی مقام سوبراون مین ۱۰ تاریخ فروری سنہ ۱۸۴۶ء کو ہوئی اسمین بھی سکھون کو شکست ہوئی اور انگریزی فوج دریای ستلج سے عبور کر کے داخل پنجاب ہوئی بعد ازان درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ وارث سلطنت پنجاب کے صلح ہو گئی اور آیندہ کیواسطے صلحنامہ جانبین سے لکھا گیا جسکا لکھنا اس جگہہ موجب طول بلا طائل ہے اور ایک اقرار نامہ راجہ گلاب سنگھ سے لیکر ملک کوہستانی اوسکے سپرد کیا گیا کیونکہ وہ موجب دفع فساد ہمدیگر اور باعث مصالحت و رفع شور و شر ہوا تھا

والی لاہور نے ایک کرور روپیہ کے عوض صوبہ کشمیر سرکار کمپنی کو دیا تھا اب
سرکار نے اوسی قدر روپیہ کو صوبۂ مذکور مہاراجہ گلاب سنگہ کے حوالے کیا جب
فوج مہاراجہ گلاب سنگہ کی واسطے دخل کشمیر کے گئی تو شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر نے
اوسکو دخل نہ دیا بلکہ اوسکی فوج کو کئی شکستین دین اسلیے کچھہ فوج سرکار لاہور کی
اور کچھہ فوج انگریزی واسطے تنبیہ اور تادیب شیخ مذکور کے روانہ کی گئی شیخ مذکور
نے فتح کشتی کا سامان دیکھکر ریزیڈنٹ کو لکھہ بھیجا کہ مین وزیر لال سنگہ کے بہکانے سے
منحرف ہو گیا تھا اور میرا اسمین کچھہ قصور نہین ہے چنانچہ اپنے کلام کی صداقت
کے واسطے تین خط دستخطی وزیر لال سنگہ کے اوسنے پیش کیے اس لیے واسطے تحقیقات
اس مقدمہ کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور اسمین لال سنگہ ملزم ہوا اور اس سبب سے
سرکار نے وزیر مذکور کو مقید کرکے اکبر آباد کو روانہ کیا عہدہ وزارت سے راجہ لال سنگہ کے
معزول ہونے کے بعد اہالی دربار لاہور نے گورنمنٹ انگریزی سے واسطے حفاظت
مہاراجہ دلیپ سنگہ کے کہ ابھی خردسال تھے اور واسطے بند و بست ملک کے
کہ موجب آرام خلائق کا ہو درخواست کی اس لیے بنظر استدعا اون لوگون کے
۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع کو کچھہ شرائط جدیدہ بترمیم صلحنامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع
سرکار کمپنی بہادر اور دربار لاہور کے قرار پائی جسکا ذکر کرنا موجب تطویل ہے +
جس وقت سے کہ رانی چندہ صاحبہ سے اونکا ہمراز راجہ لال سنگہ جدا ہوا تھا وہ
بہت شکستہ خاطر اور رنجیدہ تھین بلکہ اسی سبب سے ارکان سلطنت سے ناحق

کشیدہ خاطر رہا کرتی تھین جب کسی شخص کو کسی صورت سے وہ مضرت پونہچا سکین
تو مہاراجہ دلیپ سنگہ کو برخلاف ارکان سلطنت کی ورغلان کر برہم کر دیتین
چونکہ یہ بات انتظام حکومت کی برخلاف اور خطرناک تھی ایلیے گورنر جنرل صاحب
بہادر نے باتفاق رای ممبران دربار لاہور کے یہ تجویز کی کہ رانی صاحبہ کو مہاراجہ
دلیپ سنگہ سے علیحدہ رکھنا مناسب ہے چنانچہ بیسوین تاریخ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۷ ع
کو انہین وطن چھوڑنا پڑا اور قلعہ شیخوپورہ مین جو اونکے رہنے کے واسطے مقرر ہوا تھا
اور شہر لاہور سے ۲۵ میل دور ہے رہنا پڑا یہ واقعات ایام حکومت لارڈ
ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل مین ظہور مین آئی *

لارڈ ڈلہوسی صاحب دوازدہم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۴۸ عیسوی سے سنہ ۱۸۵۶ عیسوی تک

ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۸ ع مین لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل مقرر ہو کر آئی انکی
ایام حکومت مین رانی چندہ صاحبہ نے باتفاق رای چند سرداران لاہور مثل
گنگا رام منشی رانی صاحبہ اور کاہن سنگہ وغیرہ یہ تجویز کی کہ جسقدر انگریز
لاہور کی چھاونی مین ہین انکو زہر دیکر مار ڈالنا چاہیے چنانچہ یہ تجویز
ان ظالم بدبختون نے کی کہ جملہ خدمتگاران اور خانساماں بسکوٹ گھر اور اکثر حکام
کے طعام پزون کو جو بسکوٹ مین زہر ملفوف کر آوین اپنی سے متفق کرکے

بہت سا روپیہ انکو دینے کا وعدہ کیا اور نقد روپیہ پیشگی اس کام کیواسطے
نوکرون کو تقسیم بھی کر دیا اور تجویز یہ ٹھہری کہ جس روز صاحب لوگون کا
کوئی بڑا کھانا اسکوٹ گھر مین ہو اوس روز سب کو زہر دو بعد پوری ہونے
اس کام کے تمکو سوا اس نقد روپیہ کی جاگیرین اور انعام کثیر مرحمت ہوگا پر یہ راز
پیشتر آنے روز موعود کے کھل گیا اسلیے گنگا رام اور کاہن سنگھ مع جملہ
خدمتگاران اور خانسامان کے جو کہ اس تجویز اور منصوبہ مین شریک تھے
پھانسی ہوئی اور رانی صاحبہ کو بنارس مین رہنے کا حکم ہوا چنانچہ رانی صاحبہ
کاشی جی کو روانہ کی گئین چند ماہ وہان رہ کر ایک روز پوشیدہ ہوگئین اور
ڈاک مین بیٹھ کر راجہ نیپال کے پاس بھاگ گئین اور وہان کئی برس تک رہین
اور ان ایام مین یعنی ۱۸۶۲ء مین حسب خواہش مہاراجہ دلیپ سنگھ کہ وہ
انگلستان مین رہتے ہین ولایت کو تشریف لے گئین تھوڑے دنون وہان رہکر
۱۸۶۳ء مین رانی صاحبہ نے وفات پائی ٭

جنگ ملتان

یہ لڑائی بھی لارڈ ڈلہوسی صاحب کے وقت مین ہوئی اور اسکا اصل حال
یہ ہے کہ دیوان مولراج قوم کا کھتری باشندہ قصبہ اکال گڑھ کا تھا جو ضلع
گوجرانوالہ کا ایک قصبہ ہے وہ بجاے اپنے باپ کے دربار لاہور کیطرف سے صوبہ ملتان کا

منتظم تھا چونکہ اوسکے وقت میں کسی طرح کی بدانتظامی ظہور میں آئی تھی اسلیے
دربار لاہور نے اوس سے استعفا طلب کیا اور اوسنے بخیال اسکے کہ صرف دھمکی ہے
میرا استعفا منظور نہوگا فوراً استعفا لکھکر روانہ کیا وہ استعفا یہان منظور ہوگیا
اور دربار لاہور نے بجاے اوسکے صوبہ ملتان کا ناظم ایک سکھہ مقرر کرکے
قلعہ ملتان کی کاروبار اور کنجیون کی دلانے کے واسطے دو انگریزون یعنی ایک
وینس اگنیو صاحب اور دوسرے لفٹننٹ اینڈرسن صاحب کو اوسکے ہمراہ ملتان کو
روانہ کردیا دیوان مذکور کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی اسلیے اوس نے
اون انگریزون کو مار ڈالا اور باغی ہوکر بسر فساد ہوگیا جب یہ خبر انگریزونکو
پہونچی تو اونھون نے فوج کشی کی اور نواب بھاولپور سے مدد طلب کی نواب نے
بھی فوج کی کمک دی اور ایک بڑی بھاری لڑائی بسرکردگی کپتان
ایڈورڈ صاحب ۱۸ جون ۱۸۴۸ع کو ہوئی ملتان کی فوج بھی کمال
بہادری اور جوانمردی سے لڑی صبح سے دو بجے تک لڑائی ہوتی رہی آخرکار
ملتان کی فوج شکست کھاکر بھاگ نکلی اور کئی ضرب توپ سرکار کمپنی کے ہاتھ آئی
یکم جولائی سنہ صدر کو قلعہ ملتان کی فصیل کے نیچے ایک اور لڑائی ہوئی
اس لڑائی میں مولراج بذات خود لڑتا رہا لیکن اتفاق سے ایک گولہ اوسکے
ہاتھی کے ہودہ میں جو لگا تو اوسکے صدمہ سے وہ ہاتھی پر سے نیچے گر پڑا اور
ایک گھوڑے پر سوار ہوکر ملتان کو بھاگ گیا یہ لڑائی چھ گھنٹہ تک رہی

اگرچہ ملتانی لوگ کمال شجاعت سے لڑے پر انگریزی فوج کے سامنے زیادہ نہ ٹھہر سکے
آٹھویں اگست سنہ صدر کو فوج انگریزی نے دیوان مولراج پر حملہ کیا اور
ایک گانوں سے جہاں اوسکا لشکر پڑا تھا اوسکو مار کر ہٹا دیا اور اس گانوں پر
فوج انگریزی قابض ہو گئی دشمن کی فوج ایک باغیچہ میں کہ اوس گانوں کے قریب تھا
بھاگ کر مقیم ہوئی اور وہاں سے دن بھر گولہ اندازی کرتی رہی اخیر فوج انگریزی نے
پھر کر اوس باغ پر حملہ کیا ڈیڑھ گھنٹے تک وہاں لڑائی رہی عہدہ داران انگریزی
جو جنگہائے سابق پنجاب میں شریک تھے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہمنے سکھوں کو ایسی
جوانمردی سے لڑتے ہوئے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی اونکی توپیں ایسی جلد جلد
چلتی تھیں اس لڑائی میں کئی افسران انگریزی مجروح و مقتول ہوئے بعد ازاں
فوج سرکاری نے قلعہ ملتان کا محاصرہ کیا اور یقین تھا کہ قلعہ جلد فتح ہو جاتا
لیکن چونکہ راجہ شیر سنگہ مع اپنے ہمراہیوں کے کہ قریب دس ہزار کے تھی مولراج سے
ملگیا تھا اسلیے فوج سرکاری کو اولٹا ہٹنا پڑا اور قلعہ کے فتح ہونے میں بھی
کمال توقف ہوا شیر سنگہ چند روز تک ملتان میں رہا اور پھر بسبب اسکے کہ
مولراج سے اور اوس سے کچھہ رنج ہو گیا تھا نویں تاریخ کو ہزارہ کیطرف
اپنے باپ چتر سنگہ کے پاس چلا گیا ؛
اٹھائیسویں ۲۸ اکتوبر سنہ ۴۸ع کو ایک بلوہ مقام پشاور میں ہوا چنانچہ
میجر لارنس صاحب اور لفٹنٹ بوئی صاحب وغیرہ وہاں سے بوقت شام بھاگ نکلے

پر مفسدون نے ان سبکو گرفتار کرلیا انکا حال آگے بیان کیا جائیگا ⁂
ماہ نومبر کی چھٹی اور ساتوین تاریخ کو فوج مولراج اور انگریزی سپاہ مین
قریب ملتان کی ایک لڑائی ہوئی اور بہت سی کشت و خون کی بعد سرکار
انگریزی کی فتح ہوئی اور کئی توپین سرکار کی ہاتھہ آئین اسوقت ملک
پنجاب مین بڑا فساد برپا تھا ہر ایک سکھہ اپنی تئین پادشاہ خیال کرتا تھا
ہر جگہہ بلوی کا خوف تھا تجارت مسدود تھی راستے لٹتے تھے رعیت کو اپنی
جان اور مال کی بچانے کی بڑی فکر تھی ستائیسوین دسمبر کو جبکہ انگریزون کے
پاس سندھہ اور بمبئی اور فیروزپور سی کمک آگئی تب مولراج پر ایک اور حملہ ہوا
اور انجام کار یہ ہوا کہ دشمن بھاگ گئی اور اونکا مقام انگریزی فوج کے
قبضہ مین آیا اس لڑائی مین قریب چار سو سپاہی اور بیس عہدہ دار اونکے
مجروح و مقتول ہوئے ⁂
اسی دسمبر کو اتفاقاً ایک گولہ انگریزی توپ کا مولراج کی میگزین کی بارود
مین جا کر پڑا اور اوسکے صدمہ سے جنوبی دیوار قلعہ کی بالکل منہدم
ہوگئی اور سوا اسکے اور بہت سا نقصان ہوا بعد ازان فوج سرکاری نے
شہر پر حملہ کیا اور اگرچہ مولراج کی فوج مقابلہ کرتی رہی پر یہ مرکچھہ کارگر
نہوا آخرش شہر پر قبضہ کرلیا اور لوٹ کا بہت سا مال فوج سرکاری کی ہاتھہ آیا
اس لڑائی کی بعد بھی دونون طرف سی بارہ گولہ چلتا رہا اور پھر انگریزون نے

قلعہ کے اوڑانے کی تدبیر کی اور سرنگ بنانی شروع ہوگئی مگر ۲۲ جنوری ۱۸۴۹ء کو مولراج نے بغیر کسی شرط کے اپنے تئین خود حوالہ سرکار انگریزی کے کردیا اور تین ہزار آدمیون نے جو اوسکے ہمراہ تھے ہتھیار ڈالدیے دیوان مولراج کو لاہور مین لے گئے اور بعد تجویز کونسل کے حکم ہوا کہ کلکتہ کو بھیجا جاوے اتفاق سے اثنای راہ مین بنارس پہونچکر اپنی موت سے مر گیا بعضے کہتے ہین کہ ہیرے کی کنی یا کچھ زہر کھا کر جان بحق ہوا*

اب یہ بات قابل بیان کے ہے کہ شیر سنگہ جب ملتان سے گیا تو اوس نے قلعہ اٹک اور حسن ابدال کو فتح کیا اور اوس نواح مین لوٹ مچادی یہ حال دیکھکر فوج انگریزی قریب چالیس ہزار کے بارادہ جنگ اوس جانب کو روانہ ہوئی اور سکھون پر حملہ کیا اس لڑائی مین بہت کشت وخون ہوا اور جنرل کیورٹن جو نامور سپہ سالاران انگریزی مین سے تھا مقتول ہوا یہ لڑائی دریای چناب کے کنارے پر ہوئی تھی*

ایک اور لڑائی ۳ دسمبر ۱۸۴۸ء کو مقام سعد اللہ پور مین ہوئی وہان سے سکھ شکست کھا کر رسولپور کیطرف بھاگے بعد ان ایک لڑائی بمقام چلیان والہ مین ہوئی اگرچہ فوج انگریزی نے دشمن کو پسپا کردیا تاہم نقصان سرکار انگریزی کا بہت زیادہ ہوا اور بہت آدمی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے*

اخیر لڑائی بمقام گجرات پر ۲۱ - فروری ۱۸۴۹ء کو ہوئی اسمین سکھونکی بالکل ہمت ٹوٹ گئی اور کئی ہزار آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے سکھ لوگ ایسے بیدل ہوکر بھاگے کہ سوا ڈیرے اور خیمہ کے ساٹھ ضرب توپ بھی انگریزونکے ہاتھ آئی اکرم خان خلف دوست محمد خان بھی اسی لڑائی میں مارا گیا ✦

بعد ازان فوج سرکاری زیر سرکردگی کپتان گلبرٹ صاحب حریف کا ایسا تعاقب کیا کہ سکھ لوگ تنگ ہو گئے اور آٹھوین مارچ سنہ حال کو جمیع سرداران سکھ صاحب موصوف کے پاس آکر پناہ چاہی اور اکیس ۲۱ ضرب توپین صاحب موصوف کے حوالہ کین اور میجر لارنس صاحب مع اپنی بیوی اور لفٹنٹ بوئی اور لفٹنٹ ہربرٹ اور جانسن صاحب کو مع اونکی بیوی کے جو کہ اونکی قید مین تھے رہا کیا اور چودھوین مارچ کو سردار چتر سنگھ اور راجہ شیر سنگھ نے مع سولہ ہزار سپاہ اور اکتالیس ضرب توپ کے اپنی تئین میجر گلبرٹ صاحب کے حوالہ کیا صاحب موصوف بعد ازین پشاور و اٹک کو جسپر افغانون نے قبضہ کر لیا تھا روانہ ہوئے اور بدون مقابلہ کے اوسپر قابض ہو گئے اسطرح پر پنجاب کی لڑائی ختم ہوئی اور پھر صورت امن و امان کی دکھلائی دینے لگی جبکہ پنجاب مین اسطرح امن ہو گیا تو ایک دربار بمقام لاہور مین ہوا اوس دربار مین رزیڈنٹ لاہور اور بہت سے اور عہدہ داران جلیل القدر اور سکرٹری گورنر جنرل صاحب بہادر کے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ بھی اول وہ عہدنامہ جو کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد مین لکھا گیا تھا

دربار مین پڑھکر سنایا گیا بعد ازان ایک اشتہار اس مضمون کا کہ ملک پنجاب ممالک
مقبوضہ کمپنی بہادر مین شامل کیا گیا حاضرین مجلس کو سنایا گیا اور سر مہاراجہ صاحب
اور اراکین سلطنت اور جملہ صاحبان عالیشان کے دستخط کرائے گئے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کا
چار لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا اور اون سردارون کی جاگیرین جو خیر خواہ
سرکار رہے تھے بحال رہین اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کو انگلستان روانہ کر دیا وہان
جاکر مہاراجہ مذکور نے زبان اور علوم انگریزی مین بڑی ترقی کی اور بڑی خوش قسمتی
مہاراجہ دلیپ سنگھ کی یہ ہے کہ ایسے ملک مین جہان کی سیر کرنیکا ایک عالم مشتاق
ہے اونکو توطن نصیب ہوا اور وہان اونکی شادی بھی ایک بڑے نامور امیر
کی لڑکی سے ہو گئی ہے ؛

شمول راج ناگپور بہ سلطنت انگریزی

انہین گورنر جنرل صاحب کے وقت مین راج ناگپور کا ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر
سے ملحق کیا گیا اور اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ۱۱ دسمبر ۱۸۵۳ء مین رگھوجی بھوسلا راجہ
ناگپور نے وفات پائی یہ شخص اس ملک کی سلطنت حاصل کرنی مین سرکار انگریزی کا
بڑا ممنون احسان تھا کیونکہ جب وہ اپا صاحب سے شکست کھا کر بھاگا تھا
تو اوس وقت وہ طفل نابالغ تھا اور انگریزون کی مدد سے ۱۸۱۸ء مین پھر اوسکو
گدی راج برابر کی نصیب ہوئی تھی اور جب تک وہ نابالغ رہا یعنی آٹھ برس تک

انگریزون نے اوسکے ملک کا انتظام لیا کیا کہ وہ ملک زرخیز ہو گیا پھر سنہ ۱۸۲۶ع مین
اوس ملک کی حکومت اوسکی سپرد کی گئی ستائیس برس تک اس راجہ کی عملداری
بہت اچھی طرح رہی اور وہ انگریزون کا بہت شکر گزار رہا لیکن جب وہ مر گیا
تو کوئی لڑکا وارث نہ تھا چونکہ بھوسلا کے خاندان مین یہ دستور تھا کہ سوا وارث
مرد کے کوئی عورت گدی نشین نہین ہو سکتی تھی تو جب کوئی ایسا مدعی راثت کا
نہ پایا گیا تو بیشک اوسکے خاندان سے حکومت جاتی رہی اگرچہ اوسکی بیوہ رانی نے
ایک لڑکا بعد انتقال راجہ کے گود لیکر چاہا کہ بجای اپنی خاوند متوفی کے اوسکو
گدی نشین کرے پر لارڈ ڈلہوسی صاحب نے اس امر کی حقیقت حال دریافت کرکے
اور یہ جانکر کہ یہ درخواست قابل پذیرائی کے نہین ہے انکار کیا اور حکومت ناگپور
داخل ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر کر دی اگرچہ رانی صاحبہ نے اپنی مقدمہ
کی پیروی انگلستان مین کی اور وکیل بھیجے مگر چونکہ گورنر صاحب نے اپنی رای کو
بوجوہ قویہ لکھا تھا اوسکا مرافعہ کارگر نہوا بلکہ اسی اصول پر اور حکومتین بھی جنکا
کوئی وارث حقیقی خاندانی نہ پایا گیا ممالک سرکار کمپنی بہادر مین شامل کی گئین
ان ایام مین ناگپور دارالحکومۃ ممالک متوسطۂ ہند کا شمار کیا جاتا ہے
اور وہان ایک چیف کمشنر حاکم اعلے ہے اور سررشتۂ تعلیم بھی اب
جاری ہو گیا ہے اور روز بروز اوس ملک مین ترقی ہوتی جاتی
ہے +

رپورٹ بھی مثل رپورٹ کرنیل سلیمن صاحب کے بلکہ اوس سے بھی زیادہ تھی یہ حال دیکھکر
گورنر جنرل صاحب نے بطور خود بھی خوب تحقیقات کر کر اون رپورٹون کی تصدیق
کی اور اونکو مناسب معلوم ہوا کہ اب اغماض کرنا اور یہ ملک ظالمون کے قبضہ مین
رکھنا ایک قسم کا گناہ ہے کیونکہ گورنمنٹ نے جبکہ خوب طرح ظلم اور ظالم اور طریق
ظلم جان لیا اور طور اوسکے دفع کا پہچان لیا تو اہمال کرنے مین بیشک گناہگار
ہونے کا اندیشہ تھا اسلیے انھون نے ولایت کو رپورٹ کی اور وہان سے حکم آنے کو
اوٹرم صاحب بہادر نے وزیر اعظم ملک لکھنؤ سے گفتگو کی لیکن بادشاہ کو
تین دن کے بعد یہ خبر دی اور سرکار نے تین دن کی مہلت دی کہ اس عرصہ تک
اگر لکھنؤ کی سلطنت سے دستبردار ہو کر قبضہ سرکار مین دیدی جاوے
تو بہتر ہے ورنہ تیسرے دن اشتہار دیا جاویگا کہ اب سے عملداری سرکار کمپنی
بہادر کی ہو گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ سے ملاقات کیوقت ریزیڈنٹ نے
عرض کیا کہ حضور اس اقرار نامہ پر جو درباب تبدیل حکومت کے لکھا گیا ہے
کہ اب سرکار کمپنی نے بسبب اسکے کہ انتظام اس ملک کا بہت خراب تھا اور
بدبختیان کرانے یا دہ دنون تک اس ملک کو نواب کی عملداری مین رکھنا
گویا خدا کے نزدیک گنہگار ہونا اور ظلم کا بڑھانا ہے اپنے قبضہ مین کر لیا ہے
اور بادشاہ کی تنخواہ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اور تین لاکھ روپیہ سال واسطے
حفاظت محل اور تنخواہ نوکرون کے مقرر کر دی ہے دستخط کر دین بادشاہ

یہ سنکر باوجودی کہ جسیم اور رحیم اور معمر آدمی تھا بچون کیطرح رونی لگا اور کہنی لگا کہ جو مرضی سرکار کی ہو وہ کرو پر مین دستخط اس کاغذ پر نکرونگا اگر میرا انصاف یہان نہوگا مین ولایت کو چلا جاؤنگا اور ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا کی قدمون پر گر پڑونگا رزیڈنٹ نے عرض کیا کہ حسب الحکم ملکہ معظمہ یہ تجویز ہوئی ہے اب اس مین کچھہ نہوگا غرضکہ بادشاہ نے تمانا اور اوس اقرارنامہ پر اپنی دستخط نہکی لیکن کسیطرحکا فساد بھی نکیا جب میعاد مین گذر گئی انگریزون نے منادی کرادی کہ اب سرکار کمپنی بہادر کی عملداری لکھنؤ مین ہوگئی ہے سب رعایا کو اسبات کی اطلاع رہے پادشاہ نے کلکتہ کو کوچ کیا اور وہا جاکر دریا کی ہوگلی پر قریب کلکتہ کی ایک مکان وسیع پسند کرکے رہنا اختیار کیا اور اپنی والدہ اور بیٹے اور بھائی کو بخدمت ملکہ معظمہ انگلستان روانہ کیا وہان جاکر نواب کی والدہ فوت ہوگئین اور سب لوگ جو ساتھہ گئی تھی بنیل مرام پھر آئی ۲۹ تاریخ فروری ۱۸۵۶ع کو لارڈ ڈلہوسی صاحب نے بسبب اسکی کہ وہ بیمار ہوگئی تھی استعفا دیا اور اونکی جگہ لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر ہند مقرر ہوکر کلکتہ مین آئی انکی وقت مین ایک انقلاب عظیم ہندوستان مین ہوا وہ یہ تھا کہ سپاہ ہندوستان سرکار انگریزی سے باغی ہوگئی اور سرکار کمپنی بہادر کی عملداری جاتی رہی اور پھر جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی حکومت ہندوستان مین ہوگئی چونکہ یہ امر ایک بڑا حادثہ اور انقلاب عظیم تھا ایسلیے اسکا مختصر بیان دوسرے باب مین علحدہ لکھا گیا +

باب دوم

ختم ہونا حکومت کمپنی بہادر کا اور شروع ہوجانا سلطنت ملکہ معظمہ وکٹوریا فرمانروای لندنکا

لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل سیزدہم

سنہ ۱۸۵۶ عیسوی سے سنہ ۱۸۶۲ عیسوی تک

ابتدای بغاوت ہند سنہ ۱۸۵۷ عیسوی

بعد جنگ محمرہ و شکست فوج ایرانی یہ فساد عظیم شروع ہوا — اسکی کیفیت مجملاً یہی کہ کئی سال سے ہندوستانی فوج مین بڑا فتور پڑا تھا اور اکثر بلوے ہوتا تھا لیکن کم و بیش وقت سے رفع ہوجاتا تھا — ہندوستانی اہل فوج مین رشتۂ ہمجنسی بہت مستحکم تھا اور چالیس ہزار سپاہی اودھ کے اونکی شریک تھے انکے سبب سے ایک اور رشتۂ ذات اور قومیت کا رشتۂ ہمجنسی سے جوڑ گیا غرض کہ تمام سپاہ ہند گویا ایک جان و قالب تھی اور جو حرکت اونکے افسرون کی ایک پلٹن کے خلاف ہوتی تھی وہ ساری فوج کو شاق گذرتی تھی اور افسرونکو کچھ قوت و حکومت نہ تھی اور جو بدانتظامی و بیضابطگی اون دنون مین سپاہ ہند مین تھی وہ سب جانتے ہین — اگرچہ ہندوستانی سپاہی اپنا معمولی کام

برابر کر دی تھی مگر ادنی تغیر و تخصیص بھی ان کو ناگوار ہوتا تھا [illegible] فساد کی باتین اونسے
اکثر ظہور مین آتی تھین چنانچہ اونھون نے دریا سے عبور کر کے رنگون پر حملہ کرنے سے
صاف انکار کیا آخر مجبور ہوکر سرکار نے سکھ کی فوج کو بھیجا یہ ادنی نیت کی فساد کی
پہلی علامت تھی جو سپاہ ہندی سے ۱۸۵۲ء مین وقوع مین آیا۔ ان ایام [illegible]
اعمال انگریزی کو بڑی خوف و تشویش کا محل تھا۔ لارڈ کیننگ صاحب
احکام مین سے سب سے پہلا حکم سپاہ بنگالہ کے بہت خلاف گذرا۔ مندرجہ
اور بمبئی کی فوج تو خدمت عام کے واسطے نوکر تھی کہ جہان لڑائی ہوتی تھی
وہان جانا پڑتا تھا مگر سپاہ بنگالہ فقط ہندوستان کے واسطے تھی اب
لارڈ کیننگ صاحب نے حکم دیا کہ خدمت عام کا قاعدہ سپاہ بنگالہ اور اودھ
فوج مین جاری ہو جائی اس قاعدہ جدید نے نائرہ فساد کو اور زیادہ بھڑکایا
فقیر تمام سپاہ ہندوستانی مین جھوٹی اور بغض و عناد کی باتین مشہور کرتے
پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ انگریز چاہتے ہین کہ ہندؤن سے ذات کو مٹا دین
اور سرکار کے ہر حکم کو وہ سلسلہ ظلم و تعدی کا ایک جزو ٹھہراتے تھے +

چربی کی کارتوسون کی کیفیت

ابتدای ۱۸۵۷ء مین ان مفسد فقیرون نے بڑی شقاوت جانکاہی سے یہ مشہور کیا
اور اڑایا کہ یہ کارتوس جو اب جاری ہوئی ہین ان مین سور اور گای کی چربی

اور یہ فقط اسواسطے کیا ہی کہ ہندو اور مسلمان کی قومیت ٹوٹ جائی۔ اس خیال
باطل میں بہ اصل سپاہ ہند باطن مین بہت برہم اور آشفتہ خاطر ہوئی
علانیہ ظلم و تعدی شروع کی اور بارک پور اور رانی گنج مین ۳۴ رجمنٹ کے
سپاہیون نے اپنے بنگلے جلا دیے اور لوٹ مار شروع کر دی۔

۲۶ فروری کو ۱۹ رجمنٹ کے لوگون نے برہم پور مین بلوہ کیا مگر گورون کی
فوج اور توپخانہ سے وہ ٹھنڈی ہو گئی اس باغی رجمنٹ سے ہتھیار چھین کر بارک پور
مین لے گئے اور بہار ہندوستانی چھٹون کے سامنے جنمین ۳۴ باغی رجمنٹ
بھی تھا اوسے برطرف کر دیا۔ دو ہفتے کے بعد ۳۴ رجمنٹ نے بلوہ کیا اور کئی
شخص اوسمین سے پھانسی دیے گئے کہ اونھون نے ایک افسر انگریز کو مار ڈالنا چاہا تھا
ماہ اپریل مین انبالہ اور میرٹھ کی فوج نے افسرون کے خوف سے علانیہ تو
تشدد نہین کیا مگر خفیہ بارکون مین آگ لگا دی۔ اضلاع اودھ و ممالک مغربی
و شمالی مین فقیر لوگون کو انگریزون سے بھڑکاتے پھرتے تھے۔

ناناصاحب کی بغاوت

ناناصاحب والی بٹھور بڑا بانی فساد تھا۔ انگریزون نے اسی پیشوائی معزول
کی پنشن بھی لے لی اوسکا دشمن ہو گیا اور پوشیدہ سازش کر کے چاہا کہ انگریزونکو
ہندوستان سے نکالدے۔ اس مقصد سے روسیون سے اور اہل فارس و شاہزادگان دہلی

اور شاہ معزول اودھ سے سازش کی اور اب جو چربی کے کارتوسون سے فساد ہوا اسے غنیمت سمجھکر فوج باغی کا شریک ہو گیا ✤

بغاوت لکھنؤ

۲۴-اپریل سنہ ۱۸۵۷ء مین لکھنؤ مین ۴۸ رجمنٹ اور تیسرا رسالہ اور ۷ رجمنٹ نے بلوہ کیا لیکن سر ہنری لارنس صاحب نے بڑی ہمت سے اس فساد کو رفع کیا اور گورون کی فوج کو مقابلہ کو بھیجا آخر تلنگے بھاگ گئے سوارون نے اونکا تعاقب کیا اور اکثر کو پکڑ لائے اور چھاونی مین قید کیا ✤

غدر میرٹھ

اس طوفان عظیم کی ابتدا میرٹھ سے ہوئی — ۱۱ اور ۲۰ ہندوستانی رجمنٹ نے انگریزون پر حملہ کیا اور افسرون کو گولیون سے مار ڈالا سارے شہر مین آگ لگادی اور جو میم اور بچہ اونکے ہاتھ آیا اوسے قتل کر کر دہلی کو چلے گئے ✤

فساد دہلی

بعض بدمعاش گھوڑے اڑا کے راتون رات میرٹھ سے دہلی مین پہونچ گئے بس اونکے جانے کے ساتھہ ہی سب فوج دہلی کی بگڑ گئی اور قتل و نہب شروع کیا

صاحب کمشنر اور فوج کا پادری اور اور انگریز افسرون کو چُن چُن کر قتل کیا
اور ۴۵ و ۶۴ و ۳۸ رجمنٹ نے ظلم و تعدی مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا
مگر تو انگریز افسرون نے میگزین کو بڑی جوانمردی سے بچایا آخر جب دیکھا کہ اب
مقابلہ بیکار ہی تو اوسمین آگ لگادی اور دو افسر خود اوڑ گئی جو انگریز زندہ بچے
وہ شہر کو چھوڑکر جنگلون مین بھاگ گئے اور اونمین سے اکثر باہمند و شاندون کے
ہاتھہ سے مارے گئے یا شدت حرارت فصل سے مر گئے کچھہ اونمین سے میرٹھہ مین بھی
پہونچے کہ فوج باغی اوس شہر سے چلی گئی تھی - غرض ہندوستان کا قدیم پایہ تخت
فوج باغی و بدمست کو دست ناحق پرست مین آگیا +

فساد فیروزپور

فیروزپور مین ۴۵ و ۵۷ رجمنٹ نے چاہا کہ قلعہ کو لین لیکن گوری کی ۶۱ رجمنٹ نے اونکا
مقابلہ کیا اور مار کر نکالدیا پس اونھون نے شہر کو لوٹ لیا اور آگ لگادی
اور رات بھر عجب انتشار کا عالم رہا دوسرے دن گوری کی رسالہ نے قلعہ سے
نکل کر بدمعاشون کو مار کر جنگل مین نکالدیا +

بغاوت لاہور

جو ہین حکام لاہور نے میرٹھہ و دہلی کی اخبار وحشت آثار سنی اوسی وقت

اونھون نے ہندوستانی سپاہیون سے ہتھیار رکھوالینے کی فکر کی اور قواعد عام کا
حکم دیا جب آٹھوین رسالہ اور ۱۶ و ۲۶ و ۴۹ پلٹنون کے لوگ پریڈ پر جمع ہوئے
تو گورون کی فوج نے چپکے سے آکر اونھین گھیر لیا اور جنرل کاربٹ صاحب نے
حکم کیا کہ ہتھیار رکھد و اون لوگون نے جب یہ دیکھا کہ گورون کی فوج مع توپخانہ
چارطرف سے گھیرے ہی اور فیر کرنے کو مستعد ہی تو جبرا و قہرا ہتھیار رکھدیے ✤

فوج پشاور و نوشہرہ و ہوتی مردان

۲۰ مئی کو پشاور کی فوج یعنی ۲۴ و ۲۷ و ۵۱ ۵ و ۳۹ رجمنٹ سے بھی اسی طرح ہتھیار
رکھوالیے جس طرح لاہور کی فوج سے رکھوالیے تھے اور ان خبرون نے پہرا کردیا باقی
گورون کی فوج اور چند نمک حلال سکھ نوشہرہ اور ہوتی مردان کی بچاو کو روانہ
ہوئے ہنوز وہ وہان نہ پہونچے تھے کہ باغی متفرق ہوکر دیہات مین بھاگ گئے
مگر اونھون نے اپنے اعمال بد کی سزا معقول پائی اور کرنیل نکلسن صاحب نے سوار
ساتھہ لیکر اونکا تعاقب کیا اور بہتون کو مار ڈالا اور جو اونمین سے باقی رہے
اونھین پنجابیون نے پارہ پارہ کرڈالا بعضون کو پہاڑیون نے پکڑکے بیچ ڈالا ✤

انبالہ

انبالہ کی بڑی چھاونی افسرون کی چالاکی اور بہادری سے بچ گئی آخر ماہ مئی مین

اطراف و جوانب سے فوج ہمت کرکے رجمنٹ لاتھی گوری کی اس مقام پر جمع ہوئی جنرل انسن صاحب اونکے سردار تھے اور اونکا یہ قصد تھا کہ سب ملکر باغیون سے لڑین ٭

شملہ

اس پہاڑ پر بہت سے صاحبان انگریز مع عیال و اطفال کے بسبب موسم گرما کے جمع تھے اور بڑا خوف تھا کہ مبادا فوج باغی اسپر بھی حملہ کرے مگر فضل خدا سے وہان بلوے نہین ہوا اور ہر صاحب کا دل اسمین لگا تھا کہ جنرل انسن صاحب فوج لیکر دہلی پر چڑھائی کرین - ۲۵ مئی کو فوج قلیل بسرداری جنرل صاحب موصوف انبالہ سے باشتیاق تمام دہلی کو روانہ ہوئی - انسن صاحب ۲۷ تاریخ وبا سے مرگئے اور انکے مقام پر ہنری برنرڈ صاحب آئے اور ۳۰ مئی کو ایک گروہ فوج گورہ کا بسرداری جنرل ولسن صاحب میرٹھ سے آکر اونسے ملا راہ مین باغیون سے کچھ لڑائی ہوئی کہ ایک انبوہ کثیر لشکر تھا و ستاثر کا وہان جمع تھا اور انکے لڑنے کا سامان کر رہا تھا ٭

بغاوت دیگر بلاد

اب نائرہ فساد تمام ہندوستان مین پھیل گیا تھا اور بیشتر مقامات پر سپاہیون نے یکبارگی بلوے کردیا اور جو انگریز مرد و عورت و طفل اونکے ہاتھ لگ گیا اوسکو قتل کر ڈالا

آگرہ و بریلی و مراد آباد مین بازار قتل و قمع و نہب و غارت خوب گرم تھا۔ اس زمانہ
مین ہر انگریز کو لعین ہندوون پر جوش غضب تھا مگر بعض فیاض اور جوانمرد حکام
ہند کی شرکت سے آتش غضب اہل فرنگ کسی قدر فرو ہو گئی تھی چنانچہ بیشتر
سرکار انگریزی کا مطیع رہا اگرچہ اوسکی فوج باغیون کی شریک ہو گئی اور مہاراجہ
پٹیالہ نے بہت سی فوج انگریزون کی کمک کو بھیجی ✦

مین پوری

مین پوری مین ایک نوجوان افسر ڈپٹی کلکٹر نامی نے بڑی جوانمردی سے خزانہ
اور قلعہ کو باغیون کے شر سے بچا لیا ✦

کانپور

اس شہر مین انگریزون پر بڑی خوف کا مقام تھا اسواسطے کہ یہان تین رجمنٹ
ہندوستانی فوج کی تھی اور تین سو سالی تھے اور فقط ایک توپخانہ ولایتی گورہ کا
تھا سر ہیو ویلر صاحب نے جو وہان کی فوج کی افسر تھے لکھنؤ اور کلکتہ سے
فوج منگوائی اور کچھ تھوڑی سی کمک پائی لیکن پندرہ ہی میل کی فاصلہ پر
ناناصاحب جو بٹھور تھا اور اب اوسنے علانیہ فوج کی سرداری اختیار کی
اور فوج باغی بھی کانپور سے آکر اوسکی شریک ہوئی اور ان سب نے ملکر قلعہ

اور بارکون کا محاصرہ کرلیا جہان سب انگریز مرد وزن وطفل نے بھاگ کر
پناہ لی تھی — ۶ جون کو محاصرہ شروع ہوا اور ۲۱ دن تک رہا اس عرصہ مین
بیچارے محصورین قلعہ نے جو مصائب و آلام آتش زدگی اور گولہ اندازی اور
فاقہ کشی اور حرارت آفتاب سے اوٹھائی وہ بیان نہین ہو سکتی مگر انھون نے
زندگی سے مایوس ہو کر بڑی شجاعت و جوانمردی سے قلعہ کو بچایا اور کئی مرتبہ باغیون
نے دھاوا کیا لیکن ہر بار ہٹے عورتون نے بھی ایسی جرأت ظاہر کی کہ سبحان اللہ
مگر یہ سب بیکار تھا محصورین قلعہ کو دمبدم یاس بڑھتی گئی چھبیسوین (۲۶)
تاریخ نانا صاحب نے اقرار کیا کہ کانپور ہمین دیدو اور تم سب چلے جاؤ کوئی
تم سے نہ بولیگا سر ہیو وہیلر صاحب نے بمجبوری ان شروط کو منظور کرلیا اور
۲۷ جون کو کوئی چار سو آدمی بقیۂ اہل قلعہ سے کشتیون پر سوار ہو کر دریا
روانہ ہوئے تھوڑی ہی دور وہ نہ گئی تھی کہ اوس شقی راجہ بٹھور نے اون پر توپین
فیر کروا دین اور دونون طرف سے اون مظلومون پر گولیون کی بوچھار
کردی خلاصہ یہ کہ فقط ایک کشتی بچی لیکن آگے بڑھ کے اوسپر بھی حملہ کیا اور
تمام اہل قلعہ مین سے فقط چار شخص اس حال جان گنگا کھنے کو بچ گئے ایک اور کشتی
دریا کے کنارے بالو مین پھنس گئی تھی اسمین بہت سی عورتین اور بچے
بھرے تھے ان سبکو کانپور لیجا کر قید شدید مین رکھا دو ہفتہ کے عرصہ
مین اور بہت سے انگریزون کو فتح گڑھ سے لاکر ان قیدیون کے ساتھ قید کیا

لیکن اس عرصہ مین انگریزی فوج جمع ہو گئی تھی اور جابجا باغیون سے لڑائی کو روانہ ہوئی تھی

کلکتہ مین سامان جنگ کا ہونا

پای تخت ہندوستان مین بڑا خوف اور انتشار چھایا ہوا تھا اور سب حیران تھے
کہ خداوندا کیا کرین اس نئی دشمن کا کیا علاج کرین لیکن لارڈ کیننگ صاحب نے
ایک مرتبہ اس بلای عظیم کو خوب تحقیق کر لیا پھر اسکے دفع کرنے مین ہمہ تن مصروف
ہوئے اور فوراً مندراس اور بمبئی اور سیلون سے فوجین طلب کین چنانچہ
مندراس کی فوج جنرل نیل صاحب ۲۳ مئی کو وارد کلکتہ ہوا اور بمبئی کی فوج
دریای سندھ سے ہو کر لاہور کی سمت گئی اور ۱۷ مئی کو سر پیٹرک گرینٹ صاحب
جو جنرل انسن صاحب کے مقام پر اب کمانڈر انچیف مقرر ہوئے تھے
اور جنرل ہیولاک صاحب کلکتے مین آئے اور ترتیب و تجہیز لشکر مین مصروف ہوئے

بغاوت لکھنؤ

اس اثنا مین سارا اودھ باغی ہو گیا تھا اور سر ہنری لارنس صاحب بڑی
ہمت اور دانائی سے بدمعاشون کے حملہ کو روک لیتے تھے لیکن انھون نے
قتل و قمع اور آگ لگانا شروع کر دیا تھا اور پھر دراونکے حملہ کا خوف تھا۔
فیض آباد اور سیتاپور اور سلطان پور مین بہت سے افسرون کو مار ڈالا اور

بہتون کو بال بچے سمیت جنگلون مین بھگادیا یا پھانسی دی وہ فاقہ کش و نیم جان لکھنؤ
یا دانا پور مین پہونچے *

الہ آباد

یہان ۶ جون تک خیر و عافیت رہی لیکن چھٹی تاریخ جسدن کانپور کا
محاصرہ شروع ہوا تھا الہ آباد کی فوج بگڑی اور اپنی افسرون کو معہ زن بچہ
تہ تیغ بیدریغ کیا اور چاہا کہ قلعہ کو چھین لین مگر کرنیل سمپسن صاحب نے
چار دن تک قلعہ کو بڑی بہادری سے بچایا اور ۱۵ جون کو کرنیل نیل صاحب
کلکتہ سے مندراسی فوج لیکر اونکی کمک کو پہونچ گئے *

کرنیل نیل صاحب کا آگے بڑھنا

یہ سردار کلکتہ سے کوچ کرکے بنارس مین پہونچے اور وہان ۳۷ پلٹن کو شروع بغاوت
مین شکست دی اور ٹکسال بلکہ تمام شہر کو بربادی و ہلاکت سے بچالیا اور
بدمعاش سب بھاگ گئے جب بنارس مین امن ہوگیا تو سردار موصوف کرنیل
سمپسن صاحب اور اہل قلعہ کی کمک کو الہ آباد کو روانہ ہوئے اور فوراً
قلعہ مین داخل ہوئے اور سب سکھون کو نکال کر فقط گوری کی فوج وہان رکھی
اور الہ آباد کو اونھون نے صدر جنگ قرار دیا کہ یہان چارطرف سے فوج چلی آتی
تھی اور منظور یہ تھا کہ محصورین کانپور کو کمک بھیجین

ہیولوک صاحب کا کوچ کرنا ماہ جولائی

۳۰ جون کو جنرل ہیولوک صاحب فوج کے افسر مقرر ہوئے اور کئی ہزار ولایتی گورونکا لشکر لیکر کانپور کی جانب روانہ ہوئے — ۱۲ جولائی کو بوقت صبح ہیولوک صاحب فتح پور مین پہونچ گئے اور وہان دشمن کے لشکر کے کئی ہزار جوان سے پہلے تیز مقابلہ ہوا دونون طرف سے خوب برابر گولیون کی بارش ہوئی لیکن انگریزی لشکر مین ایک آدمی کو بھی گولی نہین لگی آخرکار دشمن کی فوج منہزم ہوئی اور کچھ نقصان اوٹھایا اور سپاہ انگریزی بارہ توپین اونکی چھین کر آگے بڑھی راہ مین کچھ لڑائیان ہوئین اور ایک لڑائی مین سردار جرار میجر رنڈ صاحب کام آئے غرض ۱۶ جولائی کو فوج انگریزی مضافات کانپور تک پہونچ گئے ✤

جنگ کانپور ۱۶ جولائی و قتل و قمع اسیران انگریز

اس شہر مین باغیون کی بڑی جمعیت تھی مگر ہیولوک صاحب نے اپنی دانائی اور چالاکی سے اونکی کمینگاہ پر حملہ کیا اور دو گھنٹے مین اونھین بھگا دیا لیکن دن بہت کم رہ گیا تھا اس سبب سے جنرل صاحب موصوف نے قلعہ مین داخل ہونا مناسب نجانا شب کو نانا صاحب نے انگریز مردون اور عورتون اور بچون غرض سبھی قیدیون کو پکڑ کر ذبح کر ڈالا اور اونکی جثون کو ٹکڑے ٹکڑے کر

کوئین مین پھنکوا دیا بعد اوسکے انھون نے مسجدون کو اوڑا دیا اور شہر سے نکل گیا۔ دوسرے دن فوج انگریزی شہر مین داخل ہوئی اور جو حال جان کر ان لوگون نے دیکھا خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے پس کیا تعجب ہے کہ شجاعان لشکر فرنگ نے قسم شرعی کھائی کہ جن شیاطین مکارون نے یہ ظلم عظیم کیا ہے اونسے ضرور انتقام لینگے۔

تسخیر بٹھور

ہیولاک صاحب نے چاہا کہ جس باغی شقی نے اس قتل عام کا حکم دیا تھا وہ لکھنو پہونچنے پائے پیشتر ہی اوسے سزائے مقتول بجائے غرض صاحب موصوف بٹھور کو روانہ ہوئے اور بلا مقابلہ و مزاحمت اوسے لے لیا راجہ کی محل کو تباہ کر دیا قلعہ کو اوڑا دیا اور پھر کانپور کو مراجعت کی اور وہان کرنیل نیل صاحب کو قلعہ کی حفاظت کے واسطے چھوڑ کر خود جنرل ہیولاک صاحب محصورین لکھنو کی کمک کو روانہ ہوئے۔ اب اوس شہر کے کچھ وقائع بیان کرنا ضرور ہے۔

محاصرۂ لکھنو و وفات سر ہنری لارنس صاحب بتاریخ چہارم جولائی ۱۸۵۷ء

سر ہنری لارنس صاحب نے بہت کوشش کی کہ فساد متھا ہے لیکن لکھنو مین فساد بڑھتا ہی گیا تا اینکہ تمام شہر بجز ریذیڈنسی کے باغیون کے قبضہ مین آگیا۔ ۲۹ جون کو خبر آئی کہ باغیون کی فوج قریب شہر کے پہونچی ہے لارنس صاحب نے مناسب جانا

کہ تمام فوج قلعہ کو اونکی مقابلہ پر لیجائین مگر حسب اتفاق لشکر باغی کی صحیح تعداد
نہ معلوم تھی کہ کتنے آدمی ہین آخر کار لکھنؤ سے چار کوس کے فاصلہ پر چنہٹ مین لڑائی ہوئی فوج
باغی نے کہ بہت کثرت سے تھی سپاہ انگریزی کو شکست دی اور اونھون نے مجبوری
بیلی گارد مین پھر پناہ لی باغیون کے دل کے دل شہر مین گھس آئے اور بیلی گارد
کا محاصرہ کر لیا سر ہنری لارنس صاحب نے کئی ہفتہ تک کی لڑائی کا سامان کیا
۲ جولائی کو ایک گولے کے پھٹنے سے اونھین زخم کاری لگا اوسکے صدمہ سے
دو دن کے بعد اونھون نے انتقال کیا۔ بعد اونکی وفات کے اہل قلعہ بسرداری
کرنیل انگلس صاحب لڑے اور تین مہینے وہ فوج جری سپاہ مخالف سے جو اوس سے
بہت زیادہ تھی مصروف جدال و قتال رہی اور بیقیاس مصائب اور آلام اوٹھائے
دن بھر اونپر آگ برستی تھی رات بھر بازار قتال گرم رہتا تھا اون مین سے
ہر شخص ہر ایک کام کرتا تھا کبھی سرنگ کھودتا تھا کبھی توپ کا کام کرتا تھا
کبھی بیمار اور زخمیون کی خبر گیری کرتا تھا اور مُردون کو دفن کرتا تھا
غرض اون لوگون کی محنت طاقت بشری سے باہر تھی عورتین بھی مدد دیتی
تھین اور اونکی خوش مزاجی اور جرأت سے سپاہیون کو مشقت و زحمت و درد و مصائب
و آلام مین بڑی مدد ملتی تھی کئی بار ایسا ہوا کہ دشمن نے سرنگ لگائی اور اہل قلعہ نے
یکبارگی دھسون سے نکل کر سرنگ لگانے والون کو نکال دیا اور قلعہ کو بچا لیا اور کئی مرتبہ
ایسا ہوا کہ اہل قلعہ نے بڑی جوانمردی سے مورچون کے باہر کے مکانات جن مین

دشمن کے لوگ بھی کھیت ہوئے تھوڑے اور رسد بھی قلعہ مین قلعہ کو اس سے بڑا فائدہ ہوا۔

بیلی گارد مین کمک پہونچنا

آخر ماہ اگست مین محصورین بیلی گارد کو مدد سے بالکل یاس ہو گئی تھی کہ اتنے مین ایک ہندو نے یہ خبر فرحت اثر سنائی کہ تین ہفتے مین ہیولوک صاحب یہان پہونچ جائین گے اس سے اونکی جان مین جان آئی ۔ ۵ ستمبر کو فوج باغی نے بہت سخت حملہ کیا مگر پسپا ہو کر اپنے مورچہ پر پھر آئی ۔ ۲۳ ستمبر کو اہل قلعہ دور سے توپون کی آواز سنکر بہت خوش ہوئے ہیولوک صاحب عالم باغ پر حملہ کر رہے تھے دو ہی دن کے بعد اونکی فوج لکھنؤ کے دھسون کے اندر داخل ہو گئی اور بیلی گارد کو بچا لیا ؛

نہضت ہیولوک صاحب بسوی لکھنؤ

سابق مین بیان ہو چکا کہ ہیولوک صاحب نیل صاحب کو کانپور مین چھوڑ کر ۲۵ جولائی کو مع فوج لکھنؤ کو روانہ ہوئے تھے اور گنگا سے عبور کرکے اثنا مین باغیون سے لڑائی ہوئی مگر وہان اونکی فوج بسبب بیماری کے بہت کم ہو گئی آخر وہ منگلور کو پھر آئے اور کمک کے منتظر رہے اب ہیولوک صاحب فقط ۱۵ کوس کے فاصلہ پر لکھنؤ سے تھے اسپر بھی دو مہینے کے بعد وہان پہونچے ۲۳ - اگست کو

جنرل صاحب موصوف نے فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا مگر اناو کی کیچڑ پانی کے
سبب سے پھر منگلور کو پھر آئے ۱۱ - اگست کو پھر وہی معرکہ تیسری بار ہوا اور
اب فوج انگریزی ایسی تھکی ماندی تھی کہ ہیولوک صاحب نے یہ مناسب جانا کہ
کانپور کو پھر جائیں بوقت عبور دریاے گنگ سات لڑائیاں باغیوں سے
ہوئیں مگر سپاہ انگریزی کانپور پہونچ گئی اور وہاں مہینے بھر تک آرام کیا اس
عرصہ میں سر جیمس اوٹرم صاحب بہت سی فوج لیکر اونسے ملے اور اکثر
اضلاع باغیہ سے پلٹنیں اور رسالے آکر کانپور میں اونکی کمک کے واسطے
جمع ہوئے اور اب فوج انگریزی کثیر ہو گئی - ۱۹ ستمبر کو تمام فوج انگریزی
نے بسرداری جنرل ہیولوک صاحب و اوٹرم صاحب و جنرل نیل صاحب
دریاے گنگ سے عبور کیا ۲۰ ستمبر کو منگلور میں پہونچ گئی ۲۱ کو سائی کے پار آئی
اور ۲۳ ستمبر کو اونھوں نے عالم باغ لے لیا جو سلاطین اودھ کا عشرت گاہ تھا
اور لکھنؤ سے چار کوس کی فاصلہ پر واقع ہے ۲۴ ستمبر کو فوج خستہ نے استراحت
کی اور ۲۵ تاریخ سب نے ملکر دھاوا کیا تھوڑی دور تک تو آسانی سے بڑھی چلی گئی
لیکن پھر دو میل تک سڑکوں پر دو طرفہ مکانات میں لوگ ہتھیار باندھے
بیٹھے تھے اور کئی جگہہ پر دھس اور ربندی ہوئی تھی فوج انگریزی پر ہر طرف سے
آگ برستی تھی لیکن وہ بہادر گھسے چلے جاتے تھے پانچ سو آدمی اونمیں سے
مارے گئے آخر وہ بیلی گارد کے پھاٹک تک پہونچ گئے اور دیواروں پر چڑھ کر

اندر کو دوڑی لکھا ہی کہ جب اس کمکی فوج نے دیکھا کہ ہر شخص اہل قلعہ مین سے
اپنی مقام پر جا ہوا ہی حالانکہ یہ چاہیے تھا کہ ہر شخص اپنے بچانیوالونکی
استقبال کو آتا تو اونھین بڑا تعجب ہوا اس لڑائی مین کرنیل فنیل صاحب
مارے گئے اور اٹرم صاحب کے شانہ پر زخم کاری لگا سپاہ قلعہ اور یہ
فوج جدید جو اونکی کمک کو آئی تھی دو مہینے تک بیلی گارد مین محصور رہی

محاصرۂ دہلی

اب ہم کچھ دہلی کا حال لکھتے ہین کہ یہ فساد کی جڑ تھی بادشاہ دہلی کے
پاس باغی جمع ہوتے جاتے تھے اور یہ ظاہر تھا کہ اس بلوی کا انجام بھی
دہلی مین ہوگا ۲۵ مئی کو سر ہنری برنرڈ صاحب انبالہ سے چلے
اور ۷ جون کو دہلی کے قریب اونسے کچھ فوج میرٹھ کی ملی ۸ جون کو
اونھون نے دہلی کے قریب کی پہاڑی جسپر علم لشکر شقاوت اثر نصب تھا
چھین لی اور وہان مورچے باندھ لئے مگر دہلی کی شہر پناہ بہت مضبوط
تھی اور سات میل تک ربندی اور دمدمے بنے ہوئے تھے اور فوج باغی شمار مین
بلا انتہا زیادہ تھی اس سبب سے برنرڈ صاحب اپنی مورچے پر منتظر رہی کہ مدد ملے
ملی تو ایک ہی ضرب مین انکا فیصلہ کر دیجیے اور کلکتہ سے کمک آنی کی بھی
انھین امید تھی ہر روز باغی اونپر حملے کرتے تھے لیکن ہر بار ہزیمت

چنانچہ ۱۹ جون کو بہت سے باغی اوس پہاڑی کی پشت پر سے چڑھ آئے
مگر جنرل ہوپ گرینٹ صاحب کے سواروں نے اونھیں شکست دی
۲۳ تاریخ چار اور رجمنٹ سپاہ باغی کی جالندھر سے آکے بدمعاشان دہلی
کی شریک ہوئی اور ان سب نے ملکر بڑا شدید حملہ اوس پہاڑی پر کیا لیکن
شکست کھائی ۔ ۳ جولائی تک فوج انگریزی میں قریب ۶۰۰۰ آدمی
ہوگیا اور محصورین قلعہ دہلی کی کمک کو چند رجمنٹ اور توپخانہ پنجاب سے
آئی ۔ ۴ جولائی کو سر ہنری برنرڈ صاحب بعارضہ ہیضہ مرگئے اور جنرل ریڈ صاحب
اور چیمبرلین صاحب سردار ہوئے ۔ ۹ و ۱۴ و ۲۳ جولائی کو فوج باغی نے
متواتر حملے کیے مگر شکست کھائی اور دن بھر شہر اور پہاڑی کے درمیان
لڑائی رہا کی ۔ بعد اسکے جنرل ولسن صاحب سپاہ انگریزی کے سردار ہوئے
اور ۱۴ اگست کو جنرل نکلسن صاحب پنجاب اور بہت سی فوج ہمراہ لیکر آئے
باغیوں کو مغلوب کیا ۔ ۲۰۰۰ فوج ایک ولسن صاحب سے دہلی میں آگئی
کچھ توپیں محاصرین دہلی کی مدد کو آتی تھیں بہت سے باغیوں نے شہر سے
نکل کر چاہا کہ راہ میں اونھیں چھین لیں پر نکلسن صاحب ۲۰۰۰ آدمی لیکے
گئے کہ ان توپوں کو حفاظت سے پہاڑی پر لائیں نجفگڑھ کے مقام میں
مقابلہ ہوا باغیوں نے شکست کھائی اور بہت سے مارے گئے ۔ ۵ ستمبر کو
انگریزی لشکر میں توپخانہ پہنچ گیا اور اب شہر کا محاصرہ شروع ہوا

۱۲ - ماہ مذکور کو گوئندون نے خبر دی کہ کشمیری دروازہ کا دُھس دھاوا کرنے کے
قابل ہے یہ سنکر فوج نے دھاوے کی تیاری کی - ۱۴ ماہ اگست کو علی الصباح
فوج انگریزی دھاوے کے واسطے تیار ہوئی اور بمجرد صدور حکم بسرعت تمام روانہ
ہوئی چنانکہ بات تو بآسانی چھین لین اب یہ منظور ہوا کہ کشمیری دروازہ کو
اوڑا دین تاکہ فوج بآسانی شہر مین داخل ہو جاوے یہ امر نہایت دشوار تھا آخر ستر
شخص آگے بڑھے اونمین سے فقط چار آدمی بچے مگر اونہون نے اپنے کام کو انجام دیا
اور کشمیری دروازہ کو اوڑا دیا اور اب ساری فوج شہر کے اندر گھس گئی
دوسری جانب کا حملہ کارگر ہوا اور بہت سے لوگ انگریزی فوج کے مارے گئے
اور نکلسن صاحب بھی عین فتح کے وقت مارے گئے

تسخیر دہلی

آخر الامر ۱۹ - اگست کو سپاہ انگریزی نے دہلی کو فتح کیا کسی باغی کو امان نہ دی
اور جن افسرون کے احباب و اعزا کانپور اور لکھنؤ مین مارے گئے تھے اونہون
نے اونکے خون ناحق کا انتقام شدید باغیون سے لینا شروع کیا غرض
چھ دن کی لڑائی کے بعد دہلی فتح ہوئی

افسران انگریزی کا سلوک شاہ دہلی اور شاہزادگان تیموریہ سے

ہڈسن صاحب مع اپنے نامو سواروں کے جنکو قلعے کے لشکر مین اٹھا رہے تھے جب تسلیم
ہوگئی تو وہ حرم سرای سلطانی مین چلا گھس گئے اور بادشاہ اور انکی بی بی
زینت محل کو گرفتار کر لیا اور اونپر شدید پہرہ کر کے شاہزادون کے ڈھونڈھنے کو
گئے اور اونھین پہنچاتھ سے گولی مار دی بعد اسکے بادشاہ اور زینت محل کو قید خانہ
مین بند کیا اور اونکے باب مین لارڈ کیننگ صاحب کے فیصلہ کے منتظر رہے اور
دہلی کے قلعہ مین پہرہ بٹھا دیا اور لوٹ مار موقوف کر دی ٭

ولایت سے فوج کا مدد کو آنا

اس اثنا مین ولایت سے برابر فوجین مدد کو چلی آتی تھین اور یہان بھی فوج بھرتی
ہو رہی تھی اور نیل صاحب کی فوج بھی آ رہی تھی ہولن صاحب اور نیل صاحب
کے سپاہی عازم میدان کارزار تھے سر کالن کیمبل صاحب ماہ اگست میں سپاہ
انگریزی کی سردار کلکتہ مین مقرر ہوئے اور اونھون نے لڑائی کی بڑی سامان
کیئے اور جہت سی فوج جمع کی سیجر دستیجر دہلی کر نیل گریتھڈ صاحب نمان سے
آگرہ کو روانہ ہوئے اور اس شہر کے قریب ایک گروہ عظیم کو باغیون کے جو ملکے
پائی تخت اندور سے آئے تھے شکست دی ۱۰ اکتوبر کو سردار موصوف آگرہ
مین پہنچے اور وہان سے بعجلت تمام کانپور کو روانہ ہوئے اور ۲۶ اکتوبر کو
وہان پہونچ گئے اس اثنا مین افواج انگریزی نے بسر کردگی کپتان پیل صاحب

ونچیر انگلش صاحب و پیل صاحب و شورس صاحب باغیون کو اعظم گڑھ
وجھترو و بھاری بلغ و نجھو وہین شکست دی ان متواتر شکستون سے
باغیون کا زور ٹوٹ گیا ؎

سر کالن کیمبل صاحب نے پھر فوج کشی کی ۱۸۵۷ع مین

سر کالن کیمبل صاحب ۹ اکتوبر مین کلکتہ سی روانہ ہوئے ۱۲ نومبر کو سر ہوپ گرانٹ صاحب
اکے ہون سے ملا اور یہ دونون افسر فوج کشی لیکر ۱۴ کو مین لکھنؤ کی کمک کیواسطے
عالم باغ مین پہنچے - دوسرے دن سر موصوف نے دلکشا اور مارٹینیر کالج پر
حملہ کرکے باغیون سے چھین لیا اور ۱۹ کو سکندر باغ کو کہ نہایت مضبوط
مستحکم تھا لیا اور بیلی گارڈ مین پہنچ گئے - یہ لکھنا کیا ضرور ہے کہ بیلی گارڈ
کی تھکی ماندی فوج اس کمک کے آنے سے کسقدر خوش ہوئی - اوس محاصرہ عظیمہ
شدیدہ مین جو بہادر زندہ رہ گئے تھے وہ فاقہ کشی اور بیماری اور مشقت جنگ سے
نہایت کمزور اور رنجیدہ ہو گئے تھے جب ان بہادرون نے اپنے دوستون کو دیکھا
کہ کیسی سخت لڑائی لڑکے ہماری کمک کو آئے ہین تو فرط خوشی سے رونے لگے
اور کمین بیقراری سے نعرے مارتے ہوئے اونکے لینے کو دوڑے کہ معاذ اللہ الغرض
۲۳ نومبر کو محصورین بیلی گارڈ اوس بلا و مصیبت سے نجات پاکر دلکشا کے
چمن مین پہونچ گئی یکسر و انعظیم الشان سر ہنری ہیولاک صاحب کے ... گرمی

اونکی خوشی مبدل برنج ہوگئی سردار موصوف کو بعد اس جنگ و جدال
قتال کی فقط اتنا دیکھنا نصیب ہوا کہ محصورین قلعہ صحیح سلامت
پہونچ گئے اور ۲۳ نومبر کو اونہون نے دلکشا کی لشکر مین انتقال کیا
مذکور کو سر کالن کیمبل صاحب نے بقیہ محصورین ہیلی گارڈ کو ساتھ لیکر کانپور
مراجعت کی اور اس شہر کو جنرل ونڈہم صاحب کے سپرد کرکے خود لکھنؤ کو پھر آئے
ہزارہا باغی گوالیار اور مقامات سے بھاگ کر کانپور پر ٹوٹ پڑے اور
ونڈہم صاحب کو شکست دیکر نکال دیا پھر جو سر کالن کیمبل صاحب لکھنؤ سے
آئے تو کانپور کو باغیون کے قبضہ مین پایا سردار موصوف نے مع فوج فوراً
گنگا سے عبور کیا اور بقیۃ السیف محصورین لکھنؤ کو بحفاظت تمام کلکتہ
روانہ کیا اور دشمن سے مقابلہ پر بڑی استحکام سے مستعد ہوئے

جنگ دوم کانپور ۵ دسمبر ۱۸۵۷ء

۶ ماہ مذکور کو سر کالن کیمبل صاحب نے فوج باغی سے کانپور مین لڑائی شروع کردی
باغیون نے نہر کی اوس طرف مورچہ باندھی تھی لہذا فوج انگریزی کو گئی پل
طی کرنی پڑی جسکے سبب سے لڑائی مشکل ہوئی القصہ یہ حملہ عظیم اونہون نے
بڑی جوانمردی سے آگ کی دریا مین ہوکے طی کیا اور باغیون کو ہر ایک تمام
شکست فاش دی اور وہ شہر کو چھوڑ کر بے تحاشا بھاگے سر ہوپ گرنٹ صاحب نے

آنیکا قصد کرو گے تو جو بری ہوئی تھے بچا لیا۔ اس ماجرے سے
الابصار شعر بیگ گرید مسٹر الس صاحب ڈپٹی کمشنر کی ہوشیاری سے
نے ساگر کو فتح کر گیا گرا کوٹ

سر کالن کیمبل صاحب نے پھر بگارڈ ڈوڈا اوٹرم صاحب

۲- جنوری کو سر کالن کیمبل صاحب نے فرخ آباد اور [illegible] صاحب نے
جا کر مقیم ہوئے اور حکم کیا کہ سب فوج اور سنگین اور توپ
اور خاتمہ کی لڑائی کا سامان ہو۔ لکھنؤ کے ارد گرد باغیوں
جمع ہوئے تھے اور سر جیمس اوٹرم صاحب ان کی فوج کو تیار کر کے
سے باغیوں کو روکے ہوئے اور ہر حملہ کو انکے رد کیا۔ اور [illegible]
فوج انگریزی ظفریاب ہوئی چنانچہ روہیل کھنڈ میں مقام [illegible]
میجر [illegible] صاحب نے ایک گروہ عظیم کو باغیوں کی شکست دی۔
لکھنؤ میں باغیوں نے بیلی گارڈ پر بڑا شدید حملہ کیا اوٹرم صاحب نے
انھیں مار کے ہٹا دیا اس عرصہ میں مہاراجہ جنگ بہادر [illegible]
کی فوج لیکر انگریزوں کی مدد کو آئے تھے اور گورکھپور کو چھین لیا تھا۔
۲۴ ماہ مذکور کو جنرل فرینکس صاحب کانپور کو روانہ ہوئے اور بڑی بڑی [illegible]
باغیوں کی شکست دی اور دو تین دن کی بعد [illegible] کی فوج [illegible]
آئی — ۲۹ کو سر ہیو روز صاحب نے قلعہ راتھ گڑھ کو مسخر کیا اور [illegible]

لکھنؤ پر فوج انگریزی کی چڑھائی

یہ واقعہ آخر ماہ فروری میں ہوا۔ سپاہ انگریزی کی چار ٹکڑی تھی ایک ٹکڑی کے سردار اور منتظم اڈرہم صاحب تھے ایک کی لیوگرڈ صاحب ایک کے والپول صاحب اور ایک کی فرینکس صاحب اور سو رسالی ولایتی گوری کے تھے انکے سردار ہوپ گرینٹ صاحب تھے۔ الغرض ۲ مارچ کو پہلے کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی بعد اوسکے بھیڑ کی بھیڑ ان بہادران کارآزمودہ سپاہیوں کی دلکشا کی رمنہ میں پہونچی اور وہان خوب مورچہ بندی کر لی۔ فوج مخالف میں کوئی اسی ہزار باغی تھی +

آخری لڑائی لکھنؤ کی ماہ مارچ میں

۶۔ ماہ مذکور کو سر جیمس اٹرم صاحب نے گومتی سی عبور کیا اور دریا کی اوتر سی اوتر چلے تاکہ جو دھس باغیون نے اودھر کیطرف بنائی تھی اونھیں توڑ ڈالین
۹۔ کو خاتمہ کی لڑائی شروع ہوئی۔ سر جیمس اٹرم صاحب نے شہر پناہ اور مارٹینیر کالج کے باہر کو دھسو نپر برابر توپیں مارنی شروع کین اور ایک از حد مضبوط مورچہ یعنی چکر والی کوٹھی باغیون سی چھین لی۔ غرض صاحب ممدوح ہر حملہ میں کامیاب ہوئے اور رات کو اونکی فوج میں بڑی خوشیان ہوئیں۔ دوسرے دن دونون طرف بم کا گولہ بہا کیا اور ۱۱۔ کو سکندر باغ اور بیگم کوٹھی مجلسے خاص محل

انگریزی نے لے لیے مگر اس محلسرای شاہی کے لینے سے جو خوشی ہوئی تھی وہ بسبب
ہڈسن صاحب کے مارے جانے سے مبدل برنج ہو گئی یہ سردار دھاوے کے ہنگام میں ہمسون کے
اندر گھس کے مارے گئے۔ بعد اسکے دو دن تک اوٹرم صاحب اور کیمبل صاحب دونوں
سردار ہمہ تن جدال و قتال میں مصروف رہے اور آصف الدولہ کا امام باڑہ اور
قیصر باغ لے لیا اور ۱۴ تاریخ کو شام تک سب بڑی بڑی مورچے باغیوں کی فوج
انگریزی نے چھین لیے۔ جب یہ سب مقامات لے چکے تو انگریزی سپاہیوں نے
بڑا قتل و قمع اور نہب و غارت شروع کیا بڑی بڑی خزانے صنائع و بدائع مشرق
کی اس شہر لکھنؤ میں جمع تھی یہ سب انھوں نے خوب دل کھولکر لوٹے۔ ۱۵ مارچ کو
ایک قلعہ جو باغیوں پاس رہ گیا تھا وہ بھی سپاہ انگریزی نے چھین لیا اور تمام
لکھنؤ لشکر ظفر پیکر انگلشیہ کے ہاتھ آیا اور بدمعاش سپاہی وغیرہ جو کچھ بچ رہے تھے سب
سر پٹ بھاگ گئے مگر ۲۱ تاریخ تک لڑائی موقوف نہیں ہوئی اس عرصہ میں چند مقامات
مستحکم بیرون شہر تھے اور وہاں باغیوں نے پناہ لی تھی انھیں بھی برباد ہوا
کردیا۔ ۲۳ مارچ کو لکھنؤ میں آخری توپ چلی اور سال گذشتہ ماہ جون سے اب
اوس شہر میں توپ اور بندوق کی آواز موقوف ہوئی ❊

فتح بریلی ماہ اپریل و مئی

لکھنؤ کو فتح کر کے فوج ظفر موج انگریزی نے بریلی کو مغلوب کیا جہاں باغیوں نے

شکست کھا کر پناه لی تھی اب اونکے سرگروه فیروز شاه شاہزاده دہلی و نانا صاحب
راجہ بٹھور اور مولوی فیض آباد اور حضرت محل بیگم باغیہ اودھ تھی کیمبل صاحب نے
بقصد دفع بقیۃ السیف سپاه باغی لکھنؤ سے کوچ کیا اور والپول صاحب کی
فوج کو ہمراه لیکر بریلی پر چڑھائی کی – ۲۵ – اپریل کو شاہجہان پور تو آب
کھنے مین چھین لیا – ۳ مئی کو قریب شہر مذکور کے باغیون نے سپاه ظفر پناه
انگریزی پر حملہ شدید کیا مگر شکست فاش کھائی اور نقصان عظیم اوٹھایا
۶ – مئی کو بریلی پر توپونکی باڑھ پڑنے لگی اور جنرل جونس صاحب مراد آباد کو
فتح کر کے دوسری طرف بریلی کو پہنچے انجام کار نانا صاحب اور اوسکے ساتھی
سرپٹ بھاگے اور بریلی فتح ہو گئی – اس اثنا مین بعد کوچ کرنے سر کالن کیمبل
صاحب کے دشمن نے شاہجہان پور کا محاصره کر لیا تھا مگر جب جنرل جونس صاحب
کمک کو پہنچے تو باغی متفرق و پریشان ہو گئے – جب لیوگرڈ صاحب کی فوج نے
لکھنؤ سے کوچ کیا تو راه مین ایک گروه باغی نے جسکا سردار کنور سنگھ تھا اونپر
شدید حملے کیے اور بہت ضرر پہنچایا مگر اودھر ہوپ گرینٹ صاحب نے
بیگم باغیہ کو شکست دی اور تھوڑے عرصہ مین فیض آباد کا مولوی باغی بھی مارا
گیا اور بیگم باغیہ گھاگرہ کیطرف بھاگ گئی اور وہان فوج کو جمع کر کے یکبارگی
حملہ کرنے کا اراده کیا – پس اس طرح سے ۱۵ – ماه جون تک باغیون نے مقامات پر
شکست کھائی اور اب اکٹھے لڑنے کے قابل نہ رہے مگر تھوڑے تھوڑے ہو کر ایک ایک گروه نے

اونکے لوٹ مار شروع کی اور سپاہ انگریزی کو کہ وہ بھی جابجا منتشر تھی بہت تکلیف دی۔ اب ان لٹیری باغیون کی مجمع بیگم باغیہ اور شاہزادۂ دہلی اور نانا صاحب کے علم بغاوت شیم کے گرد ہوئے +

سر ہیو روز صاحب کے کارنمایان ممالک متوسطۂ ہند مین ۱۸۵۸ء

ماہ مئی و جون مین سر ہیو روز صاحب نے ممالک متوسطۂ ہند کے معرکۂ عظیم مین فوج باغی پر ایسی ضرب لگائی کہ بالکل خاتمہ کر دیا +

فتح جھانسی ۳ اپریل ۱۸۵۸ء

سر ہیو صاحب موصوف نے ماہ جنوری مین قلعۂ راتھ گڑھ کو مسخر کیا اور فروری مین ساگر اور گڑاکوٹہ کو مغلوب کیا اور ان سب مقامات کو فتح کرکے جھانسی پر چڑھائی کی کہ وہان کی رانی برسر مقابلہ تھی سر ہیو روز صاحب نے دیکھا کہ دشمن کی جگہ بہت محفوظ و مضبوط ہے مگر اونھون نے اتنی توپین لگائین کہ گڑھی مین گھس جانے کی جگہ ہوگئی قبل حملۂ آخری کے تانتیا ٹوپی جو نانا صاحب کا چچازاد بھائی تھا سخت لڑائی ہوئی یہ مفسد یعنی تانتیا صاحب یکم اپریل کو کالپی سے جھانسی کو بچانے آیا تھا انجام یہ ہوا کہ تانتیا ٹوپی نے شکست فاش کھائی اور تین ہزار [illegible] قلعہ [illegible] تھے

یعنی کالپی اور گوالیار انکے غارت کرنیکو سر ہیوروز صاحب بہت جلد روانہ ہوئے

فتح کالپی ماہ مئی

تانتیا راؤ اور جھانسی کی رانی کالپی مین سپاہ انگریزی کی منتظر تھی سر ہیوروز صاحب ۷ مئی کو اوس شہر کیطرف روانہ ہوئے راہ مین ایک گروہ عظیم سے فوج مخالف کی قصبہ کونہ مین مقابلہ ہوا اونھون نے شکست فاش کھائی ۱۶ مئی کو سردار موصوف قریب کالپی کے پہونچ گئے اور دو دن ہمت باغیون کے مورچہ نکا محاصرہ کیے رہے ۲۲ ماہ مذکور کو بدمعاشون نے یکبارگی حلہ کردیا مگر شکست فاش کھائی اور بڑی پریشانی سے بھاگے سر ہیوروز صاحب کی تھکی ماندی فوج نے شہر کالپی پر قبضہ کرلیا۔ پس اس طرح سے ۲۳ مئی کو کالپی بھی فتح ہوگئی بعد اختتام جنگ کے سر ہیوروز صاحب نے اپنی فوج کو آرام کرنی دیا کہ وہ بسبب متواتر لڑائیون کی اور شدت گرمای ہند کے بہت خستہ و پژمردہ ہوگئی تھی مگر گوالیر کا حال سنکر اونھین اپنے لشکر سے پھر کام لینا پڑا ۞

تسخیر گوالیر ماہ جون

سابق مین بیان کیا گیا کہ سیندھیا مہاراجہ گوالیر نے اس کٹھن وقت مین انگریزون سے بڑی وفا کی اور بڑی شجاعت ظاہر کی مگر اوسکی تمام فوج

باغی ہوگئی تھی۔ القصہ ۲ جون کو جو بدمعاش کالپی سے شکست کھا کے آئے تھے اونھون نے سیندھیا کو بعد جنگ شدید گوالیر سے نکال دیا اور وہ اپنی جان بچا کے آگرہ مین بھاگ آیا۔ سر ہیو روز صاحب فوج لے روانہ ہوئے کہ شکستہ دل باغیون کی اس آخری جاے پناہ کو بھی برباد و تباہ کر دین۔ ۱۹ جون کو سپاہ باغی نے بسرداری رانی جھانسی و تانتیا اوفوج انگریزی سے لشکر پہاڑی پر جو گوالیر کے سامنے واقع ہے مقابلہ کیا رانی ماری گئی اور ساری فوج منتشر ہو گئی اور ہزارون ماری گئی۔ آخر گوالیر بھی انگریزون کے ہاتھ آیا اور یہ باغیون پر آخری ضرب شدید تھی کہ اسکے بعد پھر اونھون نے سر نہین اوٹھایا۔ باغیون کی فوج بھربھنڈ ہو گئی اور تمام ملک مفتوح مین جابجا انگریزی سپاہیون سے پھر ہو گئی اب ان بہادرون کو ذرا دم لینے کی مہلت ملی اور انھون نے تعب و مشقت جنگ سے استراحت کی۔ جب ہندوستان مین امن و امان ہو گئی تو ایسٹ انڈیا کمپنی معزول ہو گئی اور سلطنت ہند خود جناب ملکہ معظمہ انگلستان نے لی یہ حال آیندہ عرض کیا جائیگا یہان اس انقلاب عظیم کا انجام بیان کرنا ہے

آخری معرکہ ماہ نومبر

جولائی اور اگست اور ستمبر ان شدید گرمی کے مہینون مین سر کالن کیمبل صاحب اور سر ہوپ گرینٹ صاحب اور جنرل والپول صاحب سب افسران [illegible] نامی

بدمعاشون کو رگید رگید کر مار رہی تھی اور قلعی مسخر کر رہی تھی۔ بیگم باغیہ بعد
چند ضعیف مقابلون کی نانا صاحب کے ساتھہ راپتی سی عبور کر کے جنگ بہادر
راجۂ نیپال کی عملداری مین بھاگ گئی۔ راجۂ مذکور نی انگریزون کو اجازت دیدی
کہ اوسکی ملک مین باغیون کا تعاقب کرین۔ القصہ جو چند گروہ بدمعاشون کے
باقی رہ گئی تھی وہ بھی متفرق و منتشر ہو گئی۔ نانا صاحب اور بیگم باغیہ پہاڑون مین
عزلت گزین ہوئی اور اونکے ساتھیون نی ہتھیار رکھدیی؛

سرداران باغی کا انجام ۱۸۵۹ع

ابتدای سنہ ۱۸۵۹ع مین تانتیا توپی کی چھپنے کی جگہہ معلوم ہو گئی اور اوس سرگروہ
مفسدین کو بعد تحقیقات کی پھانسی دیدی۔ نانا صاحب کی نسبت لوگ کہتی ہین
کہ نیپال مین مر گیا۔ خان بریلی کو پکڑ کر پھانسی دیدی اور ممو خان
مدار المہام بیگم باغیہ لکھنؤ کو حبس دوام بعبور دریای شور سزا ملی باقی افسران
باغی یا دائم الحبس ہوی یا مختلف میعادون پر مقید ہوئی اور اکثر سپاہ باغی
نی ہتھیار رکھدیی اور بحال ذلت و خواری وردیان اوتار ڈالین اور رعایا کا لباس
اختیار کیا۔ بیگم باغیہ گمشدہ پایہ تخت نیپال مین گمنام چھپی رہی؛

قرق ہونا زمینداری اودھ کا ۱۸۵۹ع

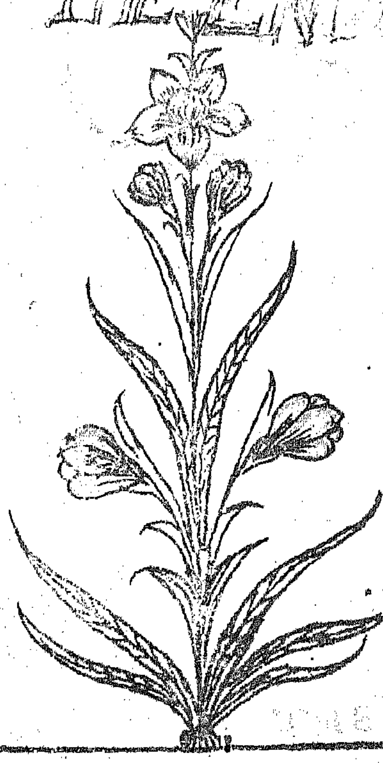
اودھ کی باغیون کو اپنی اعمال زشت کی بہت سخت سزا ملی۔ لارڈ کیننگ صاحب نے حکم دیا کہ اس ملک کی زمین سرکار کی اختیار مین بلا شرکت غیر رہی مگر جو ہندوستانی رفع غدر و فساد مین سرکار کی ممد و معاون ہوئی تھی اونکو تعیین انعامات معقول عطا کیے۔ سر رابرٹ مونٹ گمری صاحب بجای سر جیمس اوٹرم صاحب کے چیف کمشنر اودھ مقرر ہوئی انھون نے بڑی لیاقت سے اپنا کام کیا۔ یہی واقعات عہد حکومت کمپنی مین یادگار رہین اب کمپنی کی معزولی کا حال سنئے

معزولی ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۸۵۸ع

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اکثر موقع پر ایسا ہوا کہ جب معاملات ہندوستان کی نسبت پارلیمنٹ مین تقریر و مباحثہ ہوا تو اکثر ممبرون نے بکمال اصرار و الحاح کہا کہ اگر اس ملک کا انتظام کمپنی کے اختیار سے نکل کر بالکل بادشاہ اور پارلیمنٹ سے متعلق ہو جای تو بہت بہتر ہو چنانچہ ۱۸۳۳ع سے اس امر کی گفتگو ہوتی تھی اور جیسی ولیم پیٹ صاحب وزیر اعظم نے فرمایا تھا کہ اس تغیر سلطنت سے انگریزون اور ہندوون دونون کو فائدہ ہوگا پس اب یہ امر آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہی کہ ۱۸۵۷ع اور ۱۸۵۸ع کی ہولناک واقعات نے اہل انگلستان کو حکومت کمپنی سے بالکل مخالف و منحرف کر دیا۔ آخر الامر بعد مباحثہ و مناظرہ بسیار کمپنی سے انتزاع حکومت کو دونون مجلسون نے پارلیمنٹ کی مسلم و مقبول کیا

اور ۲ - اگست ۱۸۵۸ء مین اسی کو ملکۂ معظمہ نے منظور فرمایا اور اب اسے
قوت قانونی حاصل ہوگئی - پس اس تاریخ سے ایسٹ انڈیا کمپنی قطعاً معزول ہوگئی
اور سلطنت مغلیہ دولت جلیلۂ برطانیہ کے توابع و متعلقات مین داخل ہوگئی
- اب حکومت ہند سکریٹری آف سٹیٹ اور پندرہ آدمیون کی کونسل کے
سپرد ہی اور انھین کل مقدمات ہندوستان کا اختیار کلی ہی اور اوسکے
محکوم و ماتحت گورنر جنرل ہندوستان ہین اور انکے زیر حکم اور سب حکام ہین فقط

THE END



فہرست نام صاحبان گورنر جنرل بہادر کشور ہند
بقید سنہ تقرری و برخاستگی ملحقہ واقعات ہند

نام گورنر جنرل	تقرری	سنہ برخاستگی	کیفیت
وارن ہیسٹنگز	سنہ ۱۷۷۲ع	سنہ ۱۷۸۵ع	
میکفرسن	سنہ ۱۷۸۵ع	سنہ ۱۷۸۶ع	پیشتر کونسل کلکتہ کا ممبر تھا اور عارضی طور پر قائم مقام گورنر جنرل تھا
کورنوالس	سنہ ۱۷۸۶ع	سنہ ۱۷۹۳ع	
سر جان شور	سنہ ۱۷۹۳ع	سنہ ۱۷۹۸ع	پیشتر یہ کونسل گورنر جنرل کا اور پیچھے ... کونسل کا ... نیا گورنر جنرل نہیں آیا تا آخر سنہ ۱۷۹۸ع میں بارنگٹن گورنر جنرل ہوا
ارل مارنگٹن مخاطب بہ مارکویس آف ولزلی	سنہ ۱۷۹۸ع	سنہ ۱۸۰۵ع	
کورنوالس	۳۰ جولائی سنہ ۱۸۰۵ع	۵ اکتوبر سنہ ۱۸۰۵ع میں مر گیا	
سر جارج بارلو	سنہ ۱۸۰۵ع	سنہ ۱۸۰۷ع	کونسل کلکتہ کا ممبر تھا گورنری کا کام بطور قائم مقام انجام دیا
منٹو	سنہ ۱۸۰۷ع	سنہ ۱۸۱۳ع	
مارکویس آف ہیسٹنگز	سنہ ۱۸۱۳ع	سنہ ۱۸۲۳ع	
امہرسٹ	سنہ ۱۸۲۳ع	سنہ ۱۸۲۸ع	
ولیم بینٹنک	سنہ ۱۸۲۸ع	سنہ ۱۸۳۴ع	
آکلنڈ	سنہ ۱۸۳۵ع	سنہ ۱۸۴۲ع	
النبرا	سنہ ۱۸۴۲ع	سنہ ۱۸۴۴ع	
ہارڈنگ	سنہ ۱۸۴۴ع	سنہ ۱۸۴۸ع	
ڈلہوسی	سنہ ۱۸۴۸ع	فروری سنہ ۱۸۵۶ع	
کیننگ	سنہ ۱۸۵۶ع	سنہ ۱۸۶۲ع	
ایلگن	۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع کو کلکتہ میں داخل ہوا	۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۳ع کو مر گیا	